قادیانیت کے دو چہرے

قادیانی تضادات کا مجموعہ

تحریر

مولانا مشتاق احمد چنیوٹی

Published By:
KHATME NUBUWWAT ACADEMY
387 KATHERINE ROAD. FOREST GATE
LONDON E7 8LT. UNITED KINGDOM
Phone : 020 8471 4434
Mobile: 0798 486 4668, 0795 803 3404
Email: khatmenubuwwat@hotmail.com
Website: www.khatmenubuwwat.org

اور جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج ۲۱ ص ۲۷۵)

قادیانیت کے دو چہرے

مرزاا قادیانی، قادیانی سربراہان و معتقدین
کے دو سو سے زائد تضادات کا مستند مجموعہ

تحقیق و ترتیب

مولانا مشتاق احمد چنیوٹی

پیش لفظ

سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی قدس سرہٗ

فہرست

تقریظات

عرض مؤلف

مقدمہ

پہلا باب

مرزا قادیانی کے اپنے ذاتی حالات کے متعلق تضادات

پہلی فصل : نام و نسب، تعلیم، ملازمت وغیرہ

دوسری فصل : معجزات کی تعداد کے متعلق تضاد بیانی

تیسری فصل : مرزا قادیانی پر الہامات کی ابتداء کب ہوئی

چوتھی فصل : آسمانی تائید، علوم لدنیہ وغیرہ

دوسرا باب:

مختلف شخصیات اور واقعات کے بارے میں
تضاد بیانی

(۱) میر عباس علی

(۲) مولانا عبدالحق غزنویؒ

(۳) بابا گورونانک

(۴) ڈپٹی عبداللہ آتھم

(۵) پنڈت لیکھرام

(۶) الہامات کا مصداق کیا ہے

(۷) محمدی بیگم

(۸) حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی

تیسرا باب:
مرزا قادیانی کے متضاد دعوے
پہلی فصل : دعویٰ نبوت کا اقرار وانکار
دوسری فصل : مسیح ابن مریم ہونے کا اقرار وانکار
تیسری فصل : مہدی ہونے کا اقرار وانکار
چوتھا باب:
اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے متعلق تضادات
پانچواں باب:
انبیاء کرام خصوصاً حضور علیہ السلام کے متعلق تضادات
چھٹا باب:
قرآن مجید، دیگر آسمانی کتب، وحی وغیرہ متعلق الہامات
ساتواں باب:
صحابہ کرامؓ واہلبیتؓ کے متعلق تضادات
آٹھواں باب:
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذاتی حالات کے متعلق تضادات
نواں باب:
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اعزاز واکرام کے متعلق تضادات
دسواں باب:
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول کے متعلق تضادات
گیارہواں باب:
دابۃ الارض اور دجال وغیرہ کے متعلق تضاد بیانی
بارہواں باب:
مرزا قادیانی کے قول وفعل کا تضاد
تیرہواں باب:
مرزا بشیر الدین محمود کے تضادات
چودہواں باب:
مولوی محمد علی لاہوری کے تضادات
پندرہواں باب:
قادیانی خلفاء ومعتقدین کا مرزا قادیانی سے اختلاف
سولہواں باب:
متفرق تضادات
خاتمہ:
نتائج بحث ودعوت فکر

تقریظ

سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی قدس سرہ
رئیس ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد چنیوٹ

الحمد لله وحده والصلوٰة والسلام علی من لانبی بعده، امابعد

مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی ان تیس کذابوں میں سے ایک ہے جن کی خاتم الانبیاء ﷺ نے بطور پیشگوئی خبر دی تھی کہ میرے بعد میری امت میں تیس کذاب ودجال پیدا ہوں گے۔ جن میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ لیکن یادرکھنا میں آخری نبی ہوں میرے بعد قیامت تک اور کوئی نبی نہیں آئے گا۔ جہاں آپ نے بڑی صراحت و وضاحت سے اپنے بعد کسی کے نبی ہونے کی نفی فرمائی اتنی ہی وضاحت وصراحت سے بار بار حلفیہ طور پر بیان فرمایا کہ پہلے انبیاء علیہم السلام میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو آسمانوں پر زندہ اٹھائے گئے ہیں وہ قیامت سے قبل دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے اور ان کے ذریعے دین اسلام پھر اس دنیا میں پھیل جائے گا۔ ان کی دوبارہ تشریف آوری سے آپ ﷺ کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ کیونکہ آپ ﷺ کے خاتم النبیین اور آخری نبی ہونے کا معنی یہ ہے کہ آپ ﷺ کی تشریف آوری کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا۔ پہلے انبیاء میں سے اگر کوئی نبی دوبارہ اس دنیا میں واپس آجائے تو اس سے حضور ﷺ کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ بلکہ انبیاء سابقین سارے بھی تشریف لے آئیں تو وہ بھی حضور ﷺ کی خاتمیت کے منافی نہیں۔ اس سے آپ ﷺ کا آخری نبی ہونا متاثر نہیں ہوتا۔ کیونکہ آپ ﷺ پیدائش کے لحاظ سے سب سے آخر میں ہیں اور زمانہ کے لحاظ سے سب سے آخر

میں تشریف لائے ہیں دیگر تمام انبیاء علیہم السلام بشمول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سب آپ ﷺ سے پہلے پیدا ہوئے اور پہلے تشریف لے آئے اب اگر ان انبیاء گزشتہ میں سے کوئی نبی دس ہزار دفعہ بھی بار بار آئے تو اس سے حضور خاتم الانبیاء ﷺ کی خاتمیت متاثر نہیں ہوتی کیونکہ آپ ﷺ کا آخر نمبر وہی رہتا ہے۔ آپ ﷺ کی پیدائش کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوا البتہ آپ ﷺ کے بعد پیدا ہونے والا کوئی شخص اگر نبوت کا دعویٰ کرے خواہ وہ ظلی بروزی نبوت ہی کیوں نہ ہو تو اس سے آپ ﷺ کی نبوت خاتمیت ٹوٹ جاتی ہے۔ قادیانی دھوکہ دیا کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں ایک ایسا شخص جو حضور ﷺ کے بعد پیدا ہوا ہو اس کے دعویٰ نبوت سے تو حضور ﷺ کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس عیسیٰ علیہ السلام جو کہ حضور ﷺ سے پہلے نبی ہیں وہ اگر دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں تو اسے وہ حضور ﷺ کی خاتمیت کے منافی قرار دیتے ہیں۔ یہ قادیانیوں کی الٹی منطق ہے جس سے وہ سادہ لوح عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے جس صراحت و وضاحت اور تاکید سے اپنی خاتمیت کا اعلان مختلف پیراؤں میں کیا اسی صراحت وتاکید سے اپنے بعد جھوٹے مدعیان نبوت کے پیدا ہونے کی خبر دی ہے۔ آپ ﷺ کی اس پیشگوئی کے مطابق اس امت میں کئی جھوٹے نبی اور کئی ایک جھوٹے مسیح پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے جھوٹے دعوے کر کے حضور ﷺ کی پیشگوئی کی تصدیق کر دی۔ پچھلی صدی ہجری چودھویں کی ابتداء میں ایک گہری سازش کے تحت ہندوستان پنجاب کے ضلع گورداسپور کے ایک قصبہ قادیان میں مرزا غلام احمد قادیانی نے مجدد، مہدی موعود، مسیح موعود، نبی، رسول بلکہ خاتم الانبیاء ہونے کے مختلف دعاوی مختلف اوقات میں تدریجاً کرتا رہا حتی کہ پھر نبوت ورسالت اور اُس سے بھی آگے محمد رسول اللہ ﷺ ہونا کا دعویٰ کیا اور اُس نے ترقی کرتے کرتے ہوئے خدائی تک کے دعوے کر ڈالے۔

مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے کے بارے میں بیشمار دلائل اور ثبوت قرآن وحدیث اور اس کی اپنی تصنیفات وتحریرات بھی موجود ہیں۔ مرزا قادیانی کی سیرت وکردار اور کذاب وافتراء پر علماء کرام کی متعدد تصنیفات موجود ہیں جن کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔ اُن میں سے ایک دلیل

اس کے متناقض اقوال ہیں۔ مرزا قادیانی نے خود اعتراف کیا ہے کہ جس آدمی کے کلام میں تضاد اور تناقض ہو یا تو وہ پاگل اور مجنون ہوتا ہے یا پھر وہ جھوٹا منافق ہوتا ہے مرزا قادیانی کی پوری زندگی مجموعہ اضداد ہے اور بقول اپنے وہ ''معجون مرکب'' ہے چونکہ وہ آہستہ آہستہ اپنے عقائد و نظریات بدلتا رہا۔ اور تدریجاً مختلف دعاوی کی منازل طے کرتا رہا اس لئے اس کی تحریرات مجموعہ اضداد بن گئیں۔

اس لئے اس کی کتب وتحریرات میں ایک طرف تو ختم نبوت کا اقرار ہوگا مدعی نبوت کو جہنمی اور کافر قرار دے گا۔ دوسری طرف ختم نبوت کا انکار کرتا اور خود دعویٰ نبوت کرتا دکھائی دے گا۔ کہیں حیات عیسیٰ کا اقرار اور ان کے دوبارہ اس دنیا میں آنے کو قرآن وحدیث سے ثابت کررہا ہوگا اور کہیں اس کا انکار کرتے ہوئے ان کی وفات کو قرآن کریم کی تیس آیات سے ثابت کررہا ہوگا۔ بلکہ ان کی حیات کے عقیدے کو شرک عظیم قرار دے رہا ہوگا جبکہ ۵۲ سال کی عمر تک نہ صرف حیات مسیح کا اقرار کرتا رہا بلکہ ان کی دوبارہ آمد کو قرآن وحدیث سے ثابت کرتا رہا، کہیں یہ اقرار نظر آئے گا کہ وہ زندہ آسمان پر موجود ہیں دنیا میں تشریف لائیں گے تو بعد از وفات حضور ﷺ کے حجرہ شریفہ میں دفن ہوں گے۔ کہیں انہیں فوت شدہ ثابت کرکے ان کی قبریں تلاش کررہا ہو پھر کبھی کبھی تو آپ کی قبر فلسطین میں بتائے گا کبھی گلیل میں کبھی یروشلم میں اور آخر میں کشمیر میں آپ کی قبر ثابت کررہا ہوگا۔ اسی طرح کہیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت بن باپ کا ثبوت دے گا اور کہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت یوسف نجار کا بیٹا ثابت کررہا ہوگا بلکہ ان کے اور بہن بھائی بھی بتا رہا ہوگا۔ کہیں حضرت مریم صدیقہ کی پاکدامنی اور پاکیزگی کا اقرار واعتراف کرے گا تو کہیں یہودیوں سے بھی بڑھ کر ان پر بہتان لگاتا ہوا نظر آئے گا۔ کہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا اقرار کررہا ہوگا کہیں ان معجزات کو شعبدہ بازی قرار دے گا ان کا صاف صاف انکار کر دے گا۔ کہیں مثیل مسیح کا دعویٰ کررہا ہوگا اور پھر اسی کتاب میں چند صفحات بعد خود مسیح موعود علیہ السلام ہونے کا دعویٰ کرکے اس پر دلائل دے رہا ہوگا کہیں مسیح اور مہدی کو دو علیحدہ شخصیتیں قرار دے رہا

ہوگا اور کہیں مسیح اور مہدی دونوں کو ایک شخص قرار دے دیگا۔ کہیں فارسی الاصل اور مغل زادہ بن رہا ہوگا۔ کہیں چینی بن رہا ہوگا کہیں فاطمی بن رہا ہوگا پھر کہیں مرد بن رہا ہوگا کہیں عورت بن رہا ہوگا۔ کہیں خدا کا بیٹا بنے گا اور کہیں خدا کا باپ بن جائے گا اور کہیں خود خدا بن جائے گا کہیں شرک کے خلاف لکھ رہا ہوگا اور کہیں خدائی صفات میں شرکت کا دعویٰ کررہا ہوگا۔

پھر کہیں معراج جسمانی کا اقرار ہوگا اور کہیں انکار کرتے ہوئے اسے ایک کشف قرار دے دیگا۔ دجال سے مراد کہیں تو عیسائی پادری ہوں گے اور کہیں دجال سے مراد انگریز قوم ہوگی اور دجال کے گدھے سے مراد ان کی ریل گاڑی ہوگی اور کہیں خود مرزا قادیانی دجال کے گدھے یعنی ریل پر سواری کرتا ہوا نظر آرہا ہوگا اور کہیں انگریز دجال کی تعریفیں اور قصیدے پڑھتا نظر آئے گا کہیں تہذیب وشرافت کا پیکر بن کر یہ تعلیم دے گا کہ گالی دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں بلکہ گالیاں سن کر دعا دو۔ پا کے دکھ آرام دو۔ بلکہ اپنے متعلق یہ دعویٰ کرے گا کہ میں نے آج تک کسی کو جوابی طور پر بھی گالی نہیں دی دوسری طرف عدالت میں خود اقرار کررہا ہوگا کہ میرے الفاظ گالیاں جوابی طور پر ہیں اور نئی نئی گالیوں کے وہ ریکارڈ قائم کئے ہیں کہ اس کے ریکارڈ کو آج تک کوئی توڑ نہیں سکا کہیں جھوٹ بولنے والے کو مرتد اور گوہ کھانے والا قرار دیا اور کہیں خدا، انبیاء اولیاء اور آسمانی کتب وغیرہ پر بڑی جرأت اور بے حیائی کے ساتھ بہتان اور جھوٹ بکتا ہوا نظر آئے گا کہیں اس کا یہ اقرار واعتراف نظر آئے گا کہ انبیاء علیہم السلام کا کوئی استاد نہیں ہوتا وہ تمام دینی معلومات براہ راست خدا تعالیٰ سے حاصل کرتے ہیں۔ کہیں اس کے برعکس یہ لکھ رہا ہوگا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام نے مکتبوں میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے (نعوذ باللہ) تمام تورات ایک یہودی استاد سے سبقاً سبقاً پڑھی تھی۔ اپنے متعلق کئی جگہ خود یہ اقرار کرے گا کہ میں نے اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔ مولوی فضل احمد سے صرف ونحو کی کتابیں اور مولوی فضل الٰہی سے چند فارسی کتابیں اور قرآن کریم پڑھا اور مولوی گل علی شاہ سے منطق اور فلسفہ پڑھا طب کی کتابیں اپنے والد سے پڑھیں۔ سیالکوٹ میں

انگلش ڈاکٹر امیر شاہ سے پڑھتا رہا۔ دوسری طرف یہ دعویٰ کرتا نظر آئے گا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی نہیں پڑھا اور جو حال حضور ﷺ کا تھا وہی حال میرا ہے جیسا آپ کا علم لدنی تھا ویسے میرا علم بھی لدنی ہے کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی مفسر یا محدث کی شاگردگی اختیار کی ہو دابۃ الارض سے مراد ایک جگہ لکھا ہے۔ علماء ربانی دوسرے مقام پر لکھا اس سے مراد علماء سوء اور منافق ہیں کہیں تیسری جگہ لکھا کہ دابۃً سے مراد طاعون کا چوہا ہے۔ کہیں تو عاجزی اور فروتنی کرتے ہوئے یہ کہے گا کہ:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج ۲۱ ص ۱۲۷)

اور کہیں یہ تعلی کرے گا کہ:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء، روحانی خزائن، ج ۱۸ ص ۲۴۰)

کربلا است سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

(نزول المسیح، روحانی خزائن، ج ۱۸ ص ۴۷۷)

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفاں نہ کمترم ز کسے

(نزول المسیح، روحانی خزائن، ج ۱۸ ص ۴۷۷)

کہیں سرور دو جہاں ﷺ سے برابری کرتے ہوئے یہ کہے گا کہ

ومن فرق بینی وبین المصطفی
فما عرفنی ومارای

اور جو شخص مجھ میں اور مصطفٰے میں تفریق کرتا ہے۔ اُس نے مجھے نہیں دیکھا اور نہیں پہچانا ہے۔ (خطبہ الہامیہ، روحانی خزائن، ج ۱۶ ص ۲۵۹)

بلکہ پھر کہیں خاتم الانبیاء کا منصب ختم نبوت سنبھالتے ہوئے یہ دعویٰ کرے گا کہ

روضۂ آدم تھا وہ نامکمل اب تلک
میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج ۲۱ ص ۱۴۴)

بلکہ آپ ﷺ سے اور ساری مخلوق سے اپنے آپ کو اعلیٰ قرار دے گا اور یہ دعویٰ کرتا نظر آئے گا۔

(الف) وآتانی مالم یؤت احد من العالمین

ترجمہ: اور مجھ کو وہ چیز دی جو اس زمانے کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی گئی۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد ۲۲ ص ۱۱۰)

(ب) واعطانی مالم یعط احد من العالمین

ترجمہ: تو کہہ کہ تمام تعریف اللہ کو ہے جس نے مجھ سے غم دور کر دیا اور مجھے وہ کچھ دیا جو تمام مخلوقات میں سے کسی کو نہیں دیا۔ (تذکرہ، طبع سوم، ص ۲۱۷، حاشیہ)

(ج) آثرک اللہ علی کل شئی

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ہر ایک چیز پر تجھے ترجیح دی۔

(تذکرہ، طبع سوم، ص ۴۵۴، حاشیہ)

"آسمان سے کئی تخت اُترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔"

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲ص۹۲)

اور کہیں اپنے آپ کو حضور ﷺ کا خادم اور غلام ثابت کررہا ہوگا۔

غرض یہ کہ مرزا قادیانی کی تحریرات سے آپ کو ہر رطب ویابس چیز ملے گی جس چیز کا اقرار ملے گا اس کا انکار بھی ملے گا اور جس چیز کا انکار ملے گا اس کا اقرار بھی ملے گا۔اسی لئے ہمارے استاذ مکرم حضرت مولانا محمد حیات صاحب فاتح قادیان فرمایا کرتے تھے کہ:

"مرزا کی الماری...... پٹاری ہے مداری کی"

جس طرح مداری کی پٹاری سے ہر چیز برآمد ہوتی ہے اسی طرح مرزا کی الماری سے بھی ہر چیز نکل آتی ہے۔

مرزا قادیانی کے انہیں تضادات واختلافات کا نتیجہ ہے کہ اس کے پیروکار کئی گروپ میں بٹے ہوئے ہیں۔کئی تو صرف اسے چودھویں صدی کا مجدد مانتے ہیں کئی اسے مسیح موعود اور مہدی مانتے ہیں کئی اسے ظلی بروزی نبی قرار دیتے ہیں کئی اسے صاحب شریعت نبی مانتے ہیں کئی اسے تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل قرار دیتے ہیں کیونکہ ہر ایک کو اپنے مطلب کی عبارت اس کی تحریرات میں سے مل جاتی ہے۔مرزا قادیانی کے انہی اختلافات و تضادات کو ہمارے جامعہ عربیہ کے ایک فاضل نوجوان استاد مولانا مشتاق احمد صاحب نے مرزا قادیانی اور اس کے بیٹوں کی تحریرات سے بڑی محنت اور عرق ریزی سے جمع کیا ہے اور جیسا کہ گزر چکا ہے کہ بقول مرزا قادیانی جس شخص کے کلام میں تضاد ہو وہ یا تو پاگل، مخبوط الحواس ہوتا ہے یا پھر جھوٹا منافق ہوتا ہے اب یہ رسالہ قارئین کے ہاتھوں میں ہے فیصلہ قارئین پر چھوڑا جاتا ہے کہ وہ ان عبارات کو پڑھ کر خود فیصلہ کریں کہ آیا یہ شخص مہدی، مسیح موعود نبی اور نعوذ باللہ محمد ثانی ثابت ہوتا ہے یا پرلے درجے کا احمق، مجنون، پاگل، جھوٹا اور منافق ثابت ہوتا ہے۔

انشاءاللہ یہ رسالہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں مرزائیت کے قلعے کو مسمار کرنے والا میزائل

اور ایٹم بم ثابت ہوگا اور اگر قادیانیوں نے بھی بنظر انصاف اور تحقیق حق کی غرض سے اس کا مطالعہ کیا تو ان کے لئے بھی موجب ہدایت ہوگا۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی اس محنت اور اس کاوش کو قبول فرمائیں اور اس میدان میں مزید کام اور محنت کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

وماذلک علی اللہ بعزیز

منظور احمد چنیوٹی عفا اللہ

ادارہ دعوت وارشاد چنیوٹ

تقریظ

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب مدظلہ

از واسومنڈی بہاؤالدین

ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد چنیوٹ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

رسالہ تضادات مرزا قادیانی جو حضرت مولانا مشتاق احمد صاحب نے مرتب کیا ہے اس کا میں نے ابتداء سے انتہاء تک حرف بہ حرف مطالعہ کیا ہے اور اسے بہت مفید پایا ہے۔

اگر قادیانی حضرات خالی الذہن ہو کر اس رسالہ کا مطالعہ کریں گے تو انشاء اللہ ان کے لئے راہ راست پر آنا آسان ہوگا جیسا کہ حضرت استاذ العلماء مولانا لال حسین صاحب اخترؒ مرزا قادیانی کے تضادات کی بنا پر ہی حلقہ بگوش اسلام ہوئے تھے۔ تہہ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی محنت کو قبول فرمائیں اور یہ رسالہ قارئین کے لئے مفید ثابت ہو۔

والسلام

محمد ابراہیم

عرض مؤلف

قرآن مجید ابدی صحیفہ ہدایت ہے جو اللہ جل شانہ نے حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل کیا۔ اللہ تعالیٰ کی یہ آخری کتاب اپنے اندر معجزانہ شان رکھتی ہے۔ لاکھوں فصیح و بلیغ اس دنیا میں آئے جنہیں اپنے علم ودانش اور فصاحت و بلاغت پر بجا طور پر ناز تھا لیکن اعجاز قرآنی کا وہ بھی مقابلہ کرنے میں ناکام رہے اور جس نے بھی قرآن مجید کے مقابلہ میں عبارتیں بنانے کی سی نامشکوری تو ایسی مضحکہ خیز کہ اس کی نقل بھی دشوار ہے۔

اعجاز قرآنی کے دلائل میں سے ایک دلیل قرآن مجید کا ہر قسم کے تضاد سے پاک ہونا ہے جیسے قرآن مجید میں یوں بیان کیا گیا ہے۔ ’’وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا‘‘ (النساء ۸۲)

آنحضرت ﷺ کے بعد بے شمار جھوٹے مدعیان نبوت پیدا ہوئے جنہوں نے اپنے خود ساختہ جملوں کو الہام اور وحی اور شعبدہ بازیوں کو معجزات قرار دیا۔ ان جھوٹے مدعیان نبوت میں سے ایک جھوٹا مرزا غلام احمد قادیانی تھا جس نے دعویٰ نبوت کرتے ہوئے اپنی وحی کو قرآن مجید کے ہم مرتبہ اور ہر قسم کے تضادات سے مبرا قرار دیا (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن ج ۲۲، ص ۱۰۸) مرزا قادیانی نے ازراہ تعلی یہاں تک کہہ دیا کہ مجھ پر یہ وحی نازل ہوئی ہے وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی (اربعین، روحانی خزائن، ج ۱۷، ص ۳۸۵) یعنی میں اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتا میں جو کہتا ہوں وحی الٰہی سے کہتا ہوں۔ یوں مرزا قادیانی کے زعم کے مطابق اس کے سارے اقوال اور تحریریں وحی کا درجہ رکھتی ہیں۔

مرزا قادیانی کے ان دعوؤں کی حقیقت معلوم کرنا، ان کا تجزیہ کرنا ہمارا بنیادی حق ہے اس تجزیہ سے کیا تلخ حقائق سامنے آئے، مرزا قادیانی کی تضاد بیانی کی وجوہ کیا تھیں؟ یہ سب مباحث انشاء اللہ العزیز قارئین کرام اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

جس طرح سچے نبی وحی، اس کے فرمودات اور قول وفعل میں کوئی تضاد نہیں ہوتا اسی طرح ان کے خلفاء بھی اقوال کے تضادات اور قول وفعل کے تضادات سے پاک ہوتے ہیں۔ سیدالانبیاء خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ اور حضرات خلفاء راشدین ؓ کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ یہ مقدس ہستیاں تو قرون اولیٰ میں تھیں۔ ہم آج کے اس گئے گزرے معاشرہ میں بھی ایسی بیسیوں شخصیات دیکھتے ہیں جو کہ تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر فائز ہیں اور ان کی تحریریں ان کے اقوال و اعمال وافعال ہر قسم کے تضادات سے پاک ہیں۔

دامن نچوڑیں تو فرشتے وضو کریں

مرزا قادیانی، نبوت تو بہت دور کی بات ہے۔ چہ نسبت خاک را باعالم پاک۔ اگر ایک متقی و پرہیزگار شخص بھی ہوتا تو اس کی تحریروں میں تضادات کا یہ عالم نہ ہوتا جو کہ ہے۔

قادیانیت کفروشرک، مکروفریب، کذاب وافتراء، حرص وآز کا ایک بدترین مجموعہ ہے تضادات اس کے لئے شہ رگ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان تضادات کو قادیانیت سے نکال دیا جائے تو صرف ’’الف لیلوی‘‘ داستان ہی رہ جاتی ہے۔

احقر نے اس کتاب میں مرزا قادیانی کے علاوہ قادیانی خلیفۂ دوم مرزا محمود اور لاہوری گروپ کے سربراہ مولوی محمد علی لاہوری کے تضادات، مرزا قادیانی سے اس کے بیٹوں اور مریدوں کے اختلافات بھی تحریر کردیئے ہیں، جو کہ خاصی محنت سے لکھے گئے ہیں جس کا اندازہ دیکھ کر ہی ہوسکتا ہے مرزا قادیانی کے بعد اس کے مشن اور دامہائے تزویز کو مرزا محمود نے ترقی دی۔ یہ بہت شاطر اور عیار انسان تھا۔ اس نے اپنے والد کی کتابوں میں وہ تحریفات کیں کہ یہود ونصاریٰ کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ مجاہد ختم نبوت آغا شورش کشمیری لکھتے ہیں۔

’’یہ تو صحیح ہے کہ جائیداد کی وارث اولاد ہوتی ہے لیکن اس کا جواز آج تک قائم نہیں ہوا کہ اولاد میں سے کوئی فرد والد کے ان فرمودات پر قلم کھینچ دے جو علم کی میراث ہوکر قرطاس وقلم کو منتقل ہوچکے ہیں صرف دو تحریریں ساری تاریخ میں پائی

جاتی ہیں ایک عیسائی علماء کی تحریف جس سے بائیبل مجروح ہوئی ہے۔ دوسری مرزا محمود کی تحریف کہ اپنے والد کی تحریروں کے عیب چھپانے کے لئے انہوں نے عجیب وغریب جسارتیں کی ہیں۔ (مرزائیل ص۹۳)

مرزا محمود کی ان عجیب وحرکات کا جائزہ دو مستقل فصلیں قائم کرکے لیا گیا ہے۔

لاہوری گروپ کا بانی مولوی محمد علی لاہوری مرزا قادیانی کا خاص مرید تھا۔ حکیم نورالدین کی وفات کے بعد وہ خلیفہ بننے کا متمنی تھا لیکن مرزا محمود اور اس کی والدہ نے مولوی محمد علی کی ایک نہ چلنے دی۔ وہ خلیفہ نہ بن سکا جس پر احتجاجاً اس نے مرزا محمود کی بیعت نہ کی اور ۱۹۱۴ء میں اس نے لاہور آکر علیحدہ دکان بنائی۔ ’’انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور‘‘ کے نام سے الگ تنظیم بنائی اور اس کا پہلا امیر منتخب ہوا۔ جب مولوی محمد علی لاہوری نے جدا گروہ بنایا تو دعویٰ کیا کہ مرزا قادیانی مجدد تھا نبی نہ تھا حالانکہ ۱۹۱۴ء سے پہلے اس کی بے شمار تحریرات یہ بتاتی ہے کہ وہ مرزا قادیانی کو نبی ماننے میں مرزا محمود کا ہمنوا تھا۔

ہم نے ایک مستقل باب قائم کرکے مولوی محمد علی لاہور کے تضادات کا جائزہ لیا ہے اور اس کے اقوال نقل کئے ہیں کہ مرزا قادیانی نبی ہے پھر اس تصویر کا دوسرا رخ دکھایا ہے اس کے دس اقوال ایسے پیش کئے ہیں جن میں وہ مرزا قادیانی کی نبوت سے انکاری ہے یوں یہ کتاب قادیانی اور لاہوری دونوں گروپوں کے لئے آئینہ بن گئی ہے۔ **فالحمد للّٰہ علی ذلک۔**

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن مجلس احرار اسلام نے شائع کیا تھا احقر مجاہد ختم نبوت مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب کا ممنون ہے کہ انہوں نے اس کتاب کی طباعت کا انتظام کیا اللہ تعالیٰ اُنہیں اجر جزیل عطا فرمائیں آمین۔ آخر میں اللہ جل شانہ سے دوست بدعا ہوں کہ وہ احقر کی اس حقیر کاوش کو قبول فرمائیں ریاکاری سے بچائیں اس کتاب کو بھولے بھٹکے قادیانیوں کے لئے ذریعہ ہدایت بنائیں۔ **وماذلک علی اللّٰہ بعزیز۔** مشتاق احمد چنیوٹی

استاد درجہ تخصص فی ردالقادیانیۃ ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد چنیوٹ۔

(دسمبر ۲۰۱۰ء)

مقدمہ

شریعت اسلامیہ اپنے ہر ماننے والے سے مطالبہ کرتی ہے کہ جہاں وہ اپنی عبادات و معاملات میں اپنی نیت خالص رکھے ریا کاری کو قریب بھی نہ پھٹکنے دے وہاں اپنے مسلمان بھائیوں سے بھی یکساں برتاؤ کرے ایسا نہ ہو کہ دل کینہ ونفرت سے بھرا ہوا ہو اور زبان سے محبت جتلائی جارہی ہو ایسے شخص کو جس کے ظاہر و باطن اور قول وفعل میں تضاد ہو منافق کہا گیا ہے اور قرآن وحدیث میں منافقین کے بارے میں سخت وعیدیں مذکور ہیں مثلاً مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث میں مذکور ہے:

"تجدون شر الناس یوم القیمة ذاالوجهین الذی یأتی هٰئو لاء بوجهٍ وهٰئو لاء بوجهٍ". (متفق علیه) (ص ۴۱۱)

اس کی وجہ یہ ہے کہ ظاہر و باطن کا تضاد کوئی اچھی صفت نہیں ہے۔اس کی وجہ سے انسان کی شخصیت گھر کا ماحول اور معاشرہ بہت سی خرابیوں کا شکار ہو کر رہ جاتا ہے انسانی کردار پر یہ ایک انتہائی بدنما داغ ہے جو جملہ اوصاف کو دیمک کی طرح چٹ کر جاتا ہے اس دورخہ طرز عمل کو منافقت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔اس تضاد بیانی کے ڈانڈے مکروفریب حرص وآز مادہ پرستی کذب و افترا اور مالیخولیا سے جا ملتے ہیں۔

مرزا قادیانی بھی گزشتہ مدعیان نبوت کی طرح خواہشات نفسانی کا غلام مکمل دنیادار تصنع وبناوٹ کا دلدادہ، تاویلات کا بے تاج بادشاہ، مذاق و مالیخولیا کا اسیر، علم وعمل خلوص وعمل سے تہی دامن، عقل و دانشمندی کا دشمن، حکمت و دانائی سے عاری، عورتوں کا رسیا، ٹانک وائن سے تازگی حاصل کرنے والا معجون، مرکب قسم کے دعوے کرنے والا شخص تھا۔ایسے اخلاق وکردار

کا حامل تضادات سے خالی ہوگا یہ گمان کرنا ایسا ہی ہے جیسے یہ سمجھنا کہ احمق انسان، عقل و دانش کی دنیا میں محو پرواز ہوگا۔مرزا قادیانی کی تضاد بیانی پر ہم اپنا تجزیہ لکھنے کی بجائے محدث جلیل حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی نوراللہ مرقدہ کا تجزیہ نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

مولانا کاندھلویؒ تحریر فرماتے ہیں۔

(۱) دنیا میں بہت سے گمراہ اور جھوٹے مدعی نبوت گزرے ہیں مگر مرزا قادیانی جیسا جھوٹا مدعی نبوت کاذب اور مفتری اب تک کوئی نہیں گزرا۔جو مدعی بھی کھڑا ہوا وہ ایک ہی دعویٰ کو لے کر کھڑا ہوا مگر مرزا قادیانی کے دعوؤں کی کوئی حد اور شمار نہیں۔اس شخص نے اس کثرت کے ساتھ قسم قسم کے مختلف اور متناقض دعوے کئے جن کا احاطہ اس ناچیز کو محال نظر آتا ہے اور دعوؤں کی کثرت اور تنوع ہی کی وجہ سے مرزائی امت کے فضلاء کو مرزا قادیانی کے اصل دعویٰ کے تعین میں اختلاف ہے کوئی کہتا ہے کہ مرزا قادیانی نبوت کا مدعی تھا کوئی کہتا ہے کہ مسیح موعود ہونے کا مدعی تھا کوئی کہتا ہے کہ مجدد زماں یا امام دوراں یا مہدی زماں ہونے کے مدعی تھا کوئی کہتا ہے کہ لغوی یا مجازی یا بروزی نبی ہونے کے مدعی تھا کوئی کہتا ہے کہ مرزا قادیانی شریعت اور مستقل نبی تھا اور کوئی کہتا ہے کہ وہ غیر تشریعی نبی تھا۔

اس قسم کا دعویٰ تو مرزا قادیانی نے مسلمانوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے کئے اور یہود اور نصاریٰ کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے موسیٰ اور عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا اور شیعوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے یہ کہہ دیا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ سے مشابہت رکھتا ہوں اور ہندوؤں کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے کرشن ہونے کا اور آریوں کا بادشاہ ہونے کا دعویٰ کیا تاکہ ہر طرف سے شکار مل سکے اور باوجود ان مختلف اور متناقص دعوؤں کے بظاہر مدعی اسلام ہی کے رہا نتیجہ یہ ہوا کہ یہود و نصاریٰ اور ہندوؤں اور آریوں میں سے تو کسی نے آپ کو اپنا گرو اور پیشوا نہ مانا۔البتہ بعض ناواقف مسلمان عوام اور بعض تعلیم یافتہ حضرات اُس کے فریب میں آ گئے اور اُسے کلمہ گو خیال کر کے یہ سمجھنے لگے کہ یہ بھی مسلمانوں ہی کا ایک فرقہ ہے چونکہ تعلیم یافتہ طبقہ اکثر دین اسلام اور اس

کے اصول سے بے خبر ہوتا ہے اس لئے وہ مدعی کاذب کے مکر وفریب کو سمجھ نہ سکا اور یہ نہ سمجھ سکا کہ نام اسلام کا ہے اور معنی کفر کے ہیں ظاہر میں اسلام کا نام لیا مگر در پردہ اصول اسلام میں وہ عجیب و غریب تحریف کی کہ جس سے اصل اسلام کی حقیقت ہی بدل گئی اور ایسی تحریف کی کہ یہود ونصاریٰ سے تحریف میں سبقت لے گیا اور شریعت کے الفاظ کو بظاہر برقرار رکھنا اور اس کی حقیقت کو بدل دینا یہی الحاد اور زندقہ ہے۔ (دعاوی مرزا، از مولانا ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ)

(۲) قادیانی کتابوں کے دیکھنے سے یہ بات پوری طرح روشن ہو جاتی ہے کہ قادیانی مذہب اس مثل کا مصداق ہے کہ میرے تھیلے میں سب کچھ ہے ایمان بھی ہے اور کفر بھی، ختم نبوت کا اقرار بھی اور انکار بھی، دعوت نبوت ورسالت بھی ہے اور جو دعوت نبوت کرے اس کی تکفیر بھی ہے حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے **رفع الی السماء** اور نزول کا اقرار بھی ہے اور انکار بھی وغیرہ وغیرہ غرض یہ کہ مرزا قادیانی کی کتابوں میں جس قدر مختلف اور متعارض مضامین ملتے ہیں وہ دنیا کے کسی متنبی اور ملحد اور زندیق کی کتابوں میں نہیں ملتے اس کے علاوہ اور بہت سی باتیں ہیں جن کا مرزا قادیانی کبھی اقرار کرتا ہے اور کبھی انکار اور یہ سب کچھ دیدہ ودانستہ ہے غرض یہ ہے کہ بات گول مول رہے اور حقیقت متعین نہ ہو حسب موقعہ اور حسب ضرورت جس قسم کی عبارت چاہیں لوگوں کو دکھلا سکیں اور زنادقہ کا ہمیشہ یہی طریق رہا ہے کہ بات صاف نہیں کہتے یہی طریقہ مرزا قادیانی اور قادیانیوں کا ہے کہ جب مرزا قادیانی کا اسلام ثابت کرنا چاہتے ہیں تو قدیم عبارتیں پیش کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو ’’ہمارے عقیدے تو وہی ہیں جو سب مسلمانوں کے ہیں‘‘ اور جب موقع ملتا ہے تو مرزا قادیانی کے فضائل اور کمالات اور وحی الہامات کے دعوے پیش کر دیتے ہیں اور دھوکہ دینے کے لئے یہ کہہ دیتے ہیں کہ ’’مرزا صاحب مستقل نبی اور رسول نہ تھے وہ تو ظلی اور بروزی نبی تھے۔‘‘

(اسلام اور مرزائیت کا اصولی اختلاف، از مولانا ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ، ص ۱۷)

تضادات کی وجوہات:

مرزا قادیانی اتنے تضادات کا شکار کیوں ہوا؟ بندہ نے جہاں تک تجزیہ کیا ہے حسب ذیل وجوہ سمجھ آتی ہیں۔

(۱) مثل مشہور ہے دروغ گو را حافظہ نباشد مرزا قادیانی بڑی مہارت سے جھوٹ بولنے کے عادی مجرم تھا جس کی نحوست ان پر یہ پڑی کہ نسیان کا مریض بن گیا اور ان کو یاد نہ رہتا تھا کہ میں نے پہلا کیا لکھا اور اب کیا لکھ رہا ہوں؟ اس ضمن میں دلچسپ بات یہ ہے کہ ایک ہی صفحہ پر متضاد باتیں لکھ جاتا تھا اور اُس کو کوئی احساس تک نہ ہوتا تھا۔

(۲) مرزا قادیانی نے مختلف اوقات میں مختلف امور پر اپنا مؤقف تبدیل کیا خصوصاً ۱۹۰۱ء اس سلسلہ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ جلال الدین شمس قادیانی روحانی خزائن ج ۱۸، ص ۶ کے دیباچہ ’’ایک غلطی کے ازالہ‘‘ میں متعلق لکھتا ہے:

’’یہ رسالہ اس لحاظ سے ایک اہم رسالہ ہے کہ اس رسالہ میں اصولی طور پر اس اختلاف کا حل پیش کیا گیا ہے جو بظاہر آپ (مرزا قادیانی) کی ۱۹۰۱ء سے پہلے کی تحریروں اور ۱۹۰۱ء کے بعد کی تحریروں میں اپنی نبوت کے متعلق نظر آتا ہے ۱۹۰۱ء سے پہلے کی تالیفات میں آپ نے بکثرت اپنے نبی ہونے سے انکار کیا ہے اور ۱۹۰۱ء سے بعد کی تالیفات میں بکثرت اپنے نبی ہونے کا اقرار کیا ہے۔‘‘

قادیانی کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے متعدد مواقع پر اپنے موقف وحی الٰہی کی بنیاد پر تبدیل کئے۔ اس سلسلہ میں ایک انتہائی دلچسپ تحریر قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

’’اب میں آپ کی خاطر ایک خاص دلیل پیش کرتا ہوں اور ایک نئے راستہ سے اس مسئلہ کے حل کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (یعنی مرزا قادیانی) ہر دو فریق کے مقتدا ہیں نیز ہمارے اور آپ (یعنی لاہوری گروپ۔ ناقل) کے نزدیک وہ صادق اور راستباز ہیں۔ ان باتوں

کے باجود حضور (مرزا قادیانی) ایک جگہ فرماتے ہیں کہ مسیح ناصری زندہ ہیں پھر یہ بھی فرماتے ہیں کہ مسیح ناصری فوت ہو چکے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ مسیح ناصری آخری زمانہ میں آسمان سے نازل ہوں گے اور پھر یہ بھی فرماتے ہیں کہ وہ ہرگز آسمان سے نازل نہیں ہوں گے پھر کہتے ہیں کہ مسیح اور مہدی دو شخص ہوں گے پھر فرماتے ہیں کہ ہرگز نہیں، مسیح اور مہدی ایک ہی شخص ہے کبھی فرماتے ہیں کہ مہدی تو بنی فاطمہ سے ہوگا پھر کہتے ہیں کہ میں ہی مہدی ہوں کہیں فرماتے ہیں کہ مجھے عیسیٰ سے کیا نسبت وہ عظیم الشان نبی ہے ساتھ ہی یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں مسیح ناصری سے ہر طرح سے افضل اور ہر شان میں بڑھ کر ہوں۔ کہیں فرماتے ہیں کہ میں نبی نہیں ہوں صرف مجدد اور محدث ہوں ساتھ یہ بھی فرماتے ہیں کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔ اسی طرح فرماتے ہیں کہ میرے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوتا پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ میرا منکر کافر ہے۔ غیر احمدیوں کے پیچھے نمازیں پڑھتے بھی رہے پھر حرام بھی فرمادیں ان سے رشتے ناتے بھی کرتے تھے پھر منع بھی کردیئے متوفیک کے معنے کئے کہ پوری نعمت دوں گا پھر کہا کہ ہزار روپیہ انعام اگر سوائے موت کے اس کے کوئی اور معنی ثابت ہوں۔ فرماتے تھے کہ ایک نبی دوسرے کا متبع نہیں ہوتا ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ کسی نبی کے لئے ضروری نہیں کہ وہ کسی دوسرے نبی کا متبع نہ ہو۔ ایک کتاب میں نبی کی تعریف اور کی ہے اور دوسری میں اس کے کچھ مخالف کی ہے۔ کبھی کہا کہ میں تو مسیح کا صرف مثیل ہو کر آیا ہوں وہ خود بھی آئے گا پھر کہا کہ میں ہی مسیح ہوں اور کوئی نہیں آئے گا غرض حضور (مرزا قادیانی) کی تصانیف میں دس حوالے اگر آپ ایک طرح کے دکھا سکتے ہیں تو سو (۱۰۰) ہم دوسری طرح کے۔ اور اگرچہ ہمارے نزدیک معاملہ بالکل صاف ہے کہ حضور (مرزا قادیانی) اپنے عقائد کو بالہام الٰہی تبدیل فرماتے گئے مگر پھر بھی ایک ناواقف کے لئے سمجھنا بعض اوقات مشکل

ہو جاتا ہے جب ہم حقیقۃ الوحی کو پیش کرتے ہیں اور آپ ازالۂ اوہام کو پھر مخالف الفاظ پر خوب بحث ہوتی ہے مجلس میں تو تو میں میں شروع ہو کر حق سمجھنے کی بالکل کوشش نہیں کی جاتی دراصل متقی اور عقلمند (یعنی عقل کے اندھے۔ ناقل) کے لئے تو کوئی وقت نہیں مگر مبتدی اور ضدی کے لئے بعض فقرے ابتلا اور ضلالت کا باعث بن جاتے ہیں۔

(ڈاکٹر میر محمد اسماعیل قادیانی کا مضمون، مندرجہ ماہنامہ الفرقان ربوہ مسیح موعود نمبر، مئی؍ جون ۱۹۶۵ء ص ۳۴-۴۴)

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مرزا قادیانی کس طرح وحی والہام کا نام اپنی اغراض مذمومہ کے لئے استعمال کر رہا ہے گزشتہ چودہ سو سال میں کسی بزرگ پر الہامات اترنے کا یہ انداز نہیں رہا نبی کریم ﷺ پر عقائد کے ضمن میں دعووں کے سلسلہ میں اس طرح کی متضاد وحی کبھی نہیں اتری حتیٰ کہ گزشتہ ادوار کے انبیاء کرام علیہم السلام میں سے بھی کسی ایک کی مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔ مرزا قادیانی کا کسی نبی ولی کے ساتھ موافقت نہ کرنا ان کے جھوٹا ہونے کا بین ثبوت ہے۔

ثانیاً یہ نکتہ قابل غور ہے کہ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے اپنی تحریر میں مرزا قادیانی کے تضادات کی جو مثالیں دی ہیں اور اس میں وحی کی بنیاد پر نسخ تسلیم کیا ہے وہ سراسر غلط ہے وحی نہ ہوئی بچوں کا کھیل ہوا کیا قادیانی، مرزا قادیانی کو ۱۸۸۰ء کے زمانہ سے جب وہ براہین احمدیہ لکھ رہا تھا مجدد تسلیم نہیں کرتے؟ کیا ان کے ''حضرت صاحب'' نے یہ نہیں لکھا کہ مجدد کو جب تک اللہ تعالیٰ نہ بلوائے وہ نہیں بولتا؟ کیا مرزا قادیانی پر قادیانیوں کے بقول وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی کی وحی نازل نہیں ہوئی تھی؟ یہ سب امور قادیانیوں کے تسلیم کردہ ہیں یہ سب اپنے آپ کو اور دوسروں کو بے وقوف بنانے والی باتیں ہیں کہ نسخ ہے مرزا قادیانی کی تحریرات میں۔ مرزا قادیانی اور اس کے مریدوں کے اعترافات کی روشنی میں یہ بات لازم آتی ہے کہ دونوں قسم کی تحریریں ان کی وحی کا نتیجہ ہیں۔ یہ الگ بحث ہے کہ اس قسم کے تضادات پر مشتمل وحی صرف اور صرف شیطانی ہی ہو سکتی ہے رحمانی نہیں۔

ثالثاً یہ کہ عقائد کے باب میں نسخ ممکن ہی نہیں قرآن وحدیث سے اس ضمن میں ایک مثال بھی پیش نہیں کی جاسکتی۔نسخ صرف اورصرف احکام وسائل میں ہوتا ہے۔

(۳) ظاہر ہے کہ جھوٹے کو ایک جھوٹ چھپانے کے لئے کئی جھوٹ بولنے پڑتے ہیں مرزا قادیانی بھی اسی مرض کے مریض اور ایک جھوٹ کو چھپانے کے لئے کئی جھوٹ بولنے کا عادی تھا مثلاً مسیح موعود ہونے کے جھوٹے دعوے کو چھپانے کیلئے ایک ہی سانس میں کئی غلط بیان کر گیا ملاحظہ فرمائیں:

''یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی بلکہ مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے پھر اسی عبارت پر حاشیہ میں رقم طراز ہیں مسیح موعود وقت میں طاعون کا پڑنا بائبل کی ذیل کی کتابوں میں موجود ہے زکریا باب ۱۴ آیت ۱۲۔انجیل متی باب ۲۴ آیت ۷،مکاشفات باب ۲۲ آیت ۸۔'' (کشتی نوح، روحانی خزائن ج ۱۹، ص ۵)

آپ بائبل اٹھائیں اول تا آخر پڑھ لیں مذکورہ عبارت کا کہیں نام ونشان تک نہ ملے گا یوں مرزا قادیانی نے جوریت کی دیوار کھڑی تھی وہ زمین بوس ہوکر رہ گئی۔

(۴) چونکہ مرزا قادیانی مراق وہیسٹریا جیسے دماغی امراض میں مبتلا تھا اس پر مستزاد افیون پر مشتمل ادویات وغیرہ کی تیاری واستعمال، ایک کریلا دوسرا نیم چڑھا والا معاملہ تھا اس لئے اکثر و بیشتر اس کی یہ حالت ہوتی تھی کہ

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

ایسی کیفیات میں مرزا قادیانی وہ باتیں لکھ جاتا تھا جو عقل ونقل دونوں کے خلاف ہوتی تھیں۔اس کے بہت سے نظائر گزر چکے ہیں۔

چند قادیانی تاویلیں اوران کے جوابات:

اس بحث کو مکمل کرنے کے لئے ''احمدیہ پاکٹ بک'' سے قادیانیوں کے عذر مع جوابات نقل کئے جاتے ہیں۔

قادیانی عذر نمبر۱:

''حضرت مرزا صاحب کے اقوال میں کوئی تناقض نہیں۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ نبی پہلے ایک بات اپنی طرف سے کہے۔مگر اس کے بعد خدا تعالیٰ اس کو بتادے کہ یہ بات غلط ہے درست اس طرح ہے۔تو دوسرا قول نبی کا نہیں خدا کا ہوگا۔لہٰذا تناقض نہ ہوا۔تناقض کے لئے ضروری ہے کہ ایک ہی شخص کے اپنے دو اقوال میں تضاد ہو۔'' (ملخص احمدیہ پاکٹ بک، ص ۵۴۳)

جواب نمبر۱:

ہمیں مرزا قادیانی کا نبی ہونا ہی تسلیم نہیں ہے اور اس کے ہمارے پاس بے شمار دلائل ہیں مثلاً:

(۱) نبی شاعر نہیں ہوتا جبکہ مرزا قادیانی شاعر تھا اور اپنی شاعری کو اپنی صداقت کی دلیل بتایا کرتا تھا۔

(۲) ''نبی کا کوئی استاد نہیں ہوتا'' (ایام صلح، روحانی خزائن ج ۱۴، ص ۳۹۴) جبکہ مرزا قادیانی کے متعدد استاد تھے۔ (کتاب البریہ، روحانی خزائن، ج ۱۳، ص ۱۸۰-۱۸۱)

(۳) نبی غیر محرم عورتوں کو ہاتھ تک نہیں لگاتا جبکہ مرزا قادیانی بھانو نامی ایک ملازمہ سے ٹانگیں دبوایا کرتا تھا۔ (سیرت المہدی، جلد سوم ص ۲۱۰، روایت ۷۸۰)

(۴) نبی مصنف نہیں ہوتا جبکہ مرزا قادیانی ۸۴ کتابوں کا مصنف تھا۔

(۵) نبی آزادی کا علمبردار ہوتا ہے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو کہا تھا **ارسل معنا نبی اسرائیل** (بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دو)

جب کہ مرزا قادیانی انگریزوں کے ثنا خواں اور ان کا ''خود کاشتہ پودا'' تھا اور مسلمانوں کو انگریزوں کی تابع داری کی تلقین کرتا تھا (تحفہ قیصریہ وغیرہ)

جواب نمبر۲: ''نبی کی وحی کی طرح نبی کے اپنے فرمودات میں بھی تضاد نہیں ہوتا''۔

احمدیہ پاکٹ بک کے قادیانی مصنف کی یہ دیدہ دلیری اور شرمناک جسارت بددیانتی اور بدزبانی ہے کہ اس نے سولہ آیات لکھ کر ان میں فرضی تضاد ثابت کیا اور کہا ہے اگر حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی) کی عبارت میں تضاد ہے تو قرآن مجید کی ان آیات میں بھی تضاد ہے لیکن چونکہ درحقیقت قرآن مجید میں کوئی تضاد نہیں لہٰذا مرزا قادیانی کی عبارات میں بھی کوئی تضاد نہیں۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

ہم نے اس رسالہ میں مرزا قادیانی کے اپنے اقوال سے بحوالہ تضاد ثابت کیا ہے اور ان مقامات پر مرزا قادیانی نے کوئی تصریح نہیں کی کہ میرا دوسرا قول وحی الٰہی کی وجہ سے بدلا گیا ہے۔ لہٰذا قادیانی عذر ناقابل قبول ہے۔

جواب نمبر۳: (ترجمہ از مرتب) :

''مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ میں معصوم ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے پلک جھپکنے کی مقدار بھی غلطی نہیں کرنے دیتا''۔ (نور الحق، روحانی خزائن، ج۸ ص۲۷۲)

اس لئے قادیانی یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی کا پہلا قول ان کی غلط فہمی کی وجہ سے تھا اور اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کر کے وہ غلطی دور کر دی؟

جواب نمبر۴:

اگر پہلا قول مرزا قادیانی نے غلط فہمی کی وجہ سے لکھا تھا اور دوسرا قول وحی پر مبنی تھا تو بتائیں کہ مرزا قادیانی نے پہلے اقوال کی تردید کہاں لکھی ہے؟ تردید دکھانا قادیانیوں پر فرض ہے جو کہ ہمارا دعویٰ ہے کہ وہ تا قیامت دکھا نہیں سکتے۔

قادیانی عذر نمبر۲:

نبی کی وحی میں نسخ ہوسکتا ہے کہ پہلے اور حکم نازل ہوا بعد میں اور حکم آ گیا مرزا قادیانی کی وحی میں بھی نسخ پایا جاتا ہے۔ (ایضاً بحوالہ مذکورہ)

جواب: ''احمدیہ پاکٹ بک'' کے مصنف کی یہ جہالت ہے کہ اسے یہ بھی معلوم نہیں نسخ اعتقاد اور اخبار میں نہیں ہوا کرتا بلکہ احکام میں ہوتا ہے اور مرزا قادیانی کے تمام تر تضادات، اعتقادات و نظریات اور اخبار سے تعلق رکھتے ہیں فقہی احکامات میں تضاد بیانی شاذ و نادر ہی ہے لہٰذا نسخ والی تاویل بھی باطل ہے۔

تنبیہ

قادیانیوں کی یہ عادت ہے کہ وہ ہر کتاب کا جواب لکھتے ہیں چاہے جواب بنتا ہو یا نہ۔ جیسے مثل مشہور ہے کہ ایک تیلی نے جاٹ کو طعنہ دیا ''جاٹ رے جاٹ تیرے سر پر کھاٹ'' اس نے کہا ''تیلی رے تیلی تیرے سر پر کولہو''۔ اس نے کہا تیرا جواب بنا نہیں جاٹ نے کہا میں نے جواب دے دیا ہے چاہئے بنے یا نہ بنے۔ قادیانیوں کا معاملہ بھی کچھ ایسے ہی ہے۔ یہ لوگ ایسی رکیک تاویلات کرتے ہیں کہ ابلیس بھی شرما جائے۔ تاویلات کرنے والے قادیانی مبلغین اور ان کی تاویلات کے پھندے میں پھنسنے والے نادان دوستوں سے احقر کی گزارش ہے کہ

سحر کا ایک ہی مفہوم ہے طلوع سحر
مجھے فریب نہ دیں روشنی کی تعبیریں

تضاد بیانی کے بارے میں مرزا قادیانی کے فتاویٰ

(۱) ''پھر تناسخ کا قائل ہونا اسی شخص کا کام ہے جو پرلے درجے کا جاہل ہو جو اپنے کلام میں متناقض بیانوں کو جمع کرے اور اس پر اطلاع نہ رکھے''۔

(ست بچن، روحانی خزائن، ج۱۰ص۱۴۱، حاشیہ)

(۲) ''صاف ظاہر ہے کہ کسی سچیار اور عقل مند اور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا ہاں اگر کوئی پاگل ورمجنوں یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے''۔

(ست بچن، روحانی خزائن، ج۱۰،ص۱۴۲)

(۳) ''اور ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق''۔

(ست بچن، روحانی خزائن، ج۱۰،ص۱۴۳)

(۴) ''اس شخص کی حالت ایک مخبط الحواس انسان کی حالت ہے جو ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے''۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲،ص۱۹۱)

(۵) ''نبی اور فلسفی میں یہ فرق ہے کہ فلسفی کے کلام میں تضاد ہوتا ہے اور نبی کے کلام میں تضاد نہیں ہوتا''۔ (لجۃ النور، روحانی خزائن، ج۱۶،ص۳۸۹-۳۹۰)

(۶) ''تناقض بے عقلی، بے دینی اور خبط الحواسی کی دلیل ہے''۔

(انجام آتھم، روحانی خزائن، ج۱۱،ص۸۳)

جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

الہامات کا بہانہ بنا کر تضادات کا اعتراف مرزا قادیانی کی زبانی

''کیا یہ طریق بے ایمانی نہیں کہ براہین احمدیہ کی اس عبارت کو تو پیش کرتے ہیں جہاں میں نے معمولی اور رسمی عقیدہ کی رو سے مسیح کی آمد ثانی کا ذکر کیا ہے اور یہ پیش نہیں کرتے کہ اسی براہین احمدیہ میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بھی موجود ہے یہ ایک لطیف استدلال ہے جو خدا نے میرے لئے براہین احمدیہ میں پہلے سے تیار کر رکھا ہے۔ ایک دشمن بھی گواہی دے سکتا ہے کہ براہین احمدیہ کے وقت میں، میں اس سے بے خبر تھا کہ میں مسیح موعود ہوں تبھی تو میں نے اس وقت یہ دعویٰ نہ کیا پس وہ الہامات جو میری بے خبری کے زمانہ میں مجھے مسیح موعود قرار دیتے ہیں ان کی نسبت کیونکر شک ہوسکتا ہے کہ وہ انسان کا افتراء ہیں کیونکہ اگر وہ میرا افتراء ہوتے تو میں اسی براہین میں ان سے فائدہ اٹھاتا اور اپنا دعویٰ پیش کرتا اور کیونکر ممکن تھا کہ میں اسی براہین میں یہ بھی لکھ دیتا کہ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئے گا ان دونوں متناقض مضمونوں کا ایک ہی کتاب میں جمع ہونا اور میرا اس وقت مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہ کرنا ایک منصف جج کو اس رائے کے ظاہر کرنے کے لئے مجبور کرتا ہے کہ درحقیقت میرے دل کو اس وحی الٰہی کی طرف سے غفلت رہی جو میرے مسیح موعود ہونے کے بارے میں براہین احمدیہ میں موجود تھی اس لیے میں نے ان متناقض باتوں کو براہین میں جمع کر دیا''۔ (اعجاز احمدی، روحانی خزائن، ج۱۹،ص۱۱۴)

قادیانی خلیفۂ دوم مرزا محمود کا اعتراف

''پس اختلاف تو ثابت ہے اور اس کے وجود میں کوئی شک نہیں۔ اب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ یہ اختلاف کیسا اختلاف ہے؟ کیونکہ اختلاف دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک اختلاف ظاہری ہیں جن سے اس کلام کرنے والے یا اس تحریر کے لکھنے والے پر کوئی الزام نہیں آتا صرف ظاہری شکل میں دو قولوں میں اختلاف ہوتا ہے۔ اور ایک ایسے اختلاف ہوتے ہیں کہ جس کے کلام میں وہ پائے جائیں اس پر الزام جھوٹ کا آتا ہے اور اسی کے متعلق سائل حضرت مسیح موعود سے سوال کرتا ہے کہ آپ کی دو تحریروں میں اختلاف ہے اور وہ دونوں تحریریں نقل کرتا ہے اور پھر پوچھتا ہے کہ اس اختلاف کی کیا وجہ ہے؟ یعنی اسے کیوں نہ آپ کے کذب کی علامت قرار دیا جائے نعوذ باللہ من ذالک...... اگر حضرت مسیح موعود یہ جواب دیتے کہ کوئی تناقض نہیں ان دونوں حوالوں کا مطلب ایک ہی ہے تب بھی گو دشمن اس پر ہنستا یا اعتراض کرتا ہم پر حضرت مسیح موعود کی تشریح کا قبول کرنا ضروری تھا لیکن حضرت مسیح موعود نے ایسا نہیں کیا بلکہ اس کے تناقض کو قبول کیا ہے۔''

''اور حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اس تناقض کو قبول کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تناقض تو ہے...... اور پھر غضب تو یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ خود مسیح موعود فرماتے ہیں کہ دونوں عبارتوں میں تناقض ہے کہا جاتا ہے کہ کوئی تناقض نہیں۔'' (حقیقۃ النبوۃ، ص۱۳-۱۴، انوار العلوم، ج۱۲، ص۳۵۵-۳۵۶)

پہلا باب

مرزا قادیانی کے اپنے ذاتی حالات کے متعلق تضادات

پہلی فصل: نام ونسب، تعلیم وملازمت وغیرہ

(۱) پہلا قول: قوم مغل برلاس:

''ہمارے قوم مغل برلاس ہے''۔

(کتاب البریہ، روحانی خزائن، ج۱۳ص۱۶۲حاشیہ)

دوسرے اقوال: فارسی الاصل ہوں:

''عرصہ سترہ یا اٹھارہ برس کا ہوا کہ خدا تعالیٰ کے متواتر الہامات سے مجھے معلوم ہوا تھا کہ میرے باپ دادا فارسی الاصل ہیں۔''

(کتاب البریہ، روحانی خزائن، ج۱۳، ص۱۶۲حاشیہ درحاشیہ)

اسرائیلی اور فاطمی:

''میں اسرائیلی بھی ہوں اور فاطمی بھی۔''

(ایک غلطی کا ازالہ، روحانی خزائن، ج۱۸، ص۲۱۶)

چینی قوم سے تعلق:

''اسی کشف کے مطابق میرے بزرگ چینی حدود سے پنجاب میں پہنچے ہیں۔''

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، ج۱۷، ص۱۲۷حاشیہ)

چشمہ معرفت روحانی خزائن، ج۲۳، ص۳۳۱، حاشیہ پر بھی یہی بات لکھی ہے۔

(۲) پہلا قول دنیوی استادوں سے پڑھنے کا اقرار:

''بچپن کے زمانے میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات

سال کا تھا تو ایک فارسی خوان معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا، جنھوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا اور جب میری عمر تقریباً دس برس کے ہوئی تو ایک عربی خوان مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کے گئے جن کا نام فضل احمد تھا......اور میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو، ان سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ان کا نام گل علی شاہ تھا......اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں۔‘‘

(کتاب البریہ، روحانی خزائن، ج۱۳، ص۱۷۹ تا ۱۸۱ حاشیہ)

نوٹ: سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۱۲۰، ۱۲۱ روایت نمبر ۱۲۹ پر بھی یہی بات لکھی گئی ہے۔

دوسرا قول: دنیوی تعلیم میں کسی کا شاگرد ہونے سے انکار:

’’سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی حال ہے کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے۔‘‘

(ایام الصلح، روحانی خزائن، ج۱۴، ص۳۹۴)

(۳) پہلا قول مرزا انگریزی سے نابلد تھا:

’’میں انگریزی نہیں جانتا، اس کوچہ سے بالکل ناواقف ہوں ایک فقرہ تک مجھے معلوم نہیں۔‘‘ (نزول المسیح، روحانی خزائن، ج۱۸، ص۵۱۶)

دوسرا قول مرزا انگریزی جانتا تھا:

’’اس زمانہ میں مولوی الٰہی بخش صاحب کی سعی سے جو چیف محرر مدارس تھے (اب اس عہدہ کا نام ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ہے) کچہری کے ملازم منشیوں کے لئے ایک مدرسہ قائم ہوا کہ رات کو کچہری کے ملازم منشی انگریزی پڑھا کریں۔

ڈاکٹر امیر شاہ صاحب جو اس وقت اسٹنٹ سرجن پنشنر ہیں استاد مقرر ہوئے۔ مرزا صاحب نے بھی انگریزی شروع کی اور ایک دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں۔‘‘

(سیرت المہدی، حصہ اول، ص۱۵۵)

نوٹ: یہ تضاد بارہویں باب میں لکھنے کی بجائے وحدت عنوان کی وجہ سے یہاں لکھا گیا ہے۔ ازمؤلف عفا اللہ عنہ۔

(۴) پہلا قول سیالکوٹ میں مدت ملازمت چار سال:

’’مرزا صاحب نے سیالکوٹ میں ۱۸۶۴ء تا ۱۸۶۸ء ملازمت کی‘‘۔

(ملخص سیرت المہدی، حصہ اول، ص۱۵۴، تا ۱۵۷)

دوسرا قول مدت ملازمت سات سال:

’’اور میں وہی شخص ہوں جو براہین احمدیہ کے زمانہ میں تخمیناً سات آٹھ سال پہلے اسی شہر میں قریباً سات برس رہ چکا تھا۔‘‘

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن، ج۲۰ ص۲۴۲)

(۵) پہلا قول بیماری سے حفاظت کا خدائی وعدہ:

’’اس نے (اللہ تعالیٰ نے) مجھے براہین احمدیہ میں بشارت دی کہ ہر ایک خبیث عارضہ سے تجھے محفوظ رکھوں گا۔‘‘

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، ج۱۷، ص۶۷ حاشیہ)

دوسرا قول مرزا کی خطرناک بیماریاں:

’’میں ایک دائم المرض آدمی ہوں اور وہ دو زرد چادریں جن کے بارے میں حدیثوں میں ذکر ہے کہ ان دو چادروں میں مسیح نازل ہوگا وہ دو زرد چادریں میرے شامل حال ہیں جن کی تعبیر علم تعبیر الرؤیا کی رو سے دو بیماریاں ہیں۔ سو ایک چادر میرے اوپر کے حصہ میں ہے کہ ہمیشہ سردرد اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے۔ اور دوسری چادر جو میرے نیچے کے حصہ بدن میں

ہے وہ بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامنگیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔''

(اربعین، روحانی خزائن، ج ۱۷ ص ۴۷۰-۴۷۱)

(۶) پہلا قول انبیاء کو احتلام نہیں ہوتا:

''ایک مرتبہ کسی نے پوچھا کہ انبیاء کو احتلام کیوں نہیں ہوتا؟ آپ نے (مرزا قادیانی نے) فرمایا کہ چونکہ انبیاء سوتے جاگتے پاکیزہ خیالوں کے سوا کچھ نہیں رکھتے اور ناپاک خیالوں کو دل میں آنے نہیں دیتے اس واسطے ان کو خواب میں بھی احتلام نہیں ہوتا۔'' (سیرت المہدی، حصہ اول ص ۱۵۷، روایت نمبر ۱۵۰)

دوسرا قول مرزا کو احتلام ہوا:

''ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کے خادم میاں حامد علی مرحوم کی روایت ہے کہ ایک سفر میں حضرت صاحب کو احتلام ہوا''۔ (سیرت المہدی، حصہ اول ص ۲۴۲، روایت نمبر ۸۴۳)

(۷) پہلا قول قادیان طاعون سے محفوظ رہا:

''قادیان (طاعون سے) اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔'' (دافع البلاء، روحانی خزائن، ج ۱۸ ص ۲۲۶)

دوسرا قول قادیان میں طاعون آیا:

''ایک دفعہ کسی قدر شدت سے طاعون قادیان میں ہوئی۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲ ص ۲۴۴)

دوسری فصل:

معجزات کی تعداد کے متعلق تضاد بیانی

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''غرض اصلی اور بھاری مقصد معجزہ سے حق اور باطل یا صادق اور کاذب میں ایک امتیاز دکھلانا ہے اور ایسے امتیازی امر کا نام معجزہ یا دوسرے لفظوں میں نشان ہے''۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج ۲۱ ص ۶۰)

اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کے نزدیک معجزہ اور نشان مترادف الفاظ ہیں مرزا قادیانی کے معجزات ربڑ کی طرح پھیلنے اور سکڑنے کی صلاحیت رکھتے ہیں مرزا قادیانی نے اپنے معجزات کی تعداد بتانے میں جس مبالغہ آمیزی اور تضاد بیانی کا مظاہرہ کیا ہے وہ کسی نبی کے شایان شان نہیں ہے۔ قادیانی کیا یہ بتائیں گے کہ ذیل میں دیئے گئے اعداد وشمار میں سے کون سے صحیح ہیں اور کون سے غلط اور اگر سب ہی صحیح ہیں تو کس طرح؟

(۸) پہلا قول ۱۸۹۳ء میں تین ہزار سے زائد:

''پھر ماسوائے اس کے آج کی تاریخ تک جو ۱۱ ربیع الاول ۱۳۱۱ ھ مطابق ۲۲ ستمبر ۱۸۹۳ء اور نیز مطابق ہشتم اسوج سمت ۱۹۵۰ء اور روز جمعہ ہے۔ اس عاجز سے تین ہزار سے کچھ زیادہ ایسے نشان ظاہر ہو چکے ہیں''۔

(شہادۃ القرآن، روحانی خزائن، ج ۶ ص ۳۶۹)

دوسرا قول ۱۹۰۰ء میں ایک سو:

''خدا تعالےٰ نے میری تائید میں سو کے قریب نشان ظاہر فرمائے ہیں۔''

(اربعین، روحانی خزائن، ج ۱۷ ص ۳۸۱)

۱۹۰۳ء میں صد ہا نشان:

''ایسا ہی میں وہ شخص ہوں جس کے ہاتھ پر صد ہا نشان ظاہر ہوئے۔''

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن، ج ۲۰ ص ۳۶)

صرف دو سطروں کے بعد مرزا قادیانی نے الٹی زقند لگاتے ہوئے لکھا۔

''اب تک دو لاکھ سے زیادہ میرے ہاتھ پر نشان ظاہر ہو چکے ہیں۔''

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن ج ۲۰ ص ۳۶)

دس لاکھ معجزات:

مذکورہ کتاب میں صرف پانچ صفحات کے بعد لکھا۔

''جس شخص کے ہاتھ سے اب تک دس لاکھ سے زیادہ نشان ظاہر ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔''

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن، ج ۲۰ ص ۴۳)

۱۹۰۵ء میں دس لاکھ معجزات:

''اور اگر بہت ہی سخت گیری اور زیادہ سے زیادہ احتیاط سے بھی ان (نشانوں) کا شمار کیا جائے تب بھی یہ نشان جو ظاہر ہوئے دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے''۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج ۲۱ ص ۷۲)

۱۹۰۷ء میں تین لاکھ معجزات:

''اگر خدا تعالیٰ کے نشانوں کو جو میری تائید میں ظہور میں آ چکے ہیں' آج کے دن تک شمار کیا جائے تو وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہوں گے۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲ ص ۴۸ حاشیہ)

۱۹۰۷ء میں ہی سینکڑوں معجزات:

مرزا قادیانی نے حقیقۃ الوحی میں لکھا ہے کہ:

''مجھ کو باوجود صد ہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے تو وہ مؤمن کیونکر ہو سکتا ہے۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲ ص ۱۶۸)

۱۹۰۷-۱۹۰۸ء میں ایک لاکھ معجزات:

مرزا قادیانی نے چشمہ معرفت میں جو کہ اپنی وفات سے صرف چھ ماہ قبل لکھی تھی اپنی زندگی کا حاصل ایک لاکھ معجزات قرار دیئے۔ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

''میں وہ معجزات پیش کرتا ہوں کہ جو مجھ کو خود دکھائے گئے ہیں وہ تمام معجزات ایک لاکھ کے قریب ہیں بلکہ غالباً وہ ایک لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔''

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن، ج ۲۳ ص ۴۰۳)

مرزا قادیانی کی نبوت کا یہ عبرتناک پہلو ہے کہ اسے اپنے معجزات کی صحیح تعداد بھی معلوم نہیں ہے کبھی کوئی سچا نبی اپنے معجزات کی تعداد متعین کرنے کی بحث میں نہیں پڑا۔ لیکن مرزا قادیانی اپنی جھوٹی نبوت کو سہارا دینے کے لئے معجزات کی تعداد میں خود بھی الجھا اور دوسروں کو بھی الجھائے رکھا اور اس طرح اس کی ہر بات وحی سے ہونے کا دعویٰ بھی جھوٹا ثابت ہوا۔

تیسری فصل:

مرزا قادیانی پر الہامات کی ابتداء کب ہوئی؟

چند شاہکار تضادات

ہر سچے نبی کو اپنے پر نازل ہونے والی وحی اور الہامات کی صداقت میں' اپنی بعثت کی ابتدائی تاریخ معلوم ہونے میں ذرہ برابر بھی شبہ نہیں ہوتا، مرزا قادیانی چونکہ جعلی نبی تھا اس لئے اسے ہمیشہ اپنی وحی کی ابتداء کے تعین میں شک وشبہ ہی رہا اگر وہ سچا نبی ہوتا تو ان شبہات میں مبتلا نہ ہوتا۔ابتدائے وحی کا سن متعین کرنے کے متعلق اس کے تضادات ملاحظہ فرمائیں۔

(۹) پہلا قول ۱۸۶۵ء:

''اُس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) مجھے مخاطب کر کے فرمایا.......... تیری عمر اسی برس کی ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ .... یہ الہام قریباً پینتیس برس سے ہو چکا ہے۔''

(اربعین، روحانی خزائن، ج ۱۷، ص ۴۱۹) (تذکرہ، طبع سوم، ص ۷)

اربعین کی اشاعت ۱۹۰۰ء میں ہوئی ہے لہٰذا ۱۹۰۰ سے ۳۵ تفریق کریں تو ۱۸۶۵ء متعین ہوتا ہے۔

(دیگر اقوال):

(۱) ۱۸۶۷ء:

''تیری عمر اسی برس کی ہوگی...... یہ الہام قریبا پینتیس برس سے ہو چکا ہے۔''

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، ج ۱۷، ص ۶۶)

تحفہ گولڑویہ کی اشاعت ۱۹۰۲ء میں لہٰذا ۱۹۰۲ سے پینتیس تفریق کریں تو ۱۸۶۷ء باقی بچتا ہے۔

(۲) ۱۸۷۰ء:

''یہ دعوے من جانب اللہ ہونے اور مکالمات الٰہیہ کا قریباً تیس برس سے ہے۔''

(اربعین، روحانی خزائن، ج ۱۷، ص ۳۹۱)

۱۸۷۲ء:

(۳) ''یہ دعویٰ منجانب اللہ ہونے اور مکالمات الٰہیہ کا قریبا تیس برس سے ہے۔''

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، جلد ۱۷، ص ۴۲)

۱۸۷۴ء:

(۴) ''میں خدا تعالیٰ کی تیئس برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کر سکتا ہوں میں اس کی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہے۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲، ص ۱۵۴)

۱۸۷۸ء:

(۵) ''میں تخمیناً تیس برس سے خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں۔''

(پیغام صلح، روحانی خزائن، ج ۲۳، ص ۴۴۷)

۱۸۷۹ء:

(۶) ''سو اس امت میں وہ ایک شخص میں ہی ہوں جس کو اپنے نبی کریم کے نمونہ پر وحی اللہ پانے میں تیئس برس کی مدت دی گئی اور تیئس برس تک برابر یہ سلسلہ وحی کا جاری رکھا گیا۔''

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، ج ۱۷، ص ۵۸)

۱۸۸۱ء:

''وہ آدم اور ابن مریم یہی عاجز ہے۔کیونکہ اول تو ایسا دعویٰ اس عاجز سے پہلے کبھی کسی نے نہیں کیا اور اس عاجز کا یہ دعویٰ دس برس سے شائع ہو رہا ہے۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳، ص ۴۷۵)

۱۸۸۱ء:

''یہ عاجز اپنی عمر کے چالیسویں برس میں دعوت حق کے لئے بالہام خاص مامور کیا گیا اور بشارت دی گئی کہ اسی برس تک یا اس کے قریب تیری عمر ہے سو اس الہام سے چالیس برس تک دعوت ثابت ہوتی ہے جن میں دس برس کامل گذر بھی گئے۔''

(نشان آسمانی، روحانی خزائن، ج۴،ص۳۷۴)

۱۸۸۲ء:

خلاصہ یہ ہے کہ مرزا کو اپنی نبوت اور وحی الہام کے متعلق (نو) قوال ہیں ۱۸۶۵ء، ۱۸۶۷ء، ۱۸۷۰ء، ۱۸۷۲ء، ۱۸۷۴ء، ۱۸۷۸ء، ۱۸۷۹ء، ۱۸۸۱ء، ۱۸۸۲ء۔

کس کا اعتبار کیجئے اور کس کا نہ کیجئے
لائے ہیں بزم یار سے خبر الگ الگ

چوتھی فصل:

آسمانی تائید، علوم لدنیہ وغیرہ کے متعلق تضادات

(۱۰) پہلا قول: علم لدنی کا دعویٰ:

''اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) اپنے پاس سے میری مدد کی اور مجھے دوست پکڑا اور اس نے مجھ پر ان راست بازوں کے علوم کھول دیئے ہیں جو پہلے گزرے ہیں اور مجھے وارثوں میں سے کیا ہے۔'' (نور الحق، روحانی خزائن، ج۸،ص۲۱۱)

دیگر اقوال: مرزا قادیانی کی جہالت کے چند نمونے:

پہلا نمونہ:

''**لم یلد** کا لفظ جس کے یہ معنی ہیں کہ خدا کسی کا بیٹا نہیں کسی کا جنا یا ہوا نہیں۔''

(ست بچن، روحانی خزائن، ج۱۰،ص۲۶۴)

(**لم یلد** کا درست ترجمہ یہ ہے کہ خدا کا کوئی بیٹا نہیں۔)

دوسرا نمونہ:

''تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے۔'' (چشمہ معرفت، روحانی خزائن، ج۲۳،ص۲۹۹)

تجلیات الٰہیہ، روحانی خزائن، جلد۲۰،ص۴۱۴ پر بھی یہی مضمون ہے۔

تیسرا نمونہ:

''تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہوگیا اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مر گئی تھی۔''

(پیغام صلح، روحانی خزائن، ج۲۳،ص۴۶۵)

(۱۱) پہلا قول: فصاحت و بلاغت کے معجزہ کا دعویٰ:

خدا نے مجھے چار نشان دیئے ہیں۔

(۱) ’’میں قرآن شریف کے معجزہ کے ظل پر عربی بلاغت وفصاحت کا نشان دیا گیا ہوں، کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔‘‘

(ضرورت الامام، روحانی خزائن، ج ۱۳، ص ۴۹۶)

حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد ۲۲، ص ۲۳۵ اور ایام الصلح، روحانی خزائن، جلد ۱۴، ص ۴۲۰ پر بھی یہی مضمون ہے۔

دوسرے اقوال

مرزا قادیانی کی عربی فصاحت و بلاغت کے چند نمونے:

(۱) **’’سئلت عنی دلیلا علیه‘‘.** (نور الحق، روحانی خزائن، ج ۸، ص ۷۷)

درست جملہ یوں ہے **سالتنی عن دلیل علیه.**

(۲) **’’والتشوق الی رقص البغا یاوبؤ سهن وعناقهن‘‘**

(ترجمہ مرزا قادیانی) ’’اور شوق کرنا بازاری عورتوں کے رقص کی طرف اور ان کا بوسہ اور گلے لپٹانا۔‘‘ (خطبہ الہامیہ، روحانی خزائن، ج ۱۶، ص ۴۹)

مرزا قادیانی نے بوسہ لینا کی عربی بوسہ ہی لکھ دی ہے جو کہ صراحۃً غلط ہے۔ بوسہ فارسی زبان کا لفظ ہے۔ عربی کا نہیں ہے۔

(۳) **’’سبقاء کوالجها‘‘** (نور الحق، روحانی خزائن، ج ۸، ص ۱۶۸)

کالج کی جمع مرزا قادیانی نے کوالج لکھی ہے اور کالج کو عربی لفظ سمجھا ہے۔ حالانکہ یہ انگریزی زبان کا لفظ ہے (College) کالج کو عربی میں کلیہ کہتے ہیں۔

(۱۲) پہلا قول:

’’اگر آسمان کے نیچے میری طرح کوئی اور تائید یافتہ ہے اور میرے اس دعویٰ مسیح موعود ہونے کا مکذب ہے تو کیوں وہ میرے مقابل پر میدان میں نہیں آتا...... (۱) خدا نے مجھے قرآنی معارف بخشے ہیں (۲) خدا نے مجھے قرآن کی زبان میں اعجاز عطا فرمایا ہے (۳) خدا نے میری دُعاؤں میں سب سے بڑھ کر قبولیت رکھی ہے (۴) خدا نے مجھے آسمان سے نشان دیئے ہیں (۵) خدا نے مجھے زمین سے نشان دیئے ہیں (۶) خدا نے مجھے وعدہ دے رکھا ہے کہ تجھ سے ہر ایک مقابلہ کرنے والا مغلوب ہوگا۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، ج ۱۷، ص ۱۸۱)

دوسرا قول:

مرزا بشیر احمد ایم-اے کا دبے لفظوں میں اعتراف کہ مرزا قادیانی مخالفین کا مقابلہ کرنے سے عاجز تھا۔

’’خاکسار عرض کرتا ہے کہ یوں تو حضرت مسیح موعود کی ساری عمر جہاد کی صف اول میں ہی گزری ہے لیکن باقاعدہ مناظرے آپ نے صرف پانچ کئے ہیں۔

اول......: ماسٹر مرلی دھر آریہ کے ساتھ بمقام ہوشیار پور مارچ ۱۸۸۶ء میں اس کا ذکر آپ نے سرمہ چشم آریہ میں کیا ہے۔

دوسرے......: مولوی محمد حسین بٹالوی کے ساتھ بمقام لدھیانہ جولائی ۱۸۹۱ء میں اس کی کیفیت رسالہ الحق لدھیانہ میں چھپ چکی ہے۔

تیسرے......: مولوی محمد بشیر بھوپالی کے ساتھ بمقام دہلی اکتوبر ۱۸۹۱ء میں اس کی کیفیت رسالہ الحق دہلی میں چھپ چکی ہے۔

چوتھے......: مولوی عبدالحکیم کلانوری کے ساتھ بمقام لاہور جنوری وفروری ۱۸۹۲ء میں اس کی روئداد شائع نہیں ہوئی صرف حضرت صاحب کے اشتہار مؤرخہ ۳ر فروری ۱۸۹۲ء میں اس

کا مختصر ذکر پایا جاتا ہے۔

پانچویں......: ڈپٹی عبداللہ آتھم مسیحی کے ساتھ بمقام امرتسر مئی و جون ۱۸۹۳ء میں اس کی کیفیت جنگ مقدس میں شائع ہو چکی ہے۔

اس کے علاوہ دو اور جگہ مباحثہ کی صورت پیدا ہو کر رہ گئی۔

اول مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کے ساتھ بمقام بٹالہ ۶۹ یا ۱۸۶۸ء میں۔اس کا ذکر حضرت صاحب نے براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۲۰ پر کیا ہے۔

دوسرے مولوی سید نذیر حسین صاحب شیخ الکل دہلوی کے ساتھ بمقام جامع مسجد دہلی بتاریخ ۲۰/اکتوبر ۱۸۹۱ء اس کا ذکر حضرت صاحب کے اشتہارات میں ہے۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۲۳۸-۲۳۹، روایت نمبر ۲۴۰)

تجزیہ: مرزا قادیانی کے یہ پانچوں مناظرے تحریری تھے؟ کیا مرزائی یہ بتائیں گے کہ مرزا جی بالمشافہ گفتگو سے کیوں گھبراتا تھا؟

مرزا قادیانی نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں تقریر کرنے کا وعدہ کیا۔

(سیرت المہدی، حصہ اول، ص ۹۷، روایت نمبر ۹۹)

مگر اس وعدہ کو عملی جامہ پہنانے سے گریز کیا۔ آخر کیوں؟

دوسرا باب

مختلف شخصیات اور واقعات کے بارے میں تضاد بیانی

میر عباس علی کے متعلق

(۱۳) پہلا قول: قادیانیت قبول کرنے پر:

''ان کے مرتبہ اخلاص کے ثابت کرنے کے لئے یہ کافی ہے کہ ایک مرتبہ اس عاجز کو ان کے حق میں الہام ہوا تھا ''**اصلہ ثابت وفرعہ فی السماء**''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۵۲۸)

(ترجمہ از مرتب) اُس کی جڑ زمین میں محکم ہے اور اُس کی شاخیں آسمان تک پہنچی ہیں۔''

(تذکرہ، طبع سوم، ص ۵۸ حاشیہ)

دوسرا قول: قادیانیت کو چھوڑنے پر:

''چند سالوں کے بعد وہ مرتد ہو گیا۔ مکتوب میرا ان کی خاص دستخطی موجود ہے...... دنیا کیسا عبرت کا مقام ہے جب انسان پر شقاوت کے دن آتے ہیں۔''

(نزول المسیح، روحانی خزائن، ج ۱۸ ص ۶۱۸)

''مولانا عبدالحق غزنوی کے متعلق''

(۱۴): پہلا قول: مباہلہ کا چیلنج مرزا کی طرف سے نہ تھا:

''وہ مباہلہ درحقیقت میری درخواست سے نہیں تھا اور نہ میرا اس میں یہ مدعا تھا کہ عبدالحق پر بددعا کروں اور نہ میں نے بعد مباہلہ کبھی اس بات کی طرف توجہ کی۔''

(انجام آتھم، روحانی خزائن، ج ۱۱ ص ۳۰۵ حاشیہ)

دوسرا قول: مباہلہ کا مرزا قادیانی نے چیلنج دیا:

’’صدہا مخالف مولویوں کو مباہلہ کے لئے بلایا گیا جن میں سے عبدالحق غزنوی میدان میں نکلا اور مباہلہ کیا۔‘‘ (نزول المسیح، روحانی خزائن، ج۱۸،ص۵۷۲)

’’باباگورونانک کے متعلق‘‘

(۱۵) پہلا قول: باباگورونانک کو چولہ غائب سے ملا تھا:

’’ہم باواصاحب کی کرامت کو اسی جگہ مانتے ہیں اور قبول کرتے ہیں کہ وہ چولہ اُن کو غیب سے ملا اور قدرت کے ہاتھ نے اُس پر قرآن شریف لکھ دیا۔‘‘

(ست بچن، روحانی خزائن، ج۱۰،ص۱۹۲)

دوسرا قول: باباگورونانک کو ان کے مسلمان مرشد نے چولہ دیا تھا:

’’اسلام میں چولے رکھنا اس زمانے میں فقیروں کی ایک رسم تھی پس یہ بات بہت صحیح ہے کہ باواصاحب کے مرشد نے جو مسلمان تھا یہ چولہ ان کو دیا تھا۔‘‘

(نزول المسیح، روحانی خزائن، ج۱۸،ص۵۸۳)

عبداللہ آتھم عیسائی کے متعلق

(۱۶) پہلا قول: پیش گوئی کی وجہ آتھم کا عقیدہ تثلیث تھا:

’’تو اس نے (اللہ تعالیٰ نے۔ناقل) مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس میں بحث دونوں فریقوں میں سے جو فریق عملاً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ (جاری) کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔

(جنگ مقدس، روحانی خزائن، ج۶ ص۲۹۱-۲۹۲)

دوسرا قول: آنحضرت ﷺ کی اہانت کی وجہ سے پیشگوئی کی تھی:

’’اس نے عین جلسہ مباحثہ میں ستر معزز آدمیوں کے روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کہنے سے رجوع کیا اور نہ صرف یہی بلکہ اُس نے پندرہ مہینے تک اپنی خاموشی اور خوف سے اپنا رجوع ثابت کر دیا اور پیش گوئی کی بنا یہی تھی کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کہا تھا۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن، ج۱۹،ص۶)

(۱۷) پہلا قول: عیسائیوں کو ذلت پہنچی:

’’پس اے حق کے طالبو! یقیناً سمجھو کہ ہاویہ میں گرنے کی پیش گوئی پوری ہوگئی اور اسلام کی فتح ہوئی اور عیسائیوں کو ذلت پہنچی۔‘‘

(نورالاسلام، روحانی خزائن، ج۹،ص۷)

دوسرا قول: عیسائیوں نے جشن فتح منایا:

’’انہوں نے پشاور سے لے کر الہ آباد اور بمبئی اور کلکتہ اور دور دور کے شہروں تک نہایت شوخی سے ناچنا شروع کیا اور دین اسلام پر ٹھٹے کئے اور یہ سب مولوی یہودی صفت اور اخباروں والے ان کے ساتھ خوش خوش اور ہاتھ میں ہاتھ ملائے ہوئے تھے۔‘‘ (سراج منیر، روحانی خزائن، ج۱۲،ص۵۴)

(۱۸) پہلا قول: انجیل میں قسم کھانے سے منع کیا گیا ہے:

’’قرآن تمہیں انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ ہرگز قسم نہ کھا۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن، ج۱۹،ص۲۹)

''انجیل میں قسم اٹھانے کی ممانعت نہیں''

دوسرا قول:

''یہ سب جھوٹے بہانے ہیں کہ قسم کھانا منع ہے۔''

(تریاق القلوب، روحانی خزائن، ج۱۵، ص۳۶۲)

(۱۹) پہلا قول: آتھم سات ماہ بعد مرا:

''اور وہ (آتھم) ہمارے آخری اشتہار سے جو اتمام حجت کی طرح تھا سات ماہ کے اندر فوت ہوگیا۔'' (سراج منیر، روحانی خزائن، ج۱۲، ص۸)

دوسرا قول: آتھم پندرہ ماہ بعد فوت ہوا:

''(آتھم) میرے آخری اشتہار سے پندرہ مہینہ کے اندر مر گیا۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲، ص۲۱۶ حاشیہ)

''پنڈت لیکھرام کے متعلق''

(۲۰): پہلا قول: خارق عادت عذاب کی پیش گوئی:

''اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔''

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، ج۵، ص۶۵۰ تا ۶۵۱)

نوٹ: تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد۱۵، ص۳۸۱ پر بھی یہی مضمون ہے۔

دوسرا قول: چھری سے مارے جانے کی پیش گوئی:

''جس کی لاش اس تصویر میں دیکھ رہے ہو یہ ایک ہندو متعصب آریہ دشمن اسلام تھا جس نے میری نسبت اپنی کتب میں پیش گوئی کی تھی کہ یہ شخص تین برس تک ہیضہ سے مر جائے گا اور میں نے بھی اس کی نسبت پیش گوئی کی تھی کہ چھ برس تک چھری سے مارا جائے گا۔'' (نزول المسیح، روحانی خزائن، ج۱۸، ص۵۵۳)

تجزیہ: مرزا قادیانی نے خارق عادت کی تعریف یہ لکھی ہے۔

''خارق عادت اسی کو کہتے ہیں کہ اُس کی نظیر دنیا میں نہ پائی جائے''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲، ص۲۰۴)

اس لئے قول اول میں مندرجہ پیش گوئی کا تقاضا یہ تھا کہ پنڈت لیکھرام کسی غیر معمولی عذاب سے مرتا جس کی دنیا میں مثال نہ ملتی۔ چھری چاقو سے دنیا میں ہزاروں افراد مرتے رہتے ہیں۔ چھری سے مارا جانا خارق عادت اور بے نظیر عذاب کیسے بن گیا؟

الہامات کا مصداق متعین کرنے کے بارے میں

(۲۱) پہلا قول: ایک سقہ مصداق ہے:

''ایک سقہ جو کہ...... حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کے ہاں پانی بھرا کرتا تھا۔ وہ ایک ناگہانی موت سے مر گیا اور اسی دن اس کی شادی تھی اُس کی موت پر آپ (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ مجھے خیال آیا ہے کہ قتل خیبۃ و زید ھیبۃ جو وحی ہوئی تھی وہ اسی کی طرف اشارہ ہے۔''

(اخبار البدر، ۲۰ فروری، ۱۹۳۰ء، جلد۲، شمارہ نمبر۵ مسلسل ڈائری، کالم نمبر۱، ص۳۴)

دوسرا قول: مولوی عبداللطیف مصداق ہے:

''اس سے پہلے ایک صریح وحی الٰہی صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کی نسبت ہوئی تھی جب کہ وہ زندہ تھے بلکہ قادیان میں ہی موجود تھے اور یہ وحی الٰہی میگزین انگریزی ۹/فروری ۱۹۰۳ء میں اور الحکم ۱۷/جنوری ۱۹۰۳ء اور البدر ۱۶/جنوری ۱۹۰۳ء کالم ۲ میں شائع ہوچکی ہے جو مولوی صاحب کے مارے جانے کے بارے میں ہے اور وہ یہ ہے قتل خیبة و زید هیبة۔''

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن، ج۲۰ص۷۵حاشیہ)

(۲۲) پہلا قول: مرزا احمد بیگ اور سلطان بیگ مصداق ہیں:

''ان پیش گوئیوں میں علاوہ اور پیش گوئیوں کے جوان کے ضمن میں بیان کی گئیں دو بکریوں کے ذبح ہونے کی پیش گوئی احمد بیگ اور اس کے داماد کی طرف کی اشارہ ہے جو آج سے سترہ برس پہلے براہین احمدیہ میں شائع ہوچکی ہے۔''

(انجام آتھم، روحانی خزائن، ج۱۱ص۳۴۱)

دوسرا قول: مولوی عبداللطیف اور اس کا شاگرد مصداق ہیں:

''اب بعد اس کے بقیہ ترجمہ کرکے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگرچہ میں تجھے قتل سے بچاؤں گا مگر تیری جماعت میں سے دو بکریاں ذبح کی جائیں گی......اور یہ پیش گوئی شہید مرحوم مولوی عبداللطیف اور ان کے شاگرد عبدالرحمٰن کے بارے میں ہے کہ جو براہین احمدیہ کے لکھے جانے کے بعد پورے تیئیس برس بعد پوری ہوئی۔'' (تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن، ج۲۰ص۷۲)

محمدی بیگم کے متعلق تضاد بیانی

(۲۳) پہلا قول: محمدی بیگم باکرہ یا بیوہ ہو کر لوٹے گی:

''ناظرین کو یاد ہوگا کہ اس عاجز نے ایک دینی خصومت کے پیش آجانے کی وجہ سے ایک نشان کے مطالبہ کے وقت اپنے ایک قریبی عزیز میرزا احمد بیگ ولد میرزا گاماں بیگ ہوشیارپوری کی دختر کلاں کی نسبت بحکم والہام الٰہی یہ اشتہار دیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی مقدر اور قرار یافتہ ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح میں آئے گی خواہ پہلے ہی باکرہ ہونے کی حالت میں آجائے اور یا خدا تعالیٰ بیوہ کرکے اس کو میری طرف لے آوے۔'' (مجموعہ اشتہارات، ج۱ص۲۱۹)

دوسرا قول: محمدی بیگم بیوہ ہو کر آئے گی:

اس پیش گوئی کے اجزاء یہ ہیں:

(۴) اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تانکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔

(۵) اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو۔

(۶) اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہوجاوے اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔ (شہادۃ القرآن، روحانی خزائن، ج۶ص۳۷۶)

(۲۴) پہلا قول: حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑی کے متعلق

(تفسیر نویسی کا عمومی چیلنج تھا جو کہ تفسیر لکھنے کے بعد مرزا قادیانی نے دیا)

''رسالہ اعجاز المسیح جب فصیح عربی میں میں نے لکھا تو خدا تعالیٰ سے الہام پا کر میں نے یہ اعلان شائع کیا کہ اس رسالہ کی نظیر اس فصاحت و بلاغت کے ساتھ کوئی مولوی پیش نہیں کرسکے گا تب ایک شخص پیر مہر علی نام ساکن گولڑہ نے یہ لاف وگزاف

مشہور کی کہ گویا وہ ایسا ہی رسالہ لکھ کر دکھلائے گا اس وقت خداتعالیٰ کی طرف سے مجھے الہام ہوا منعہ مانع من السماء یعنی ایک مانع نے آسمان سے اس کو نظیر پیش کرنے سے منع کر دیا تب وہ ایسا ساکت اور لاجواب ہو گیا کہ اگرچہ عوام الناس کی طرح اردو میں بکواس کرتا رہا مگر عربی رسالہ کی نظیر آج تک نہ لکھ سکا۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲، ص ۳۹۳)

دوسرا قول: تفسیر نویسی کا چیلنج خاص پیر صاحب کو تھا اور مقابلہ پر اتفاق جانبین ابتداءً ہو چکا تھا:

''ناظرین کو اس کے حالات اور کوائف پر پوری اطلاع پانے کے لئے یہ یادرکھنا چاہیے کہ اعجاز المسیح جو حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا قادیانی) کی عربی تصنیف ہے جو ۷۰ دن کے اندر باوجودیکہ چار جز کا وعدہ تھا ساڑھے بارہ جز پر شائع ہوگئی اور ۲۳ر فروری ۱۹۰۱ء کو پیر گولڑوی کو بصیغہ رجسٹری بھیجی گئی اور بالمقابل پیر صاحب کی طرف سے اُن ۷۰ دن کے اندر چار جز اور ساڑھے بارہ جز تو کجا ایک آدھ صفحہ بھی اعجازی عربی تفسیر کا شائع نہ ہوا اور اس طرح پر الہام منعہ مانع من السماء پورا ہوگیا پیر گولڑوی کی علمیت عربی دانی و قرآن دانی کا راز طشت از بام ہوگیا''۔

(اخبار الحکم ۱۷ر جنوری ۱۹۰۴ء، جلد ۸، نمبر ۲، ص ۵، کالم ۱)

تجزیہ: ان حوالوں سے مرزا قادیانی کے دو تضاد معلوم ہوئے۔

(۱) الحکم کی تحریر سے معلوم ہوا کہ منعہ مانع من السماء الہام تفسیر کی اشاعت سے پہلے ہو چکا تھا جبکہ حقیقۃ الوحی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب پیر صاحب گولڑوی نے تفسیر لکھنے کا ارادہ کیا تب یہ الہام ہوا۔

(۲) حقیقۃ الوحی سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کا چیلنج عمومی تھا جبکہ الحکم رسالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کا چیلنج خصوصی تھا۔

تیسرا باب:

مرزا قادیانی کے متضاد دعوے

پہلی فصل: دعویٰ نبوت کا اقرار و انکار

(۲۵): پہلا قول: ختم نبوت کا اقرار:

''اور میں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے اور وہ خاتم الانبیاء ہیں۔

(خطبہ الہامیہ، روحانی خزائن، ج ۱۶، ص ۶۹-۷۰)

دوسرا قول: عین محمد ﷺ ہونے کا دعویٰ:

''اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود قرار دیا ہے۔''

(ایک غلطی کا ازالہ، روحانی خزائن، ج ۱۸، ص ۲۱۲)

(۲۶) پہلا قول: نبوت بند ہے:

''میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔''

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن، ج ۴، ص ۳۱۳)

دوسرا قول: نبوت جاری ہے:

''اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو پس اس بناء پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔''

(تجلیات الٰہیہ، روحانی خزائن، جلد ۲۰، ص ۴۱۲)

(۲۷) پہلا قول: نبوت بند ہے:

"ماکان محمد ابااحد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا ہے نبیوں کا۔ یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔"

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳، ص ۴۳۱)

دوسرا قول: نبوت جاری ہے:

"سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"

(دافع البلاء، روحانی خزائن، ج ۱۸، ص ۲۳۱)

(۲۸) پہلا قول: وحی نبوت بند ہے:

"اے لوگو! اے مسلمانوں کی ذریت کہلانے والو! دشمن قرآن نہ بنو اور خاتم النبیین کے بعد وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرو اور اس خدا سے شرم کرو جس کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے۔" (آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن، ج ۴، ص ۳۳۵)

دوسرا قول: وحی نبوت جاری ہے:

"مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر۔"

(اربعین، روحانی خزائن، ج ۱۷، ص ۴۵۴)

(۲۹) پہلا قول: نبوت بند ہے:

"اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی صلعم خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا نیا ہو یا پرانا۔"

(نشان آسمانی، روحانی خزائن، ج ۴، ص ۳۹۰)

دوسرا قول: نبوت جاری ہے:

"یٰسین اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ" "بے شک تو رسولوں میں سے ہے۔"

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲، ص ۷۱۵)

(۳۰) پہلا قول: نبوت بند ہے:

"اگر حضرت مسیح سچ مچ زمین پر اتریں گے اور پینتالیس برس تک جبرائیل وحی نبوت لے کر ان پر نازل ہوتا رہے گا تو کیا ایسے عقیدے سے دین اسلام باقی رہ جائے گا اور آنحضرت کی ختم نبوت اور قرآن کی ختم وحی پر کوئی داغ نہیں لگے گا۔"

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، ج ۱۷، ص ۱۷۵)

دوسرا قول: نبوت جاری ہے:

"اور خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں، اسقدر نشان دکھلائے ہیں کہ وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔" (چشمہ معرفت، روحانی خزائن، ج ۲۳، ص ۳۳۲)

(۳۱) پہلا قول: نبوت بند ہے:

"نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔"

(کشتی نوح، روحانی خزائن، ج ۱۹، ص ۱۳)

دوسرا قول: نبوت جاری ہے:

"اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا۔ اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔" (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲، ص ۵۰۳)

(۳۲) پہلا قول: مدعی نبوت کافر ہے:

"ما کان لی ان ادعی النبوة واخرج من الاسلام والحق بقوم کافرین۔"

(ترجمہ از مرتب) :

میرے لئے یہ کہاں مناسب ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافر بن جاؤں۔ (حمامۃ البشریٰ، روحانی خزائن، ج ۷، ص ۲۹۷)

دوسرا قول: مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت ورسالت:

"اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا تا کہ تم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔"

(دافع البلاء، روحانی خزائن، ج ۱۸، ص ۲۲۵-۲۲۶)

(۳۳) پہلا قول:

"قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا۔" (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳، ص ۵۱۱)

دوسرا قول: نبوت جاری ہے:

"کوئی انسان نرا بے حیا نہ ہو تو اس کے لئے اس سے چارہ نہیں ہے کہ میرے دعویٰ کو اسی طرح مان لے جیسا کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو مانا ہے۔" (تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن، ج ۲۰، ص ۴۰)

(۳۴) پہلا قول: نبوت وہبی ہے:

"ولا شک ان التحدیث موھبة مجردة لاتنال بکسب البتة کماھو شان النبوة." (حمامۃ البشریٰ، روحانی خزائن، ج ۷، ص ۳۰۱)

ترجمہ: اور اس میں کوئی شک نہیں کہ محدثیت محض وہبی ہے کسب سے حاصل نہیں ہو سکتی جیسا کہ نبوت کسب سے حاصل نہیں ہو سکتی۔

چشمہ مسیحی، روحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۳۶۵ پر بھی یہی حوالہ ہے۔

دوسرا قول: نبوت کسبی ہے:

"نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنافی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ، روحانی خزائن، ج ۱۸، ص ۲۰۷-۲۰۸)

(۳۵) پہلا قول: شکم مادر میں نبوت ملنے کا دعویٰ:

"اب میں بموجب آیۃ کریمہ واما بنعمت ربک فحدث اپنی نسبت بیان کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس تیسرے درجہ (یعنی درجہ نبوت، ناقل) میں داخل کر کے وہ نعمت بخشی ہے کہ جو میری کوشش سے نہیں بلکہ شکم مادر میں ہی مجھے عطا کی گئی ہے۔" (حقیۃ الوحی، روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۷۰)

دوسرا قول: مرزا قادیانی کو آنحضرت ﷺ کے اتباع سے نبوت ملنے کا دعویٰ:

"اے نادانو! میری مراد نبوت سے یہ نہیں ہے کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں صرف مراد میری نبوت سے کثرت مکالمت ومخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے۔"

(حقیقۃ الوحی ۶۸، روحانی خزائن، ج ۲۲، ص ۵۰۳)

(۳۶) پہلا قول: صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ:

''اگر کہو کہ صاحب شریعت افتراء کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری۔ تو اول تو یہ دعویٰ بلا دلیل ہے خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی۔ ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔'' (اربعین، روحانی خزائن، ج ۱۷ ص ۴۳۵)

دوسرا قول: صاحب شریعت نہ ہونے کا دعویٰ:

''جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔'' (ایک غلطی کا ازالہ، روحانی خزائن، ج ۱۸ ص ۲۱۱)

(۳۷) پہلا قول: مرزا کا منکر کافر نہیں:

''ابتداء سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعوے کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہو سکتا۔'' (تریاق القلوب، روحانی خزائن، ج ۱۵ ص ۴۳۲)

دوسرا قول: مرزا کا منکر کافر ہے:

''کفر دو قسم پر ہے:

(اول) ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ (دوم) دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں

مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے پس اس لئے وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲ ص ۱۸۵)

(۳۸) پہلا قول: نبوت بند ہے:

ختم شد برنفس پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج ۱ ص ۱۹)

دوسرا قول: نبوت جاری ہے:

''حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۲، روحانی خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۶)

(۳۹) پہلا قول: نبوت بند ہے:

''**وان نبینا خاتم الانبیاء لانبی بعدہ**''

(ترجمہ از مرتب) بیشک ہمارے نبی خاتم الانبیاء ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔'' (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲ ص ۶۴۳)

دوسرا قول: نبوت جاری ہے:

''خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضۂ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔'' (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲ ص ۱۵۴ حاشیہ)

(۴۰) پہلا قول: ہر قسم کی نبوت بند ہے:

''میں اس کے رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں اور اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔''

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن، ج ۲۳، ص ۳۴۰)

دوسرا قول: ظلی نبوت جاری ہے:

''غرض میری نبوت اور رسالت باعتبار محمد اور احمد ہونے کے ہے نہ میرے نفس کی رو سے اور یہ نام بحیثیت فنافی الرسول مجھے ملا ہے لہٰذا خاتم النبین کے مفہوم میں فرق نہ آیا لیکن عیسےٰ کے اترنے سے ضرور فرق آئے گا۔''

(ایک غلطی کا ازالہ، روحانی خزائن، ج ۱۸، ص ۲۰۸)

(۴۱) پہلا قول: نبوت بند ہے:

ہست اوخیر الرسل خیر الانام

ہر نبوت را بروشد اختتام

(سراج منیر، روحانی خزائن، ج ۱۲، ص ۹۵)

دوسرا قول: نبوت و رسالت کا دعویٰ:

"محمد رسول اللّٰہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم. اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔''

(ایک غلطی کا ازالہ، روحانی خزائن، ج ۱۸، ص ۲۰۷)

(۴۲) پہلا قول: نبوت بند ہے:

''نبی کا لفظ عبری اور عربی دونوں زبانوں میں مشترک ہے۔ دوسری کسی زبان میں یہ لفظ نہیں آیا ہے اور اسلام کا اعتقاد ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کبھی نبی نہیں آئے گا۔''

(کشف الغطا، روحانی خزائن، ج ۱۴، ص ۲۱۲)

دوسرا قول: نبوت جاری ہے:

''سو اس امت میں وہ ایک شخص میں ہی ہوں جس کو اپنے نبی کریم کے نمونہ پر وحی اللہ پانے میں تیئیس برس کی مدت دی گئی اور تیئیس برس تک برابر یہ سلسلہ وحی کا جاری رکھا گیا۔''

(اربعین، روحانی خزائن، ج ۱۷، ص ۴۰۹)

(۴۳) پہلا قول: نبوت بند ہے:

''وہ شخص لعنتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا آپ کے بعد کسی اور کو نبی یقین کرتا ہے اور آپ کی ختم نبوت کو توڑتا ہے۔''

(الحکم ۱۰ جون ۱۹۰۵ء، جلد نمبر ۹، شمارہ ۲۰، ص ۲، کالم ۲، بحوالہ مباحثہ راولپنڈی ۱۹۴)

دوسرا قول: دعویٰ نبوت و رسالت:

''اگر مجھ سے ٹھٹھا کیا گیا تو یہ نئی بات نہیں۔ دنیا میں کوئی رسول نہیں آیا جسے ٹھٹھا نہیں کیا گیا جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''**یاحسرۃ علی العباد مایأتیھم من رسول الاکانوا بہ یستھزؤن**''. (چشمہ معرفت، روحانی خزائن، ج ۲۳، ص ۳۳۴)

(۴۴) پہلا قول: حضور ﷺ پر نبوت ختم ہے:

(عربی سے ترجمہ) :

''اللہ کے لئے یہ شایان شان نہیں کہ خاتم النبین کے بعد نبی بھیجے اور مناسب نہیں کہ سلسلۂ نبوت از سر نو شروع کرے بعد اس کے کہ اسے قطع کر چکا ہے اور بعض احکام قرآن کے منسوخ کردے اور ان پر بڑھا دے۔''

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، ج ۵، ص ۳۷۷)

دوسرا قول: مرزا کا دعویٰ نبوت:

''مجھے خدا تعالیٰ نے میری وحی میں بار بار امتی کر کے بھی پکارا ہے اور نبی کر کے بھی پکارا ہے۔''

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج ۲۱، ص ۳۵۵)

(۴۵) پہلا قول: نبی مطیع نہیں ہوتا:

''خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ کوئی رسول دنیا میں مطیع اور محکوم ہو کر نہیں آتا بلکہ وہ مطاع اور صرف اپنی اس وحی کا متبع ہوتا ہے جو اس پر بذریعہ جبرائیل نازل ہوتی ہے۔'' (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳، ص۴۱۱)

دوسرا قول: نبی مطیع ہوتا ہے:

(عربی سے ترجمہ):

''اور جس شخص نے دعویٰ نبوت کیا اور یہ اعتقاد نہ رکھا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہے اور جو کچھ پایا ہے آپ کے فیضان سے پایا ہے اور آپ کے باغ کا پھل ہے اور ان کی بارش کا ایک قطرہ ہے اور ان کی روشنی کا عکس ہے پس وہ لعنتی ہے اور خدا کی لعنت اس پر اور اس کے مددگاروں اور متبعین پر۔''

(مواہب الرحمٰن، روحانی خزائن، ج۱۹، ص۲۸۷)

(۴۶) پہلا قول: مکتوبات مجدد میں محدث کا لفظ:

''امام ربانی صاحب اپنے مکتوبات کی جلد ثانی میں جو مکتوب پنجاہ و یکم ہے اس میں صاف لکھتے ہیں کہ غیر نبی بھی مکالمات و مخاطبات حضرت احدیت سے مشرف ہو جاتا ہے اور ایسا شخص محدث کے نام سے موسوم ہے اور انبیاء کے مرتبہ سے اس کا مرتبہ قریب واقع ہوتا ہے۔ (براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج۱، ص۶۵۲)

دوسرا قول: مکتوبات مجدد میں نبی کا لفظ ہے:

''جیسا کہ مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کیے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔'' (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲، ص۴۰۶)

تجزیہ: مرزا قادیانی نے پہلا حوالہ مکتوبات امام ربانی کا صحیح دیا ہے لیکن جب دعویٰ نبوت کیا تو اس حوالہ میں رد بدل کر کے نبی کا لفظ لکھ دیا۔ ظاہر ہے کہ ایک جھوٹ کو چھپانے کے لئے سو جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔

(۴۷) پہلا قول: رسول اور امتی کے لفظ میں تضاد ہے:

''اس جگہ بڑے شبہات یہ پیش آتے ہیں کہ جس حالت میں مسیح ابن مریم اپنے نزول کے وقت کامل طور پر امتی ہوگا تو پھر باوجود امتی ہونے کے کسی طرح سے رسول نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ رسول اور امتی کا مفہوم متبائن ہے اور نیز خاتم النبیین ہونا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی دوسرے نبی کے آنے سے مانع ہے۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳، ص۴۱۰)

دوسرا قول: (الف) مرزا قادیانی کا دعویٰ رسالت:

''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔''

(اخبار البدر، ۵ مارچ ۱۹۰۸ء، ڈائری القول الطیب، ج۷، شمارہ ۹، ص۲، کالم ۱،
بحوالہ انوار العلوم، ج۲، ص۵۲۵-۵۲۷)

(ب) امتی اور نبی ہونے کا دعویٰ:

''پس میرا نام مریم اور عیسیٰ رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا کہ میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔'' (براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج۲۱، ص۳۶۱)

(۴۸) پہلا قول: نبوت بند ہے:

''اور ہمارا دین اسلام کے علاوہ کوئی دین نہیں اور قرآن مجید کے سوا ہماری کوئی کتاب نہیں اور حضرت محمد کے سوا ہمارا کوئی نبی نہیں جو کہ خاتم الانبیاء ہیں۔''

(انجام آتھم، روحانی خزائن. ج۱۱، ص۱۴۳)

دوسرا قول: مرزا قادیانی کی وحی، دعویٰ نبوت:

''اِنَّآاَرۡسَلۡنَا اَحۡمَدَ اِلٰی قَوۡمِہٖ.''

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، ج۱۷،ص۷۰)

''ہم نے احمد کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔''

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، ج۱۷،ص۷۱)

(۴۹) پہلا قول: ہر قسم کی نبوت بند ہے:

''کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود نبوت و رسالت کا دعویٰ کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اگر قرآن پر اس کا ایمان ہے تو کیا وہ کہہ سکتا ہے کہ بعد خاتم الانبیاء کے میں بھی نبی ہوں۔''

(انجام آتھم، روحانی خزائن، ج۱۱،ص۲۷ حاشیہ)

دوسرا قول: ظلی 'بروزی نبوت جاری ہے:

''اگر بروزی معنوں کے رو سے بھی کوئی شخص نبی اور رسول نہیں ہوسکتا تو پھر اس کے کیا معنی ہیں کہ **اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم** ۔سو یاد رکھنا چاہیے کہ ان معنوں کے رو سے مجھے نبوت اور رسالت سے انکار نہیں ہے۔'' (ایک غلطی کا ازلہ، روحانی خزائن، ج۱۸،ص۲۰۹)

(۵۰) پہلا قول: محدثیت کا دعویٰ:

''نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے جو خدا تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے۔'' (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳،ص۳۲۰)

دوسرا قول: نبوت کا دعویٰ:

''اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے، اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا چاہئیے تو میں کہتا ہوں

کہ تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے۔''

(ایک غلطی کا ازالہ، روحانی خزائن، ج۱۸،ص۲۰۹)

(۵۱) پہلا قول: امت محمدیہ میں کئی افراد نبی بنے:

''پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا کیونکہ ایسی صورت کی نبوت، نبوت محمدیہ سے الگ نہیں بلکہ اگر غور سے دیکھو تو خود وہ نبوت محمدیہ ہی ہے جو ایک پیرایہ جدید میں جلوہ گر ہوئی۔''

(الوصیت، روحانی خزائن، ج۲۰،ص۳۱۲)

دوسرا قول: امت محمدیہ میں صرف مرزا ہی نبی بنا:

''اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ ومخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی اگر کوئی منکر ہو تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔

غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جسقدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور قطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔'' (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲،ص۴۰۶-۴۰۷)

(۵۲) پہلا قول: محدث نبی ہوتا ہے:

''محدث من وجہ نبی بھی ہوتا ہے مگر وہ ایسا نبی ہے جو نبوت محمدیہ کے چراغ سے روشنی حاصل کرتا ہے اور اپنی طرف سے براہ راست نہیں بلکہ اپنے نبی کے طفیل سے علم پاتا ہے۔'' (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳،ص۴۱۶)

دوسرا قول: محدث نبی نہیں ہوتا:

''کبھی یہ ہم کلامی کا مرتبہ بعض ایسے مکمل لوگوں کو ملتا ہے کہ نبی تو نہیں مگر نبیوں کے متبع ہیں اور جو شخص کثرت سے شرف ہم کلامی کا پاتا ہے اس کو محدث بولتے ہیں۔'' (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۶۰۱)

(۵۳) پہلا قول: حضور علیہ السلام کے بعد نزول وحی کا انکار:

''اور ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ اب وحی رسالت تابقیامت منقطع ہے۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۴۳۲)

''قرآن شریف............ایسا ہی آیت **الیوم اکملت لکم دینکم** اور آیت **ولکم رسول اللہ وخاتم النبیین** میں صریح نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر چکا ہے اور صریح لفظوں میں فرما چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔'' (تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، ج ۱۷ ص ۱۷۴)

دوسرا قول: حضور علیہ السلام کے بعد نزول وحی کا اقرار:

(عربی سے ترجمہ):

''اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے وحی بھیجے خواہ وہ رسول ہو یا غیر رسول اور جس سے چاہے کلام کرے خواہ نبی ہو یا محدثوں میں سے ہو۔''

(تحفۂ بغداد، روحانی خزائن، ج ۷ ص ۲۱ حاشیہ)

دوسری فصل:

مسیح ابن مریم ہونے کا اقرار وانکار

(۵۴) پہلا قول: مرزا قادیانی کے علاوہ دس ہزار مسیح آسکتے ہیں:

''میں نے صرف مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور میرا یہ بھی دعویٰ نہیں کہ صرف مثیل ہونا میرے پر ہی ختم ہو گیا ہے بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار بھی مثیل مسیح آجائیں۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۱۹۷)

دوسرا قول: مرزا قادیانی کے علاوہ کوئی مسیح نہیں:

''پس اب قیامت تک کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں مسیح موعود ہوں کیونکہ اب مسیح موعود کی پیدائش اور اس کے ظہور کا وقت گذر گیا۔''

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، ج ۱۷ ص ۲۵۲ حاشیہ)

(۵۵) پہلا قول: دس برس دعویٰ نہیں کیا:

(عربی سے ترجمہ):

''اور اللہ کی قسم میں بہت مدت سے جانتا تھا کہ میں مسیح ابن مریم بنایا گیا ہوں اور میں اس کی جگہ اترنے والا ہوں......لیکن میں نے اس کے اظہار میں دس برس توقف کیا۔'' (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، ج ۵ ص ۵۵۱)

دوسرا قول: بارہ برس تک دعویٰ نہیں کیا:

''پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شد و مد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جمارہا جب بارہ برس گزر گئے تب وہ وقت

آ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔'' (اعجاز احمدی، روحانی خزائن، ج۱۹،ص۱۱۳)

تجزیہ: مرزا قادیانی کا یہ تضاد، دو تضادات کا مجموعہ ہے۔

(۱) ایک جگہ لکھا ہے کہ مجھے اپنے مسیح موعود ہونے کا علم تھا اور دوسری جگہ لکھا کہ علم نہ تھا۔

(۲) پہلا دعویٰ دس برس کا اور دوسرا بارہ برس کا جو کہ بغیر دعویٰ گزرا۔

ہم اپنے نقطہ نظر سے قطع نظر کرتے ہوئے (کہ ہمارے نزدیک مرزا قادیانی کی چاروں باتیں غلط ہیں) قادیانیوں سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے نزدیک مرزا قادیانی کی کون سے بات صحیح اور کون سے غلط ہے؟

(۵۶) پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہونے کا دعویٰ:

''خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔''

(دافع البلاء، روحانی خزائن، ج۱۸،ص۲۳۳)

(نوٹ) (یہی مضمون حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد۲۲،ص۱۵۲ پر بھی ہے)

دوسرے اقوال: برابری کا دعویٰ:

(الف) ''اور میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ مسیح ابن مریم آخری خلیفہ موسیٰ علیہ السلام کا ہے اور میں آخری خلیفہ اُس نبی کا ہوں جو خیر الرسل ہے اس لئے خدا نے چاہا کہ مجھے اس سے کم نہ رکھے۔'' (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲،ص۱۵۴)

(ب) کلی فضیلت کا انکار:

''اس جگہ کسی کو وہم نہ گذرے کہ اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے جو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے۔''

(تریاق القلوب، روحانی خزائن، ج۱۵،ص۴۸۱)

(۵۷) پہلا قول: مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ:

''اے برادران دین وعلماء شرع متین آپ صاحبان میری ان معروضات کو متوجہ ہو کر سنیں کہ اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں جو آج ہی میرے منہ سے سنا گیا ہو بلکہ یہ وہی پرانا الہام ہے جو میں نے خدائے تعالے سے پا کر براہین احمدیہ کے کئی مقامات پر بتصریح درج کر دیا تھا۔'' (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳،ص۱۹۲)

دوسرا قول: عین مسیح ہونے کا دعویٰ:

''پس واضح ہو کہ وہ مسیح موعود جس کا آنا انجیل اور احادیث صحیحہ کے رو سے ضروری طور پر قرار پاچکا تھا وہ تو اپنے وقت پر اپنے نشانوں کے ساتھ آگیا اور آج وہ وعدہ پورا ہو گیا۔'' (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳،ص۳۱۵)

مرزا قادیانی کی وحی:

''(ہم نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا) ان کو کہہ دے کہ میں عیسیٰ کے قدم پر آیا ہوں۔'' (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳،ص۴۴۲)

(۵۸) پہلا قول: مرزا قادیانی کے دعویٰ کی بنیاد حدیث پر نہیں ہے:

''پھر مولوی ثناء اللہ صاحب کہتے ہیں کہ آپ کو مسیح موعود کی پیشگوئی کا خیال کیوں دل میں آیا آخر وہ حدیثوں سے ہی لیا گیا پھر حدیثوں کی اور علامات کیوں قبول نہیں کی جاتیں یہ سادہ لوح یا تو افتراء سے ایسا کہتے ہیں اور یا محض حماقت سے اور ہم اس کے جواب میں خدا تعالے کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔''

(اعجاز احمدی، روحانی خزائن، ج۱۹،ص۱۴۰)

دوسرا قول: مرزا قادیانی کے دعویٰ کی بنیاد حدیث پر ہے:

''سواب اٹھو اور مباہلہ کے لئے تیار ہو جاؤ تم سن چکے ہو کہ میرا دعویٰ دو باتوں پر مبنی تھا اول نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ پر۔ دوسرے الہامات الٰہیہ پر۔''

(انجام آتھم، روحانی خزائن، ج ۱۱، ص ۶۵)

(۵۹) پہلا قول:

''خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پاک احادیث میں اس بات کی طرف اشارہ بھی کر دیا ہے کہ آنے والا مسیح دراصل مسیح ابن مریم نہیں ہے بلکہ اس کا مثیل ہے۔'' (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳، ص ۲۷۸)

دوسرا قول: عین مسیح ہونے کا دعویٰ:

''وہ مسیح موعود جس کے آنے کا قرآن کریم میں وعدہ دیا گیا ہے۔ یہ عاجز ہی ہے۔'' (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳، ص ۴۶۸)

(۶۰) پہلا قول: مسیح نبی نہیں ہوگا:

''اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے کہ مسیح کا مثیل بھی نبی چاہیے کیونکہ مسیح نبی تھا۔ تو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کے لئے ہمارے سید و مولیٰ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا اور عام مسلمانوں کے موافق شریعت فرقانی کا پابند ہوگا۔''

(توضیح المرام، روحانی خزائن، ج ۳، ص ۵۹)

دوسرا قول: مسیح نبی ہوگا:

''میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے اور اس کو سلام کہا ہے۔'' (نزول المسیح، روحانی خزائن، ج ۱۸، ص ۴۲۷)

(۶۱) پہلا قول: حضرت عیسیٰ بجسد عنصری زمین پر اتریں گے:

''یاحسرة علیهم الایعلمون ان المسیح ینزل من السماء بجمیع علومه ولا یاخذ شیئا من الارض مالهم لایشعرون.''

(عربی سے ترجمہ):

''ہائے افسوس! کیا لوگ نہیں جانتے کہ مسیح آسمان سے تمام علوم کے ساتھ اترے گا اور وہ زمین سے کچھ نہ لے گا انہیں کیا ہوا کہ وہ نہیں جانتے۔''

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، ج ۵، ص ۴۰۹)

دوسرا قول:

''فاخبرنی ربی ان النزول روحانی لاجسمانی.''

(عربی سے ترجمہ):

''پس میرے پروردگار نے مجھے بتایا کہ حضرت عیسیٰ کا نزول روحانی طور پر ہوگا نہ کہ جسمانی طور پر۔'' (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، ج ۵، ص ۵۵۳)

(۶۲) پہلا قول: مسیح ابن مریم علیہ السلام مرزا قادیانی کے بعد آئیں گے:

''میں اس بات کو تو مانتا ہوں کہ ممکن ہے کہ میرے بعد کوئی اور مسیح ابن مریم بھی آوے اور بعض احادیث کی رو سے وہ موعود بھی ہو۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳، ص ۳۶۲)

دوسرا قول: مرزا قادیانی ہی مسیح موعود ہے:

''جس وحی نے مجھے خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور آنے والا مسیح موعود یہی عاجز ہے اس پر میں ایسا ہی ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ میں قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہوں۔'' (براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج ۲۱، ص ۲۹۶)

(٦٣) پہلا قول: مرزا قادیانی مسیح موعود ہے:

''اب جو امر خدا تعالیٰ نے میرے پر منکشف کیا ہے وہ یہ ہے کہ وہ مسیح موعود میں ہی ہوں۔'' (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳ص۱۲۲)

دوسرا قول: مرزا قادیانی مثیل مسیح ہے:

''میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح بن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے بلکہ میری طرف سے عرصہ سات یا آٹھ سال سے برابر یہی شائع ہو رہا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳ص۱۹۲)

''پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شدومد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جمارہا جب بارہ برس گزر گئے تب وہ وقت آ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔'' (اعجاز احمدی، روحانی خزائن، ج۱۹ص۱۱۳)

(٦٤) پہلا قول: مرزا قادیانی کو عین مسیح کہنا قرآن کی تکذیب ہے:

''قرآن شریف فرماتا ہے کہ یہ دونوں مسیح ایک دوسرے کا عین نہیں ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں اسلام کے مسیح موعود کو موسوی مسیح موعود کا مثیل ٹھہراتا ہے نہ عین پس محمدی مسیح موعود کو موسوی مسیح کا عین قرار دینا قرآن شریف کی تکذیب ہے۔'' (تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، ج۱۷ص۱۹۳)

دوسرا قول: عین مسیح ہونے کا دعویٰ:

(عربی سے ترجمہ):

(الف) ''بیشک میں مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں۔''

(اعجاز المسیح، روحانی خزائن، ج۱۸ص۸)

(ب) ''مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افترا کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے۔''

(ایک غلطی کا ازالہ، خزائن، ج۱۸ص۲۱۰)

❁ ❁ ❁

تیسری فصل:

مہدی ہونے کا اقرار وانکار

(٦٥) پہلا قول: حضرت فاطمہ کی اولاد میں سے ہونے کا دعویٰ

’’میں خدا سے وحی پا کر کہتا ہوں کہ میں بنی فارس میں سے ہوں اور بموجب اس حدیث کے جو کنز العمال میں درج ہے بنی فارس بھی بنی اسرائیل اور اہلبیت میں سے ہیں اور حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ، روحانی خزائن، ج ۱۸، ص ۲۱۳)

دوسرا قول: حضرت فاطمہ g کی اولاد میں سے ہونے کی نفی:

’’میرا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق **من ولد فاطمة و من عترتی** وغیرہ ہے۔‘‘ (براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج ۲۱، ص ۳۵۶)

تجزیہ: مرزا قادیانی قول اول میں خود کو سید اور اہل بیت میں سے ہونے کو ثابت کرنا چاہتا ہے جبکہ قول ثانی میں اپنے سید ہونے کا انکار کر رہا ہے۔

جناب شیخ کا نقش قدم یوں بھی ہے اور یوں بھی

(٦٦) پہلا قول: امام مہدی کے متعلق حدیثوں کی صحت کا انکار:

’’مہدی اور مسیح موعود کے بارے میں جو میرا عقیدہ اور میری جماعت کا عقیدہ ہے وہ یہ ہے کہ اس قسم کی تمام حدیثیں جو مہدی کے آنے کے بارے میں ہیں ہرگز قابل وثوق وقابل اعتبار نہیں ہیں۔‘‘

(حقیقۃ المہدی، روحانی خزائن، ج ۱۴، ص ۴۲۹-۴۳۰)

دوسرا قول: مہدی کے بارے میں حدیث معتبر ہونے کا اقرار:

’’اور حدیث کی کتابوں سے بھی کھل گیا کہ یہ ایک پیش گوئی تھی کہ مہدی کی

شہادت کے لئے اس کے ظہور کے وقت میں رمضان میں خسوف وکسوف ہوگا۔‘‘

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، ج ۱۷، ص ۴۸)

(٦٧) پہلا قول: صحاح ستہ میں کئی مہدیوں کا ذکر ہے:

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کئی مہدیوں کی خبر دیتے ہیں منجملہ ان کے وہ مہدی بھی جس کا نام حدیث میں سلطان مشرق رکھا گیا جس کا ظہور ممالک مشرقیہ ہندوستان وغیرہ سے اور اصل وطن فارس سے ہونا ضرور ہے.......... یہ بات بالکل ثابت شدہ اور یقینی ہے کہ صحاح ستہ میں کئی مہدیوں کا ذکر ہے۔‘‘

(نشان آسمانی، روحانی خزائن، ج ۴، ص ۳۷۰)

دوسرا قول: مہدی کے متعلق تمام حدیثیں ضعیف ہیں:

(عربی سے ترجمہ):

’’پھر یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ وہ احادیث جن میں جنگ کرنے والے مہدی کا ذکر ہے جو کہ حضرت فاطمۃ الزہرا کی نسل سے ہوگا ایسی تمام احادیث ضعیف، مجروح موضوع اور افترائی ہیں۔‘‘ (حقیقۃ المہدی، روحانی خزائن، ج ۱۴، ص ۴۵۵)

نوٹ: اسی طرح کی عبارت کشف الغطاء، روحانی خزائن، جلد ۱۴، ص ۱۹۳ پر بھی درج ہے۔

(٦٨) پہلا قول: مہدی کے بارے میں حدیث صحیح ہے:

’’چونکہ حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ مہدی موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس میں اس کے تین سو تیرہ اصحاب کا نام درج ہوگا۔‘‘

(انجام آتھم، روحانی خزائن، ج ۱۱، ص ۳۲۴)

دوسرا قول: مہدی کے بارے میں تمام حدیثیں مجروح ہیں:

’’مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں ہیں تمام مجروح اور مخدوش ہیں

اور ایک بھی ان میں سے صحیح نہیں اور جس قدر افتراء ان حدیثوں میں ہوا ہے کسی اور حدیث میں نہیں ہوا۔'' (براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج۲۱ ص۳۵۶)

(۶۹) پہلا قول: مہدی کے متعلق عقیدہ بے بنیاد ہے:

''سنت جماعت کا یہ مذہب ہے کہ امام محمد مہدی فوت ہو گئے ہیں اور آخری زمانہ میں انہیں کے نام پر ایک اور امام پیدا ہوگا لیکن محققین کے نزدیک مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں ہے۔'' (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳ ص۳۴۴)

دوسرا قول: مہدی کے بارے میں حدیث میں بشارت ہے:

''وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اس آسمانی مائدہ کو نئے سرے سے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی وہ میں ہی ہوں۔''

(تذکرہ الشہادتین، روحانی خزائن، ج۲۰ ص۳-۴)

(۷۰) پہلا قول: صحیح بخاری میں مہدی کا ذکر نہیں ہے:

''ایسا ہی مہدی کے بارہ میں جو بیان کیا جاتا ہے کہ ضرور ہے کہ پہلے امام محمد آویں اور بعد اس کے ظہور مسیح ابن مریم کا ہو، یہ خیال قلت تدبیر کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اگر مہدی کا آنا مسیح ابن مریم کے زمانہ کے لئے ایک لازم غیر منفک ہوتا اور مسیح کے سلسلہ ظہور میں داخل ہوتا تو دو بزرگ شیخ اور امام حدیث کے یعنی حضرت محمد اسماعیل صاحب صحیح بخاری اور حضرت امام مسلم صاحب صحیح مسلم اپنے صحیحوں سے اس واقعہ کو خارج نہ رکھتے۔'' (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳ ص۳۷۸)

دوسرا قول: صحیح بخاری میں مہدی کا ذکر ہے:

''اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجے بڑھی ہوئی ہے مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے۔ خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ **ھذا خلیفۃ اللہ المھدی**۔ اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ یا کس مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔''

(شہادۃ القرآن، روحانی خزائن، ج۶ ص۳۳۷)

چوتھا باب:

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے متعلق تضادات

(۷۱) پہلا قول: اللہ تعالیٰ غلطی نہیں کرسکتا:

''خدا سہو اور غلطی سے پاک ہے۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲ ص۸۱ حاشیہ)

دوسرا قول: اس کے خلاف مرزا قادیانی کو خدائی الہام:

''انی مع الافواج اتیک بغتة انی مع الرسول اجیب اخطی واصیب''.

ترجمہ: میں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر آؤں گا۔ میں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دوں گا۔ اپنے ارادہ کو کبھی چھوڑ بھی دوں گا اور کبھی ارادہ پورا کروں گا۔''

حاشیہ پر لکھا ہے کہ:

''اس وحی الٰہی کے ظاہری الفاظ یہ معنے رکھتے ہیں کہ میں (اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ) خطا کروں گا اور صواب بھی یعنی جو چاہوں گا کبھی کروں گا اور کبھی نہیں اور کبھی میرا ارادہ پورا ہوگا اور کبھی نہیں۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲ ص۱۰۶ حاشیہ) (تذکرہ طبع سوم، ص۴۶۲)

(۷۲) پہلا قول: کوئی بشر موت وحیات کا مالک نہیں ہے:

''اب دیکھو خدائے تعالیٰ صاف صاف فرما رہا ہے کہ...... کوئی شخص موت و حیات اور ضرر اور نفع کا مالک نہیں ہوسکتا۔'' (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳ ص۲۶۰)

دوسرا قول: اس کے خلاف:

''واُعطِیتُ صِفَةَ الافناء والاحیاء من الرب الفعال.''

ترجمہ: ''اور مجھ کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور یہ صفت خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو ملی ہے۔''

(خطبہ الہامیہ، روحانی خزائن، ج۱۶ ص۵۵-۵۶)

(۷۳) پہلا قول: خدا اور نبی جدا جدا ہیں:

''پس خدا اور نبی کا الگ الگ ہونا ضروری ہے۔''

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج۲۱ ص۳۵۰)

دوسرا قول: اس کے خلاف:

''خداوند سے مراد ظلی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کیونکہ وہ مظہر اتم الوہیت اور درجہ سوم قرب پر ہیں۔''

(سرمہ چشم آریہ، روحانی خزائن، ج۲ ص۲۸۳ حاشیہ)

تجزیہ: مرزا قادیانی نے پہلے قول میں اعلان کیا کہ خالق ومخلوق میں فرق ضروری ہے اور دوسرے قول میں عملاً آنحضرت ﷺ کو اللہ سے متحد وجزو مان لیا۔

(۷۴) پہلا قول: اللہ تعالیٰ ازلی ابدی ہے:

(الف) ''خدا کبھی معطل نہیں ہوگا۔ ہمیشہ خالق، ہمیشہ رزاق، ہمیشہ رب، ہمیشہ رحمٰن، ہمیشہ رحیم ہے اور رہے گا''۔ (ملفوظات، ج۴ ص۳۴۷، حاشیہ)

(ب) ''یعنی تمہارا خدا وہ خدا ہے جو اپنی ذات اور صفات میں واحد ہے نہ کوئی ذات اُس کی ذات جیسی ازلی اور ابدی یعنی انادی اور اکال ہے۔''

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن، ج۲۰ ص۱۵۴)

دوسرا قول: اس کے خلاف:

''نئی زندگی انہی کو ملتی ہے جن کا خدا نیا ہو۔یقین نیا ہو۔نشان نئے ہوں۔''

(تریاق القلوب،روحانی خزائن ج ۱۵ص ۴۹۷)

تجزیہ: قادیانیوں کو نیا خدا مبارک ہو معلوم ہوتا ہے کہ یہی نیا خدا مرزا قادیانی کی طرف وحی بھیجتا تھا اور کبھی کبھی مرزا قادیانی سے اظہار رجولیت بھی کر لیتا تھا۔

(٧٥) پہلا قول: اللہ تعالیٰ کی اولاد نہیں ہے:

''ان لوگوں نے ناحق اپنے دل سے خدا کے لئے بیٹے اور بیٹیاں تراش رکھی ہیں اور نہیں جانتے کہ ابن مریم ایک عاجز انسان تھا۔''

(دافع البلاء،روحانی خزائن،ج ۱۸ص ۲۴۰)

دوسرا قول: اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی کے الہامات:

(الف) ''انت منی بمنزلۃ اولادی.''

''تو (مرزا قادیانی) مجھ سے بمنزلہ اولاد کے ہے۔''

(اربعین،روحانی خزائن،ج ۱۷ص ۴۵۲،حاشیہ)

(ب) ''اسمع ولدی.''

''(اے میرے بیٹے سن)'' (البشریٰ،جلد اول ص ۴۹)

(٧٦) پہلا قول: خدا ہونے کا دعویٰ:

(عربی سے ترجمہ):

''اور میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں......میں اس حالت میں کہہ رہا تھا ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین بنانا چاہتے ہیں پس میں نے آسمان و زمین پیدا کئے۔''

(آئینہ کمالات اسلام،روحانی خزائن،ج ۵ص ۵۶۴-۵۶۵)

دوسرا قول: خدا کی مانند ہونے کا دعویٰ:

''دانیل نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں خدا کی مانند۔'' (تحفہ گولڑویہ،روحانی خزائن،ج ۱۷ص ۶۱)

(٧٧) پہلا قول: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے:

''خدا تعالیٰ اپنی ہر ایک صفت میں وحدہ لاشریک ہے اپنی صفات الوہیت میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔'' (ازالہ اوہام،روحانی خزائن،ج ۳ص ۲۵۹ حاشیہ)

دوسرا قول: اس کے خلاف:

''جس پر خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہو وہ اپنی نہایت محویت کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی توحید کے قائم مقام ہو جاتا ہے اور رنگ دوئی اس سے جاتا رہتا ہے۔''

(حقیقۃ الوحی،روحانی خزائن،ج ۲۲،ص ۱۷۰ حاشیہ)

(٧٨) پہلا قول: خدائی قانون نہیں بدل سکتا:

''خدا تعالیٰ کا قانون ہرگز بدل نہیں سکتا۔''

(کرامات الصادقین،روحانی خزائن،ج ۷،ص ۵۰)

دوسرا قول: قانون الٰہی بدل جاتا ہے:

''خدائی قانون بدل سکتا ہے۔''

(خلاصہ عبارت چشمہ معرفت،روحانی خزائن،ج ۲۳ص ۱۰۴)

(٧٩) پہلا قول: مرزا قادیانی کے لڑکے کے متعلق خدا ہونے کا دعویٰ:

''ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جن کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا گویا آسمان سے خدا اترے گا۔'' (حقیقۃ الوحی،روحانی خزائن،ج ۲۲ص ۹۸)

دوسرا قول: مرزا قادیانی کے بیٹے کے متعلق خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ:

''بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع

پائے مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہوگیا ہے ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ کے ہے۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲ص ۵۸۱)

تجزیہ: مرزا قادیانی نے پہلے لکھا کہ میرا لڑکا معاذ اللہ خود خدا ہوگا اور ثانیاً لکھا کہ وہ خدا کا بیٹا ہوگا۔ حالانکہ دونوں باتیں ہی سفید جھوٹ اور موجب کفر ہیں۔

(۸۰) پہلا قول: اللہ تعالیٰ کی دنیوی اشیاء کے ساتھ تشبیہ:

''اس بیان مذکورہ بالا کی تصویر دکھلانے کے لئے تخیلی طور پر ہم فرض کر سکتے ہیں کہ قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے لئے بے شمار ہاتھ بے شمار پیر اور ہر یک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لاانتہا عرض اور طول رکھتا ہے اور تندوی کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں اور کشش کا کام دے رہی ہے یہ وہی اعضاء ہیں جن کا دوسرے لفظوں میں عالم نام ہے۔'' (توضیح مرام، روحانی خزائن، ج۳ص ۹۰)

دوسرا قول: کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے مشابہ نہیں ہے:

''اور خدا شناسی کے بارے میں وسط کی شناخت یہ ہے کہ خدا کی صفات بیان کرنے میں نہ تو نفی صفات کے پہلو کی طرف جھک جائے اور نہ خدا کو جسمانی چیزوں کا مشابہ قرار دے۔ یہی طریق قرآن شریف نے صفات باری تعالیٰ میں اختیار کیا ہے چنانچہ وہ یہ بھی فرماتا ہے کہ خدا دیکھتا، سنتا، جانتا، بولتا کلام کرتا ہے اور پھر مخلوق کی مشابہت سے بچانے کے لئے یہ بھی فرماتا ہے **لیس کمثلہ شیء، فلا تضربوا للہ الامثال.**

یعنی خدا کی ذات اور صفات میں کوئی اس کا شریک نہیں اس کے لئے مخلوق سے مثالیں مت دو۔'' (اسلامی اصولوں کی فلاسفی، روحانی خزائن، ج۱۰ص ۳۷۶-۳۷۷)

(۸۱) پہلا قول: خدائی دعویٰ کرنے والا سب سے بدتر ہے:

''آپ نہیں جانتے کہ ہمارے نزدیک وہ نادان ہر ایک زناکار سے بدتر ہے جو انسان کے پیٹ سے نکل کر خدا ہونے کا دعویٰ کرے۔''

(نور القرآن، روحانی خزائن، ج۹ص ۳۹۴)

دوسرا قول: مرزا قادیانی کا خدائی دعویٰ:

''میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں......اور اس حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔'' (کتاب البریہ، روحانی خزائن، ج۱۳ص ۱۰۳تا۱۰۵)

(۸۲): مرزا قادیانی کا قول:

''وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔''

(الوصیت، روحانی خزائن، ج۲۰ص ۳۰۹)

دوسرا قول:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام (یعنی مرزا قادیانی) نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا۔ سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے۔'' (اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر۳۴ص۱۲، از قاضی محمد یار قادیانی)

پانچواں باب:

انبیاء کرام خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تضادات

(۸۳) پہلا قول: آنحضرت ﷺ کا جسم مبارک لطیف ہے:

نورشاں یک عالمے رادر گرفت
تو ہنوز اے کوردر شوروشر
لعل تاباں رااگر کوئی کثیف
زیں چہ کاہد قدر روشن جوہرے

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج ۱ ص ۲۳)

دوسرا قول: اس کے خلاف:

''اس جگہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا آسمان جانا محالات میں سے ہے تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج اس جسم کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا تو اس کا جواب یہ ہے کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔'' (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۱۲۶)

فائدہ: مرزا قادیانی نے اگرچہ مذکورہ حوالہ میں معراج کو کشف قرار دیا ہے لیکن ازالہ اوہام میں ہی ایک دوسرے مقام پر اسے حقیقی واقعہ قرار دیتے ہوئے لکھا ہے۔

''آنحضرتؐ کے رفع جسمی کے بارہ میں یعنی اس بارہ میں کہ وہ جسم کے سمیت شب معراج میں آسمان کی طرف اٹھائے گئے تھے تقریباً تمام صحابہ کا یہی اعتقاد تھا۔'' (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۲۴۷)

(۸۴) پہلا قول: آنحضرت ﷺ الوہیت میں شریک ہیں:

''اور کئی مقام قرآن شریف میں ارشادات وتصریحات سے بیان ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مظہر اتم الوہیت ہیں اور ان کا کلام خدا کا کلام اور ان کا ظہور خدا کا ظہور اور ان کا آنا خدا کا آنا ہے۔''

(سرمہ چشم آریہ، روحانی خزائن، ج ۲ ص ۲۷۷-۲۷۸ حاشیہ)

دوسرا قول: آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں:

''تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مر گئی تھی تب وہ بچہ جس کے ساتھ خدا کا ہاتھ تھا بغیر کسی کے سہارے کے خدا کی پناہ میں پرورش پاتا رہا۔'' (پیغام صلح، روحانی خزائن، ج ۲۳ ص ۴۶۵)

(۸۵) پہلا قول: تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں:

(عربی سے ترجمہ):

''اور تحقیق آپ صحاح میں پڑھ چکے ہیں کہ بیشک مسیح اپنے فوت شدہ بھائیوں سے جا ملے اور اپنے بھائی حضرت یحییٰ کے پاس جگہ پائی۔''

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، ج ۵ ص ۴۳۱)

دوسرا قول: تمام انبیاء زندہ ہیں:

''اور ان بے تمیزوں نے یہ نہیں سمجھا کہ انبیاء تو سب زندہ ہیں مردہ تو ان میں سے کوئی بھی نہیں معراج کی رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کی لاش نظر نہ آئی سب زندہ تھے۔'' (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، ج ۵ ص ۶۱۰)

(۸۶) پہلا قول: آنحضرت ﷺ کا کوئی لڑکا نہ تھا:

''دیکھو ہمارے پیغمبر خدا کے ہاں ۱۲ لڑکیاں ہوئیں۔ آپ نے کبھی نہیں کہا کہ لڑکا کیوں نہ ہوا۔'' (ملفوظات، ج ۶ ص ۵۷-۵۸)

دوسرا قول: آنحضرت ﷺ کے گیارہ لڑکے تھے:

''تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہوگئے تھے۔'' (چشمہ معرفت، روحانی خزائن، ج ۲۳، ص ۲۹۹)

فائدہ: تجلیات الٰہیہ، روحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۴۱۴ پر بھی یہی مضمون ہے۔

(۸۷) پہلا قول: آنحضرت ﷺ کائنات سے افضل ہیں:

''اسی طرح پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ہم دیکھتے ہیں تو آپ کے قرب کا مقام وہ نظر آتا ہے جو کسی دوسرے کو کبھی نصیب نہیں ہوا۔ وہ عطایا اور نعماء جو آپ کو دیئے گئے ہیں سب سے بڑھ کر ہیں اور جو اسرار آپ پر ظاہر ہوئے اور کوئی اس حد تک پہنچا ہی نہیں۔'' (ملفوظات ج ۳ ص ۲۴۲)

دوسرا قول: حضور علیہ السلام سے افضل ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی کا دعویٰ و اعتقاد:

مرزا قادیانی کو الہام ہوا کہ:

''واتانی مالم یؤت احداً من العالمین''.

(عربی سے ترجمہ):

''مجھ کو وہ چیز دی گئی جو کہ دنیا و آخرت میں کسی ایک شخص کو بھی نہیں دی گئی۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲، ص ۷۱۵)

تجزیہ: قول اول میں مرزا قادیانی نے آنحضرت ﷺ کی تمام کائنات پر فضیلت کا بجا طور پر دعویٰ کیا لیکن قول ثانی میں اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ سے بھی العیاذ باللہ اعلیٰ قرار دیا۔

(۸۸) پہلا قول: نبی کی تحقیر کفر ہے:

''اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے اور سب پر ایمان لانا فرض ہے۔''

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن، ج ۲۳، ص ۳۹۰)

دوسرا قول:

(الف) حضرت نوح علیہ السلام کی توہین:

''خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲، ص ۵۷۵)

(ب) حضرت یوسف علیہ السلام کی توہین:

''پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا۔''

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج ۲۱، ص ۹۹)

(۸۹) پہلا قول: آنحضرت ﷺ نے بغیر دلیل کے کوئی دعویٰ نہیں کیا:

''جب تک خدا تعالیٰ نے خاص طور پر تمام مراتب کسی پیش گوئی کے آپ پر نہ کھولے تب تک آپ نے اس کی کسی شق خاص کا کبھی دعویٰ نہ کیا۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳، ص ۳۱۰)

دوسرا قول: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر دلیل کے کئی دعوے کئے:

''اسی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی اور نہ دجال کے ستر باع کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو۔ اور نہ دابة الارض کی ماہیت کماھی ہی ظاہر فرمائی گئی ہو تو............ کچھ تعجب کی بات نہیں۔'' (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳، ص ۴۷۳)

(۹۰) پہلا قول: نبی کی تحقیر بڑا جرم ہے:

''کسی نبی کی اشارہ سے بھی تحقیر کرنا سخت معصیت ہے اور موجب نزول غضب الٰہی ہے۔'' (چشمہ معرفت، روحانی خزائن، ج۲۳، ص۳۹۰)

دوسرا قول: انبیاء کرام علیہم السلام کی مجموعی توہین:

''یہودیوں اور عیسائیوں اور مسلمانوں پر بباعث ان کے کسی پوشیدہ گناہ کے یہ ابتلاء آیا کہ جن راہوں سے وہ اپنے موعود نبیوں کا انتظار کرتے رہے ان راہوں سے وہ نبی نہیں آئے بلکہ چور کی طرح کسی اور راہ سے آ گئے۔''

(نزول المسیح، روحانی خزائن، ج۱۸، ص۴۱۳، حاشیہ)

(۹۱) پہلا قول: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی روح سے شب معراج کو آنحضرت ﷺ کی ملاقات ہوئی تھی:

''ایسا ہی حضرت بخاری صاحب نے اپنی صحیح میں معراج کی حدیث میں جو ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کا حال دوسرے انبیاء سے آسمانوں پر لکھا ہے تو اس جگہ حضرت عیسیٰؑ کا کوئی خاص طور پر مجسم ہونا ہرگز بیان نہیں کیا بلکہ جیسے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰؑ کی روح سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کا ذکر کیا ہے ایسا ہی بغیر ایک ذرہ فرق کے حضرت عیسیٰؑ کی روح سے ملاقات ہونا بیان کیا ہے بلکہ حضرت موسیٰؑ کی روح کا کھلے کھلے طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنا مفصل طور پر لکھا ہے۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳، ص۱۵۳-۱۵۴)

دوسرا قول: حضرت موسیٰ علیہ السلام سے آنحضرت ﷺ کی ملاقات جسمانی طور پر تھی:

(عربی سے ترجمہ):

''حضرت موسیٰ علیہ السلام حضور علیہ السلام سے ملے تھے اور مردے زندوں سے نہیں ملا کرتے۔'' (حمامة البشریٰ، روحانی خزائن، ج۷، ص۲۲۱)

چھٹا باب:

قرآن مجید، دیگر آسمانی کتب، وحی الٰہی اور الہامات کے متعلق تضادات

(۹۲) پہلا قول: سچا الہام پر لطف ہوتا ہے:

''سچا الہام اپنے ساتھ ایک لذت اور سرور کی خاصیت لاتا ہے اور نا معلوم وجہ سے یقین بخشتا ہے اور ایک فولادی میخ کی طرح دل کے اندر دھنس جاتا ہے اور اس کی عبارت فصیح اور غلطی سے پاک ہوتی ہے۔''

(ضرورۃ الامام، روحانی خزائن، ج۱۳، ص۴۸۹)

دوسرا قول: مرزا قادیانی کے بے لطف الہامات:

(۱) مُعَمَّرُ اللّٰہ (تذکرہ، طبع دوم، ص۲۷۵)

(۲) مخالفوں میں پھوٹ اور ایک شخص متنافس کی ذلت اور اہانت اور ملامت خلق (تذکرہ، طبع دوم، ص۳۱۳)

(۳) غثم غثم غثم له دفع اليه من ماله دفعة (تذکرہ، طبع دوم، ص۳۲۵)

(۴) اَلسُّهَيْلُ الْبَدْرِيُّ (تذکرہ، طبع دوم، ص۳۳۲)

(۵) پہلے بیہوشی پھر غشی پھر موت۔ (تذکرہ، طبع دوم، ص۳۴۳)

(۶) مبارک (تذکرہ، طبع دوم، ص۳۵۹)

(۷) بعد 11-انشاء اللہ (تذکرہ، طبع دوم، ص۴۱۳)

(۸) السلام علیکم (تذکرہ، طبع دوم، ص۴۲۰)

(۹) اس کتے کا آخری دم ہے۔ (تذکرہ، طبع دوم، ص۴۳۱)

(۱۰) افسوس صد افسوس (تذکرہ، طبع دوم، ص۴۳۳)

(۱۱) ''ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما ہو۔ تیری استتی گیتا میں موجود ہے''۔

(تذکرہ، طبع دوم، ص۴۳۴)

(۹۳) پہلا قول: نامعلوم زبانوں میں قادیانی الہامات:

''مگر اس سے زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔'' (نزول المسیح، روحانی خزائن، ج۱۸، ص۴۳۵)

دوسرا قول: مادری زبان کے علاوہ دوسری زبان میں الہام بے ہودہ بات ہے:

''اور یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔''

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن، ج۲۳، ص۲۱۸)

(۹۴) پہلا قول: انبیاء کی وحی شیطانی اثرات سے پاک ہوتی ہے:

''اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے گو اس کے لئے نبوت تامہ نہیں مگر تاہم جزوی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے کیونکہ وہ خدا تعالے سے ہمکلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے۔''

(توضیح مرام، روحانی خزائن، ج۳، ص۶۰)

دوسرا قول: اس کے خلاف:

''سو ایسا ہی روحانی طور سے شیطان نے یسوع کے دل میں اپنا کلام ڈالا۔ یسوع نے اس شیطانی الہام کو قبول نہ کیا بلکہ رد کیا...... بائبل میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ چارسو نبی کو شیطانی الہام ہوا تھا۔''

(ضرورت الامام، روحانی خزائن، ج۱۳، ص۴۸۷-۴۸۸)

(۹۵) پہلا قول: قرآن مجید اعلیٰ درجہ کی اخلاقی تعلیم دیتا ہے:

''لیکن خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کو جو معجزہ عطا فرمایا ہے وہ اعلیٰ درجہ کی اخلاقی تعلیم اور اصول تمدن کا ہے اور اس کی بلاغت و فصاحت کا ہے جس کا مقابلہ کوئی انسان کر نہیں سکتا۔'' (ملفوظات احمدیہ، ج۱۰، ص۱۷۲)

دوسرا قول: اس کے خلاف:

''اگر ہر ایک سخت اور آزردہ تقریر کو محض بوجہ اس کے مرارت اور تلخی اور ایذا رسانی کے دشنام کے مفہوم میں داخل کر سکتے ہیں تو پھر اقرار کرنا پڑے گا کہ سارا قرآن شریف گالیوں سے پر ہے۔'' (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳، ص۱۰۹)

(۹۶) پہلا قول: نبی کی وحی میں غلطی ہو سکتی ہے:

''اور نبیؐ کی اجتہادی غلطی بھی درحقیقت وحی کی غلطی ہے۔''

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، ج۵، ص۳۵۳)

دوسرا قول: وحی میں غلطی نہیں ہو سکتی:

''مگر خدا کی وحی میں غلطی نہیں ہوتی ہاں اس کے سمجھنے میں اگر احکام شریعت کے متعلق نہ ہو کسی نبی سے غلطی ہو سکتی ہے۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲، ص۵۷۳)

(۹۷): پہلا قول: وحی صرف حضرت جبرائیل کے ذریعہ آتی ہے:

''اور رسولوں کی تعلیم اور اعلام کے لئے یہی سنت اللہ قدیم سے جاری ہے جو وہ بواسطہ جبرائیل علیہ السلام کے اور بذریعہ نزول آیات ربانی اور کلام رحمانی کے سکھلائی جاتی ہیں۔'' (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳، ص۴۱۵)

دوسرا قول: مرزا قادیانی پر وحی لانے والے فرشتے:

(۱) ٹیچی ٹیچی (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲ ص ۳۴۶)

(۲) مٹھن لال (تذکرہ، طبع دوم، ص ۵۵۶)

(۳) درشنی (تذکرہ، طبع اول، ص ۳۱)

(۴) خیراتی (تذکرہ، طبع دوم، ص ۲۹)

(۵) شیر علی (تذکرہ، طبع دوم، ص ۳۰-۳۱)

(۹۸) پہلا قول: قرآن مجید میں قادیان کا نام نہیں ہے:

’’کسی کتاب حدیث یا قرآن شریف میں قادیان کا نام لکھا ہوا نہیں پایا جاتا۔‘‘

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۱۳۹ حاشیہ)

دوسرا قول: قرآن مجید میں قادیان کا نام درج ہے:

’’تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان۔‘‘ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۱۴۰ حاشیہ)

(۹۹) پہلا قول: آیات میں قطع برید شریروں کا کام ہے:

’’یوں ہی کسی آیت کا سر پیر کاٹ کر اور اپنے مطلب کے موافق بنا کر پیش کر دینا تو یہ ان لوگوں کا کام ہے جو سخت شریر اور بدمعاش اور گندے کہلاتے ہیں۔‘‘

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن، ج ۲۳ ص ۲۰۳-۲۰۴)

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۴۱۸ پر بھی یہی مضمون ہے)

دوسرا قول: مرزا کی چند معنوی تحریفات:

(۱) ’’ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی اس جگہ رسول سے مراد یہ عاجز ہے۔‘‘

(ایام الصلح، روحانی خزائن، ج ۱۴ ص ۳۰۹)

(۲) ’’محمد رسول اللّٰہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔‘‘ ’’اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔‘‘

(ایک غلطی کا ازالہ، روحانی خزائن، ج ۱۸ ص ۲۰۷)

(۱۰۰) پہلا قول: شیطانی الہام بے لذت ہوتا ہے:

’’شیطان گنگا ہے اور اپنی زبان میں فصاحت اور روانگی نہیں رکھتا اور گنگے کی طرح وہ فصیح اور کثیر المقدار باتوں پر قادر نہیں ہوسکتا۔ صرف ایک بدبودار پیرایہ میں فقرہ دو فقرہ دل میں ڈال دیتا ہے اس کو ازل سے یہ توفیق ہی نہیں دی گئی کہ لذیذ اور باشوکت کلام کر سکے......اور نہ وہ بہت دیر تک چل سکتا ہے گویا جلدی تھک جاتا ہے۔‘‘ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲ ص ۱۴۲ تا ۱۴۴)

دوسرا قول: مرزا کے بے لذت الہامات:

(۱) اصبر سنفرغ یا مرزا (تذکرہ، طبع دوم، ص ۱۳۳)

(۲) بکروثیب (تذکرہ، طبع دوم، ص ۳۹)

(۳) عبداللہ خان ڈیرہ اسماعیل خان (تذکرہ، طبع دوم، ص ۴۱)

(۴) آئی لَوْ یُوْ (تذکرہ، طبع دوم، ص ۶۴)

(۵) یس آئی ایم ہپی (تذکرہ، طبع دوم، ص ۶۶)

(۶) لائف آف پین (تذکرہ، طبع دوم، ص ۶۶)

(۷) ربنا عاج۔

’’ہمارا رب عاجی ہے اس کے معنے ابھی تک معلوم نہیں ہوئے‘‘۔

(تذکرہ، طبع دوم، ص ۱۰۵)

(۸) ’’ھو شعنا نعسا یہ دونوں فقرے عبرانی ہیں اور ان کے معنے ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے‘‘۔ (تذکرہ، طبع دوم، ص ۱۰۶)

(۹) ''بست و یک روپیہ آئے ہیں''۔ (تذکرہ، طبع دوم، ص ۱۱۵)

(۱۰) ''پریشن ۔ عمر براطوس ۔ یا پلاطوس یعنی پراطوس لفظ ہے یا پلاطوس لفظ بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا''۔ (تذکرہ، طبع دوم، ص ۱۱۹-۱۲۰)

(۱۰۱) پہلا قول: تورات انجیل وغیرہ محرف نہیں ہیں:

''اور یہ کہنا کہ وہ کتابیں محرف مبدل ہیں ان کا بیان قابل اعتبار نہیں۔ ایسی بات وہی کہے گا جو خود قرآن شریف سے بے خبر ہے۔''

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن، ج ۲۳، ص ۸۳)

دوسرا قول: اس کے خلاف:

''وہ کتابیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک ردی کی طرح ہو چکی تھیں اور بہت جھوٹ ان میں ملائے گئے تھے جیسا کہ کئی جگہ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے کہ وہ کتابیں محرف مبدل ہیں۔'' (چشمہ معرفت، روحانی خزائن، ج ۲۳، ص ۲۶۶)

❁❁❁

ساتواں باب:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق تضادات

(۱۰۲) پہلا قول: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعریف:

''اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وجوہ فضیلت میں سے یہ بھی ایک وجہ ہے کہ آپ نے ایسی اعلیٰ درجہ کی جماعت تیار کی۔ میرا دعویٰ ہے کہ ایسی جماعت آدم سے لے کر آخر تک کسی کو نہیں ملی۔'' (ملفوظات، ج ۸، ص ۲۹۳)

دوسرا قول: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین:

(الف) ''بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا۔''

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج ۲۱، ص ۲۸۵)

(ب) ''بعض ایک دو کم سمجھ صحابہ کو جن کی درایت عمدہ نہیں تھی۔''

(اعجاز احمدی، روحانی خزائن، ج ۱۹، ص ۱۲۶-۱۲۷)

(۱۰۳) پہلا قول: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعریف:

''صحابہ کی تو وہ پاک جماعت تھی جس کی تعریف میں قرآن شریف بھرا پڑا ہے''۔ (ملفوظات، ج ۱، ص ۴۳)

دوسرا قول: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین:

(الف) ''ابوہریرہ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔''

(اعجاز احمدی، روحانی خزائن، ج ۱۹، ص ۱۲۷)

نوٹ: براہین احمد، روحانی خزائن، جلد ۲۱، ص ۴۱۰ پر بھی یہی مضمون ہے۔

(ب) ''حق بات یہ ہے کہ ابن مسعود ایک معمولی انسان تھا۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳، ص ۴۲۲)

(۱۰۴) پہلا قول: حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی اہانت بدبختی اور بے ایمانی کی نشانی ہے:

''غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے۔'' (مجموعہ اشتہارات، ج۳، ص۵۴۵)

دوسرا قول: مرزا کی طرف سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی توہین:

کربلا است سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

ترجمہ از مرتب: ''میں ہر وقت کربلا کی سیر کرتا رہتا ہوں سو حسینؓ میری گریبان میں ہے۔'' (نزول المسیح، روحانی خزائن، ج۱۸، ص۴۷۷)

آٹھواں باب:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذاتی حالات کے متعلق تضادات

(۱۰۵) پہلا قول: قرآن مجید میں یسوع کا ذکر نہیں ہے:

''خدا تعالے نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا۔''

(انجام آتھم، روحانی خزائن، ج۱۱، ص۲۹۳ حاشیہ)

دوسرا قول: قرآن مجید میں یسوع کا ذکر ہے:

''خدا تعالے نے یسوع کی پیدائش کی مثال بیان کرنے کے وقت آدم کو ہی پیش کیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے ان مثل عیسیٰ عنداللّٰہ کمثل آدم...... یعنی عیسیٰ کی مثال خدا تعالے کے نزدیک آدم کی ہے۔''

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن، ج۲۳، ص۲۲۷)

(نوٹ) براہین احمدیہ، روحانی خزائن، جلد۲۱، ص۵۰ پر بھی یہی مضمون ہے۔

(۱۰۶) پہلا قول: حضرت مسیح کا والد یوسف نجار تھا:

''حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳، ص۲۵۴، ۲۵۵، حاشیہ)

نوٹ: چشمہ مسیحی، روحانی خزائن، جلد۲۰، ص۳۵۶ پر بھی یہی مضمون ہے۔

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی والد نہ تھا:

''جیسے خدا نے مسیح کو بن باپ پیدا کیا تھا۔'' (البشریٰ، ج۲، ص۶۸)

نوٹ: براہین احمدیہ، روحانی خزائن، جلد۲۱، ص۳۹۸ پر بھی یہی مضمون ہے۔

(۱۰۷) پہلا قول: عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا اقرار:

''جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے اس کا انہی حدیثوں میں یہ نشان دیا گیا ہے کہ وہ نبی بھی ہوگا اور امتی بھی۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲، ص ۳۱)

دوسرا قول: عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا انکار:

''وہ ابن مریم جو آنے والا ہے کوئی نبی نہیں ہوگا بلکہ فقط امتی لوگوں میں ایک شخص ہوگا۔'' (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳، ص ۲۴۹)

(۱۰۸) پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اولاد تھی:

''افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کی ہی اولاد ہوں۔'' (مسیح ہندوستان میں، روحانی خزائن، ج ۱۵، ص ۷۰)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی اولاد نہ تھی:

ظاہر ہے کہ دنیوی رشتوں کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی آل نہیں تھی۔

(تریاق القلوب، روحانی خزائن، ج ۱۵، ص ۳۶۳ حاشیہ)

(۱۰۹) پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اسرائیل میں سے نہیں:

''مسیح بھی بنی اسرائیل میں سے نہیں آیا تھا وجہ یہ کہ بنی اسرائیل میں سے کوئی اس کا باپ نہ تھا صرف ماں اسرائیلی تھی۔''

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج ۲۱، ص ۳۰۳)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں سے ہیں:

''بنی اسرائیل کے خاتم الانبیاء کا نام جو عیسیٰ ہے۔''

(براہین احمدیہ، روحانی خزئن، ج ۲۱، ص ۴۱۲)

(۱۱۰) پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کے متعلق تضادات:

''یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳، ص ۳۵۳)

دوسرے اقوال:

(۱) ''بعد اس کے مسیح اس زمین سے پوشیدہ طور پر بھاگ کر کشمیر کی طرف آ گیا اور وہیں فوت ہوا۔'' (کشتی نوح، روحانی خزائن، ج ۱۹، ص ۵۷-۵۸)

مرزا قادیانی نے اس مفہوم کی عبارات درج ذیل کتابوں میں بھی لکھی ہیں۔

- تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۲۹
- تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، ج ۱۷، ص ۱۰۶
- اعجاز احمدی، روحانی خزائن، ج ۱۹، ص ۱۲۸
- ست بچن، روحانی خزائن، ج ۱۰، ص ۳۰۱ تا ۳۰۲
- دافع البلاء، روحانی خزائن، ج ۱۸، ص ۲۳۵
- راز حقیقت، روحانی خزائن، ج ۱۴، ص ۱۷۲

(۲) (عربی سے ترجمہ):

''اور حضرت عیسیٰ کی قبر بارۂ قدس میں ہے اور اب تک موجود ہے اور اس پر ایک گرجا بنا ہوا ہے اور وہ گرجا تمام گرجوں سے بڑا ہے اور اس کے اندر حضرت عیسیٰ کی قبر ہے اور اسی گرجا میں حضرت مریم صدیقہ کی قبر ہے۔''

(اتمام الحجۃ، روحانی خزائن، ج ۸، ص ۲۹۷)

(۱۱۱) پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر چند منٹ رہے:

''مگر خدا تعالی کی قدرت سے مسیح کے ساتھ ایسا نہ ہوا، عید فسح کی کم فرصتی اور عصر کا تھوڑا سا وقت اور آگے سبت کا خوف اور پھر آندھی کا آ جانا ایسے اسباب یک

دفعہ پیدا ہوگئے جس کی وجہ سے چند منٹ میں ہی مسیح کو صلیب پر سے اتار لیا گیا۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳، ص ۲۹۶)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر چند گھنٹے رہے:

''حضرت مسیح بروز جمعہ بوقت عصر صلیب پر چڑھائے گئے تھے جب وہ چند گھنٹہ کیلوں کی تکلیف اٹھا کر بے ہوش ہوگئے اور خیال کیا گیا کہ مر گئے تو یک دفعہ سخت آندھی اٹھی اور اس سے سورج اور چاند دونوں کی روشنی جاتی رہی اور تاریکی ہوگئی۔''

(نزول المسیح، روحانی خزائن، ج ۱۸، ص ۳۹۶، حاشیہ)

(۱۱۲) پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ۳۲ سال:

''اور عیسائیوں کے خدا کا حلیہ یہ ہے کہ وہ ایک اسرائیلی آدمی مریم بنت یعقوب کا بیٹا ہے جو ۳۲ برس کی عمر پا کر اس دار الفناء سے گزر گیا۔''

(معیار المذاہب، روحانی خزائن، ج ۹، ص ۴۶۸)

دوسرے اقوال: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ۱۲۰ سال:

''اور احادیث میں آیا ہے کہ اس واقعہ کے بعد عیسیٰ ابن مریم نے ایک سو بیس برس کی عمر پائی اور پھر فوت ہو کر اپنے خدا کو جا ملا۔

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن، ج ۲۰، ص ۲۹)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ۱۲۵ سال:

''حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور نہ آسمان پر گئے بلکہ صلیب سے نجات پا کر اور پھر مرہم عیسیٰ سے صلیبی زخموں سے شفا حاصل کر کے نصیبین کی راہ سے افغانستان میں آئے اور افغانستان سے کوہ نعمان میں گئے اور وہاں اس مقام میں ایک مدت تک رہے جہاں شہزادہ نبی کا ایک چبوترہ کہلاتا ہے جو اب تک موجود ہے اور پھر وہاں سے پنجاب میں آئے اور مختلف مقامات کی سیر کرتے ہوئے آخر کشمیر میں گئے

اور ایک سو پچیس برس کی عمر پا کر کشمیر میں ہی فوت ہوئے اور سری نگر خانیار کے محلّہ کے قریب دفن کئے گئے۔'' (مجموعہ اشتہارات، جلد ۳، ص ۱۶۳)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ۱۵۳ سال:

یہ عمر مرزا قادیانی کی دو تحریروں کو ملانے سے معلوم ہوتی ہے۔

(الف) ''تمام یہود و نصاریٰ کے اتفاق سے صلیب کا واقعہ اس وقت پیش آیا تھا جبکہ حضرت ممدوح کی عمر صرف تینتیس برس کی تھی۔''

(راز حقیقت، روحانی خزائن، ج ۱۴، ص ۱۵۵، حاشیہ)

(ب) ''اور احادیث میں آیا ہے کہ اس واقعہ (صلیب) کے بعد عیسیٰ ابن مریم نے ایک سو بیس برس کی عمر پائی اور پھر فوت ہو کر خدا کو جا ملا۔''

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن، ج ۲۰، ص ۲۹)

تجزیہ: ان چار عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر کے متعلق چار اقوال ہیں۔

(۱) ۳۲ سال

(۲) ۱۵۳ سال

(۳) ایک سو بیس سال

(۴) ایک سو پچیس سال۔ مرزا قادیانی نے ان اقوال میں سے کسی کو غلط نہیں کہا۔

(۱۱۳) پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام چودھویں صدی میں آئے:

''مثیل ابن مریم، ابن مریم سے بڑھ کر اور وہ مسیح موعود نہ صرف مدت کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا جیسا کہ مسیح ابن مریم، موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا۔''

(کشتی نوح، روحانی خزائن، ج ۱۹، ص ۱۴)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پندرھویں صدی میں آئے:

"اس لحاظ سے کہ حضرت مسیح حضرت موسیٰ سے چودہ سو برس بعد آئے یہ بھی ماننا
پڑتا ہے کہ مسیح موعود کا اس زمانہ میں ظہور کرنا ضروری ہو۔"

(شہادۃ القرآن، روحانی خزائن، ج۶ص ۳۶۵)

تجزیہ: پہلے قول کا حاصل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تیرہ سو سال بعد
چودھویں صدی میں آئے اور دوسرے قول کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
چودہ سو سال بعد پندھویں صدی میں تشریف لائے۔ کیا خوب۔

(۱۱۴) پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مٹی کے پرندہ بنا کر اڑانا قرآن سے ثابت ہے:

"حضرت مسیح کی چڑیاں باوجودیکہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے
ثابت ہے مگر پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھے۔"

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، ج۵ص ۶۸)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پرندوں والا معجزہ قرآن سے ثابت نہیں:

"اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز
ثابت نہیں ہوتا۔" (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳ص ۲۵۶-۲۵۷، حاشیہ)

(۱۱۵) پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی معجزہ نہ تھا:

"عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ
آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔" (انجام آتھم، روحانی خزائن، ج۱۱ص ۲۹۰)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا ذکر قرآن میں ہے:

"قرآن شریف میں حضرت مسیح ابن مریم کے معجزات کا ذکر اس غرض سے نہیں
ہے کہ اس سے معجزات زیادہ ہوئے ہیں بلکہ اس غرض سے ہے کہ یہودی اس کے
معجزات سے قطعاً منکر تھے اور اس کو فریبی اور مکار کہتے تھے۔ پس خدا تعالیٰ نے

قرآن شریف میں یہودیوں کے دفع اعتراض کے لیے مسیح ابن مریم کو صاحب معجزہ
قرار دیا۔" (نسیم دعوت، روحانی خزائن، ج۱۹ص ۳۷۹)

"ہمیں حضرت مسیح علیہ السلام کے صاحب معجزات ہونے سے انکار نہیں۔
بیشک ان سے بھی بعض معجزات ظہور میں آئے ہیں.....قرآن کریم سے بہر حال
ثابت ہوتا ہے کہ بعض نشان ان کو دیئے گئے تھے۔"

(شہادت القرآن، روحانی خزائن، ج۶ص ۳۷۳ حاشیہ)

(۱۱۶) پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی طرف سے پیش گوئی کی:

"بات یہ ہے کہ یسوع صاحب نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ میں داؤد کے تخت کو
قائم کرنے آیا ہوں اور اس طرح پر یہود کو اپنی طرف کھینچنا چاہا تھا کہ دیکھو میں
تمہاری بادشاہی پھر دنیا میں قائم کرنے آیا ہوں اور رومی گورنمنٹ سے اب جلد تم
آزاد ہوا چاہتے ہو مگر وہ بات نہ ہوئی اور یسوع صاحب نے نہایت درجہ کی ذلت
دیکھی منہ پر تھوکا گیا اور آپ کے اس حصہ جسم پر کوڑے لگائے گئے جہاں مجرموں کو
لگائے جاتے ہیں اور حوالات میں کیا گیا پس یہود او رایسا ہی اور بہت سے آدمیوں
نے بخوبی سمجھ لیا کہ اس شخص کی پیشگوئی صاف جھوٹی نکلی اور یہ خدا تعالے کی طرف
سے نہیں ہے۔" (انجام آتھم، روحانی خزائن، ج۱۱ص ۱۲)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وحی کے مطابق پیش گوئی کی:

"ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا نے خبر دی تھی کہ تو بادشاہ ہوگا۔ انہوں
نے اس وحی الٰہی سے دنیا کی بادشاہی سمجھ لی اور اسی بنا پر حضرت عیسیٰ نے اپنے
حواریوں کو حکم دیا کہ اپنے کپڑے بیچ کر ہتھیار خرید لو مگر آخر معلوم ہوا کہ یہ
حضرت عیسیٰ کی غلط فہمی تھی اور بادشاہت سے مراد آسمانی بادشاہت تھی نہ زمین کی
بادشاہت۔" (براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج۲۱ص ۲۵۰)

تجزیہ: مرزا قادیانی کے پہلے قول کا حاصل یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے لئے دنیوی

بادشاہی کی پیش گوئی کی تھی ان کی یہ پیشگوئی خدا کی طرف سے نہ تھی اور وہ جھوٹی ثابت ہوئی دوسرے اقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ پیش گوئی وحی الٰہی کی بنیاد پر کی تھی البتہ اس کا مفہوم سمجھنے میں ان کو غلطی لگی۔

(۱۱۷) پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسمریزم میں کامل تھے:

''اور یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن وحکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب (مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۲۵۷، حاشیہ)

دوسرا قول: اس کے خلاف:

''جو میں نے مسمریزی طریق کا عمل الترب نام رکھا جس میں حضرت مسیح بھی کسی درجہ تک مشق رکھتے تھے۔'' (ازالہ اوہام، روحانی خزائن ج ۳ ص ۲۵۹ حاشیہ)

(۱۱۸) پہلا قول: حضرت عیسیٰ کی دعا قبول ہوئی:

''یسوع مسیح اس قدر رویا کہ دعا کرتے کرتے اس کے منہ پر آنسو رواں ہو گئے اور وہ آنسو پانی کی طرح اس کے رخساروں پر بہنے لگے اور وہ سخت رویا اور سخت دردناک ہوا تب اس کے تقویٰ کی وجہ سے اس کی دعا سنی گئی۔''

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن، ج ۲۰ ص ۲۸-۲۹)

دوسرا قول: اس کے خلاف:

''حضرت مسیح علیہ السلام نے ابتلاء کی رات میں جس قدر تضرعات کئے وہ انجیل سے ظاہر ہیں۔ تمام رات حضرت مسیح جاگتے رہے جیسے کسی کی جان ٹوٹتی ہے غم واندوہ سے ایسی حالت اُن پر طاری تھی۔ وہ ساری رات رو رو کر دعا کرتے تھے کہ تا وہ بلا کا پیالہ جو ان کے لئے مقدر تھا ٹل جائے پر باوجود اس قدر گریہ وزاری کے پھر

بھی دعا منظور نہ ہوئی کیونکہ ابتلاء کے وقت کی دعا منظور نہیں ہوا کرتی۔''

(مجموعۂ اشتہارات، ج ۱، ص ۱۷۵ حاشیہ)

(۱۱۹) پہلا قول: آسف بمعنی آزردہ:

''دراصل یہ لفظ یسوع آسف ہے یعنی یسوع غمگین اسف اندوہ اور غم کو کہتے ہیں چونکہ حضرت مسیح نہایت غمگین ہو کر اپنے وطن سے نکلے تھے اس لیے اپنے نام کے ساتھ آسف ملا لیا۔'' (ست بچن، روحانی خزائن، ج ۱۰، ص ۳۰۶ حاشیہ)

دوسرا قول: آسف بمعنی قوم کو تلاش کرنے والا:

''ماسوا اس کے وہ لوگ شہزادہ نبی کا نام یوز آسف بیان کرتے ہیں یہ لفظ صریح معلوم ہوتا ہے کہ یسوع آسف کا بگڑا ہوا ہے آسف عبرانی زبان میں اس شخص کو کہتے ہیں کہ جو قوم کو تلاش کرنے والا ہو۔ چونکہ حضرت عیسیٰ اپنی اس قوم کو تلاش کرتے کرتے جو بعض فرقے یہودیوں میں سے گم تھے کشمیر میں پہنچے تھے اس لئے انہوں نے اپنا نام یسوع آسف رکھا۔'' (براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج ۲۱، ص ۴۰۴)

نواں باب:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اعزاز و اکرام کے متعلق تضادات

(۱۲۰) پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر تہمت لگانے والا خبیث ہے:

''آپ خدا کے مقبول اور پیارے تھے خبیث ہیں وہ لوگ جو آپ پر یہ تہمتیں لگاتے ہیں۔'' (اعجاز احمدی، روحانی خزائن، ج۱۹، ص۱۳۴)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مکر وفریب کا الزام:

''اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا''

(انجام آتھم، روحانی خزائن، ج۱۱، ص۲۹۱)

(۱۲۱) پہلا قول: یسوع کی روح بابرکت تھی:

''اور چونکہ اس نے مجھے یسوع مسیح کے رنگ میں پیدا کیا تھا اور توارد طبع کے لحاظ سے یسوع کی روح میرے اندر رکھی تھی اس لئے ضرور تھا کہ گم گشتہ ریاست میں بھی مجھے یسوع مسیح کے ساتھ مشابہت ہوتی سو ریاست کا کاروبار تباہ ہونے سے یہ مشابہت بھی متحقق ہوگئی جس کو خدا نے پورا کیا۔'' (روحانی خزائن، ج۱۲، ص۲۷۲)

دوسرا قول: اس کے خلاف:

''ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی روح تھی لوگوں میں یہ مشہور کیا کہ میں ایک ایسا ورد بتلا سکتا ہوں جس کے پڑھنے سے پہلی ہی رات میں خدا نظر آجائے گا۔'' (انجام آتھم، روحانی خزائن، ج۱۱، ص۲۸۹ حاشیہ)

(۱۲۲) پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام سچے نبی ہیں:

(الف) ''ہم تو قرآن شریف کے فرمودہ کے مطابق حضرت عیسیٰ کو سچا نبی مانتے ہیں۔'' (براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج۲۱ ص۲۶۳-۲۶۴)

(ب) ''پھر تعجب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اُس پر بددُعا کی اور دوسروں کو دُعا کرنا سکھلایا اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو۔ مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت سخت گالیاں دیں اور برے برے ان کے نام رکھے۔ اخلاقی معلم کا فرض یہ ہے کہ پہلے آپ اخلاق کریمہ دکھلا دے۔ پس کیا ایسی تعلیم ناقص جس پر اُنہوں نے آپ بھی عمل نہ کیا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوسکتی ہے؟''

(چشمہ مسیحی، روحانی خزائن، ج۲۰، ص۳۴۶)

تجزیہ:

قول ثانی لکھ کر مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی ماننے سے انکار کر دیا اور یہ اس کا عمومی طرز تحریر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ نبوت اس سیاق و سباق سے کرتا ہے گویا انہیں نبی مان کر ان پر احسان کر رہا ہے۔

(۱۲۳) پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام انتہائی متواضع تھے:

حضرت مسیح تو ایسے خدا کے متواضع اور حلیم اور عاجز اور بےنفس بندے تھے جو اُنہوں نے یہ بھی روا نہ رکھا جو کوئی اُن کو نیک آدمی بھی کہے پھر کیونکر ان کی طرف کوئی غرور آمیز لفظ کہ جس میں اپنی شیخی اور دوسرے کی توہین پائی جاتی ہے منسوب کیا جائے۔ (براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج۱ ص۹۴ حاشیہ)

دوسرا قول: اس کے خلاف:

''مسیح کا چال چلن کیا تھا۔ ایک کھاؤ پیو، شرابی، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔'' (مکتوبات احمد، ج۱، ص۱۸۹، طبع جدید)

(۱۲۴) پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کنجریوں سے تعلق کا الزام لگانے والا خبیث ہے:

''پھر اگر کوئی تکبر اور خودستائی کی راہ سے اس بناء پر حضرت موسیٰ کی نسبت یہ کہے کہ نعوذ باللہ وہ مال حرام کھانے والا تھا۔ یا حضرت مسیح کی نسبت یہ زبان پر لاوے کہ وہ طوائف کے گندہ مال کو اپنے کام میں لایا یا حضرت ابراہیم کی نسبت یہ تحریر شائع کرے کہ مجھے جس قدر ان پر بدگمانی ہے اس کی وجہ ان کی دروغ گوئی ہے تو ایسے خبیث کی نسبت اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اس کی فطرت ان پاک لوگوں کی فطرت سے مغائر پڑی ہوئی ہے اور شیطان کی فطرت کے موافق اس پلید کا مادہ اور خمیر ہے۔''

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، ج۵، ص۵۹۷-۵۹۸)

دوسرا قول: اس کے خلاف:

''آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے؟'' (انجام آتھم، روحانی خزائن، ج۱۱، ص۲۹۱ حاشیہ)

(۱۲۵) پہلا قول: نبی اپنا مشن مکمل کرکے دنیا سے جاتا ہے:

(عربی سے ترجمہ):

''بے شک انبیاء دنیا سے آخرت کی طرف تکمیل رسالت کے بغیر منتقل نہیں ہوتے۔'' (حمامۃ البشریٰ، روحانی خزائن، ج۷، ص۲۴۳)

دوسرا قول: اس کے خلاف:

''(حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کاروائیوں کا نمبر ایسا کم رہا ہے کہ قریب قریب ناکام کے رہے۔'' (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳، ص۲۵۸ حاشیہ)

تجزیہ: قول اول وثانی کو ملا کر پڑھنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مرزا قادیانی کے نزدیک نبوت کے معیار پر پورے نہیں اترتے۔ **والعیاذ باللہ تعالیٰ**

(۱۲۶) پہلا قول: نبی کی پیش گوئی نہیں ٹل سکتی:

''ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔''

(کشتی نوح، روحانی خزائن، ج۱۹، ص۵)

دوسرا قوال: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئیاں پوری نہ ہوئیں:

''ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں صاف صاف جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے۔'' (اعجاز احمدی، روحانی خزائن، ج۱۹، ص۱۲۱ حاشیہ)

(۱۲۷) پہلا قول: شیطان انبیاء سے دور رہتا ہے:

''ہر ایک نبی مس شیطان سے پاک ہوتا ہے۔''

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج۲۱، ص۳۹۶)

دوسرا قول: اس کے خلاف

''بہر حال آپ علمی اور عملی قویٰ میں بہت کچے تھے اسی وجہ سے آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے چلے گئے۔

ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہیں کہ آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو اپنی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا چنانچہ ایک مرتبہ آپ

(حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے اسی الہام سے خدا سے منکر ہونے کیلئے بھی تیار ہو گئے تھے۔'' (انجام آتھم، روحانی خزائن، ج ۱۱، ص ۲۹۰ حاشیہ)

(۱۲۸) پہلا قول: مقدس ہستیوں پر الزام لگانے والے حرام زادے ہیں:

''ایسا ہی وہ شخص بھی اس سے کچھ کم بدذات نہیں جو مقدس اور راست بازوں پر بے ثبوت تہمت لگاتا ہے...... جب ہم سوچتے ہیں کہ کیوں خدا تعالے کے مقدس اور پیارے بندوں پر ایسے ایسے حرام زادے جو سفلہ طبع دشمن ہیں جھوٹے الزام لگاتے ہیں۔'' (آریہ دھرم، روحانی خزائن، ج ۱۰، ص ۶۲-۶۳)

(نوٹ): چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد ۲۳ ص ۳۸۹۔ پیغام صلح، روحانی خزائن جلد ۲۳، ص ۴۵۲ پر بھی یہی مضمون ہے۔

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر شراب نوشی کا الزام:

''یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔'' (کشتی نوح، روحانی خزائن، ج ۱۹، ص ۷۱، حاشیہ)

(۱۲۹) پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا احترام کرنے کا دعویٰ:

''گو خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی، مسیح موسوی سے افضل ہے لیکن تاہم میں مسیح ابن مریم کی کی بہت عزت کرتا ہوں......اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا۔''

(کشتی نوح، روحانی خزائن، ج ۱۹، ص ۱۷-۱۸)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین:

''اور جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزار ہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تو پھر

حضرت عیسیٰ کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ان کی ثابت نہیں ہوتی بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قویٰ سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

(چشمہ مسیحی، روحانی خزائن، ج ۲۰، ص ۳۵۶)

(۱۳۰) پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تواضع کی وجہ سے خود کو نیک نہ کہا:

''اور جس کو عیسائیوں نے خدا بنا رکھا ہے کسی نے اس کو کہا کہ اے نیک استاد۔ تو اس نے جواب دیا کہ تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے نیک کوئی نہیں مگر خدا۔''

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج ۲۱، ص ۲۷۱)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بدکاری کا الزام (العیاذ باللہ):

''یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے۔'' (ست بچن، روحانی خزائن، ج ۱۰، ص ۲۹۶)

(۱۳۱) پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام معلم اخلاقیات تھے:

''اگرچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اکثر سخت لفظ اپنے مخاطبین کے حق میں استعمال کئے ہیں جیسا کہ سور، کتے، بے ایمان، بدکار وغیرہ وغیرہ لیکن ہم نہیں کہہ سکتے کہ نعوذ باللہ آپ اخلاق فاضلہ سے بے بہرہ تھے۔ کیونکہ وہ تو خود اخلاق سکھلاتے اور نرمی کی تاکید کرتے ہیں۔ بلکہ یہ لفظ جو اکثر آپ کے منہ پر جاری رہتے تھے یہ غصہ کے جوش اور مجنونانہ طیش سے نہیں نکلتے تھے بلکہ نہایت آرام اور ٹھنڈے دل سے اپنے محل پر یہ الفاظ چسپاں کئے جاتے تھے۔''

(ضرورت الامام، روحانی خزائن، ج ۱۳، ص ۴۷۷-۴۷۸)

دسواں باب:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول کے متعلق تضادات

(۱۳۲) پہلا قول: رفع عیسیٰ علیہ السلام عیسائیوں کا متفقہ عقیدہ نہیں ہے:

"اور یہ بیان بھی صحیح نہیں ہے کہ عیسائیوں کا متفق علیہ یہی عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح دنیا میں پھر آئیں گے کیونکہ بعض فرقے ان کے حضرت مسیح کے فوت ہو جانے کے قائل ہیں اور حواریوں کی دونوں انجیلوں نے یعنی متی اور یوحنا نے اس بیان کی ہرگز تصدیق نہیں کی کہ مسیح درحقیقت آسمان پر اٹھایا گیا۔ ہاں مرقس اور لوقا کی انجیل میں لکھا ہے مگر وہ حواری نہیں ہیں اور نہ کسی حواری کی روایت سے انہوں نے لکھا ہے۔"

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۳۱۹)

دوسرا قول: رفع عیسیٰ علیہ السلام عیسائیوں کا متفقہ عقیدہ ہے:

"تمام فرقے نصاریٰ کے اسی قول پر متفق نظر آتے ہیں کہ تین دن تک حضرت عیسیٰ مرے رہے اور پھر قبر میں سے آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور چاروں انجیلوں سے یہی ثابت ہوتا ہے۔" (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۲۲۵)

(۱۳۳) پہلا قول: نزول مسیح کا عقیدہ ایمان کا حصہ نہیں ہے:

"اوّل تو یہ جاننا چاہیئے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہماری ایمانیات کی کوئی جز ویا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو بلکہ صدہا پیش گوئیوں میں سے ایک پیش گوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں جس زمانہ تک یہ پیش گوئی بیان نہیں کی گئی تھی اس زمانہ تک اسلام کچھ ناقص نہیں تھا اور جب بیان کی گئی تو اس سے اسلام کچھ کامل نہیں ہو گیا۔"

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۱۷۱)

دوسرا قول: نزول مسیح علیہ السلام کا عقیدہ مرتدانہ عقیدہ ہے:

"اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک زندہ رسول ماننا اس میں جناب خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی ہتک ہے اور یہی وہ جھوٹا عقیدہ ہے جس کی شامت کی وجہ سے کئی لاکھ مسلمان اس زمانہ میں مرتد ہو چکے ہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، ج ۱۷، ص ۹۴)

(۱۳۴) پہلا قول: نزول عیسیٰ علیہ السلام قرآن مجید سے ثابت ہے:

" **ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ** یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا۔"

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج ۱ ص ۵۹۳)

دوسرا قول: اس کے خلاف:

"قرآن شریف میں مسیح ابن مریم کے دوبارہ آنے کا تو کہیں بھی ذکر نہیں۔"

(ایام الصلح، روحانی خزائن، ج ۱۴، ص ۳۹۲-۳۹۳)

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ ص ۲۷۱ پر بھی یہی مضمون ہے)

(۱۳۵) پہلا قول: حدیث میں آسمان سے اترنے کا ذکر ہے:

"صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ ہوگا اس لفظ کو ظاہری لباس پر حمل کرنا کیسا لغو خیال ہے؟"

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۱۴۲)

دوسرا قول: حدیث میں آسمان کا لفظ نہیں ہے:

(عربی سے ترجمہ) :

''ہاں بعض احادیث میں عیسیٰ ابن مریم کے نزول کا لفظ پایا جاتا ہے لیکن کسی حدیث میں یہ نہیں پایا جاتا کہ ابن مریم کا نزول آسمان سے ہوگا۔''

(حمامۃ البشریٰ، روحانی خزائن، ج ۷، ص ۲۰۲)

(۱۳۶) پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام امت محمدیہ میں داخل ہیں:

''یہ ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم اس امت کے شمار میں ہی آگئے ہیں۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۴۳۶)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام امت محمدیہ میں سے نہیں ہیں:

''حضرت عیسیٰ کو امتی قرار دینا ایک کفر ہے۔''

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج ۲۱ ص ۳۶۴)

(۱۳۷) پہلا قول: نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ مہمل عقیدہ ہے:

''ایک پرانا خیال جو دل میں جما ہوا ہے کہ مسیح عیسیٰ ابن مریم آسمان سے نازل ہوں گے اسی خیال کو اس طرح پر سمجھ لیا ہے کہ گویا سچ مچ حضرت مسیح ابن مریم رسول اللہ جن پر انجیل نازل ہوئی تھی کسی زمانہ میں آسمان سے اُتریں گے حالانکہ یہ ایک بھاری غلطی ہے۔'' (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۴۴۵)

دوسرا قول: نزول عیسیٰ علیہ السلام کا احادیث میں ذکر ہے:

''جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے۔ اس کا انہیں حدیثوں میں یہ نشان دیا گیا ہے کہ وہ نبی بھی ہوگا اور امتی بھی۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲ ص ۳۱)

(۱۳۸) پہلا قول: عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ موجود ہیں:

''بائبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کے رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔''

(توضیح مرام، روحانی خزائن، ج ۳، ص ۵۲)

دوسرا قول: عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں:

''پھر جب ہم احادیث کی طرف آتے ہیں تو ان سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہی ثابت ہوتی ہے مثلاً حدیث معراج کو دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات میں حضرت مسیح کو فوت شدہ انبیاء میں دیکھا ہے۔ اگر وہ آسمان پر زندہ ہوتے تو فوت شدہ روحوں میں ہرگز دیکھے نہ جاتے۔'' (تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، ج ۱۷، ص ۳۱۰)

(۱۳۹) پہلا قول: حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام سے پہلے تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں:

''مسیح صرف ایک رسول ہے اس سے پہلے نبی فوت ہو چکے ہیں۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۴۲۵)

دوسرا قول: حضرت موسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں:

''یہ وہی موسیٰؑ مرد خدا ہے جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا ہے کہ ہم اس بات پر ایمان لاویں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مُردوں میں سے نہیں۔'' (نور الحق، روحانی خزائن، ج ۸، ص ۶۸-۶۹)

(۱۴۰) پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عیسائی فتنہ کا علم ہے:

''خدائے تعالیٰ نے اس عیسائی فتنہ کے وقت میں یہ فتنہ حضرت مسیح کو دکھایا یعنی

ان کو آسمان پر اس فتنہ کی اطلاع دے دی کہ تیری قوم اور تیری امت نے اس طوفان کو برپا کیا ہے۔" (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، ج ۵ ص ۲۶۸ حاشیہ)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عیسائی فتنہ کا علم نہیں ہے:

"علاوہ اس کے قیامت کے دن یہ جواب ان کا کہ اس روز سے کہ میں مع جسم عنصری آسمان پر اٹھایا گیا مجھے معلوم نہیں کہ میرے بعد میری امت کا کیا حال ہوا۔ یہ اس عقیدہ کی رو سے صریح دروغ بے فروغ ٹھہرتا ہے جب کہ یہ تجویز کیا جائے کہ وہ قیامت سے پہلے دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔"

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲ ص ۳۳)

(براہین احمدیہ، جلد ۲۱ ص ۵۱، پر بھی یہی مضمون ہے)

تجزیہ:

قول ثانی دراصل مرزا قادیانی کی بزعم خویش حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر اہم دلیل ہے ان کی اس اہم دلیل کا جواب بھی اللہ تعالیٰ نے اس سے ہی لکھوا دیا ہے جو کہ قول اول کی صورت میں ہے۔ اسے کہتے ہیں کہ "جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے"

(۱۴۱) پہلا قول: نزول عیسیٰ علیہ السلام پر اجماع امت ہے:

"ہاں تیرھویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔" (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۱۸۹)

دوسرا قول: نزول عیسیٰ علیہ السلام پر اجماع امت نہیں ہے:

مرزا قادیانی طنزیہ انداز میں لکھتا ہے:

"کیا ان احادیث پر اجماع ثابت ہو سکتا ہے کہ مسیح آ کر جنگلوں میں خنزیروں کا شکار کھیلتا پھرے گا؟" (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۳۲۶)

(۱۴۲) پہلا قول: نزول مسیح علیہ السلام کے عقیدہ کی کوئی اہمیت نہیں ہے:

"اول تو یہ جاننا چاہیے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہماری ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو بلکہ صدہا پیش گوئیوں میں سے یہ ایک پیش گوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔" (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۱۷۱)

دوسرا قول: اس کے خلاف:

(عربی سے ترجمہ):

(الف) "یہ کہنا بڑی بے ادبی اور گستاخی ہے کہ عیسیٰ فوت نہیں ہوئے یہ ایک شرک عظیم ہے جو نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔" (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲ ص ۶۶۰)

(ب) "یہی وہ جھوٹا عقیدہ ہے جس کی شامت کی وجہ سے کئی لاکھ مسلمان اس زمانہ میں مرتد ہو چکے ہیں۔" (تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، ج ۱۷ ص ۹۴)

(۱۴۳) پہلا قول: عقیدہ تثلیث کے حوالہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے برزخ میں سوال کیا گیا تھا:

"اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ سوال حضرت مسیح سے عالم برزخ میں ان کی وفات کے بعد کیا گیا تھا نہ یہ کہ قیامت میں کیا جائے گا۔"

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۵۰۳)

دوسرا قول: مذکورہ سوال قیامت کے دن پوچھا جائے گا:

"اس تمام آیت کے اوّل آخر کی آیتوں کے ساتھ یہ معنے ہیں کہ خدا قیامت کے دن حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو کہے گا کہ کیا تو نے ہی لوگوں کو کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اپنا معبود ٹھہرانا۔" (براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج ۲۱ ص ۵۱)

(۱۴۴) پہلا قول: سوسال سے زیادہ کوئی زندہ نہیں رہ سکتا:

’’اس حدیث کے معنے یہ ہیں کہ جو شخص زمین کی مخلوقات میں سے ہو وہ شخص سو برس کے بعد زندہ نہیں رہے گا اور ارض کی قید سے مطلب یہ ہے کہ تا آسمان کی مخلوقات اس سے باہر نکالی جائے۔ لیکن ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم آسمان کی مخلوقات میں سے نہیں۔ بلکہ وہ زمین کی مخلوقات ما علی الارض میں داخل ہیں۔ حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ اگر کوئی جسم خاکی زمین پر رہے تو فوت ہو جائے گا اور اگر آسمان پر چلا جائے تو فوت نہیں ہوگا کیونکہ جسم خاکی کا آسمان پر جانا تو خود بموجب نص قرآن کریم کے ممتنع ہے بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو زمین پر پیدا ہوا اور خاک میں سے نکلا وہ کسی طرح سو برس سے زیادہ نہیں رہ سکتا۔‘‘

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳ص ۴۳۷)

دوسرا قول: کئی آدمیوں نے سوسال سے زیادہ عمر پائی ہے:

(الف) ’’مشاہدہ سے ثابت ہوا ہے کہ بعض نے حال کے زمانہ میں تین سو برس سے زیادہ عمر پائی ہے جو بطور خارق عادت ہے۔‘‘

(سرمہ چشم آریہ، روحانی خزائن، ج۲ص ۹۸)

(ب) ’’اور لبید کے فضائل میں سے ایک یہ بھی تھا جو اس نے نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا بلکہ زمانہ ترقیات اسلام کا خوب دیکھا اور ۴۱ ہجری میں ایک سو ستاون برس کی عمر پا کر فوت ہوا۔‘‘

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج۲۱ص ۱۶۲-۱۶۳)

(۱۴۵) پہلا قول: جسم عنصری آسمان پر جا سکتا ہے:

(الف) ’’سو ایک محدود زمانہ کے محدود در محدود تجارب کو پورا پورا قانون قدرت خیال کر لینا اور اس پر غیر متناہی سلسلہ قدرت کو ختم کر دینا اور آئندہ کے لئے اسرار

کھلنے سے نا اُمید ہو جانا۔ ان پست نظروں کا نتیجہ ہے جنہوں نے خدائے ذوالجلال کو جیسا کہ چاہیئے شناخت نہیں کیا۔‘‘ (سرمہ چشم آریہ، روحانی خزائن، ج۲ص ۶۵)

(ب) ’’پھر مضمون پڑھنے والے نے قرآن شریف پر یہ اعتراض کیا کہ اس میں لکھا ہے کہ عیسیٰ مسیح معہ گوشت پوست آسمان پر چڑھ گیا تھا۔ ہماری طرف سے یہ جواب ہی کافی ہے کہ اول تو خدا تعالے کی قدرت سے کچھ بعید نہیں کہ انسان مع جسم عنصری آسمان پر چڑھ جائے۔‘‘ (چشمہ معرفت، روحانی خزائن، ج۲۳ص ۲۲۷-۲۲۸)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانا ناممکن ہے:

’’نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زمہریر تک بھی پہنچ سکے .... اگر پھر فرض کے طور پر اب تک زندہ رہنا ان کا تسلیم کر لیں تو کچھ شک نہیں کہ اتنی مدت گزرنے پر پیر فرتوت ہو گئے ہوں گے۔‘‘ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳ص ۱۲۶-۱۲۷)

(۱۴۶) پہلا قول: لد ایک گاؤں کا نام ہے:

’’پھر حضرت ابن مریم دجال کی تلاش میں لگیں گے اور لد کے دروازہ پر جو بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اس کو جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔‘‘ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳ص ۲۰۹)

دوسرا قول: لد جھگڑالو کو کہتے ہیں:

’’دجال جس ویرانہ پر گزرے گا اسے کہے گا تو اپنے خزانے باہر نکال، سو وہ تمام خزانے باہر نکل آئیں گے اور دجال کے پیچھے پیچھے جائیں گے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دجال زمین سے بہت فائدہ اٹھائے گا اور اپنی تدبیروں سے زمین کو آباد کرے گا اور ویرانے کو خزانے کر کے دکھائے گا اور پھر آخر باب لد پر قتل کیا جائے گا لدان لوگوں کو کہتے ہیں جو بے جا جھگڑنے والے ہوں یہ اس بات کی طرف

اشارہ ہے کہ جب دجال کے بے جا جھگڑے کمال تک پہنچ جائیں گے تب مسیح موعود ظہور کرے گا اور اسکے تمام جھگڑوں کا خاتمہ کردے گا۔"

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳، ص ۴۹۲-۴۹۳)

فائدہ: مذکورہ دونوں اقوال کے برخلاف مرزا قادیانی کا ایک تیسرا قول بھی ہے وہ یہ کہ

"لد سے مراد لدھیانہ شہر ہے"

(الھدی والتبصرۃ لمن یری، روحانی خزائن ج ۱۸، ص ۳۴۱، حاشیہ)

(۱۴۷) پہلا قول: رفع ونزول مسیح کی پیش گوئی کا اجماع سے کوئی تعلق نہیں ہے:

"اور واقعی یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ امت کے اجماع کو پیش گوئیوں کے امور سے کچھ تعلق نہیں۔" (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳، ص ۳۰۸)

دوسرا قول: رفع ونزول مسیح علیہ السلام کا عقیدہ اجماعی عقیدہ ہے:

"ہاں تیرہویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔" (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳، ص ۱۸۹)

(۱۴۸) پہلا قول: مسئلہ رفع ونزول سے متعلق آیات کے بارے میں تضادات:

"سو لفظ متوفی جن عام معنوں سے تمام قرآن اور حدیثوں میں مستعمل ہے وہ یہی ہے کہ روح کو قبض کرنا اور جسم کو معطل چھوڑ دینا یہ بڑے تعصب کی بات ہے کہ تمام جہاں کے لئے تو توفی کے یہی معنے روح قبض کرنے کے ہوں لیکن مسیح ابن مریم کے لئے جسم قبض کرنے کے معنے لئے جاویں...... غرض برخلاف اس متبادر اور مسلسل معنوں کے جو قرآن شریف سے توفی کے لفظ کی نسبت اول سے آخر تک سمجھے جاتے ہیں ایک نئے معنی اپنی طرف سے گھڑنا یہی تو الحاد اور تحریف ہے۔"

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳، ص ۵۰۱)

دوسرا قول: توفی کے معانی جو مرزا قادیانی نے خود لکھے ہیں:

(۱) "**انی متوفیک ورافعک الی.**
میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔"

(براہین، روحانی خزائن، ج ۱، ص ۶۲۰ حاشیہ در حاشیہ)

(۲) "پھر بعد اس کے یہ الہام ہے **یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی** ...... اے عیسیٰ میں تجھے کامل اجر بخشوں گا یا وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔" (براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج ۱، ص ۶۶۴-۶۶۵، حاشیہ در حاشیہ)

(۳) "**یا عیسیٰ انی متوفیک**.......... اور الہام کے یہ معنے ہیں کہ میں تجھے ایسی ذلیل اور لعنتی موتوں سے بچاؤں گا۔"

(سراج منیر، روحانی خزائن، ج ۱۲، ص ۲۳)

تجزیہ: مرزا قادیانی نے قول ثانی میں درج حوالہ جات میں توفی کے معنی موت کے علاوہ کر کے خود دجل والحاد کا ارتکاب کیا ہے۔ اب اگر اُسے ملحد کہہ دیا جائے تو مرزائی اسے معلوم نہیں بدزبانی کیوں سمجھتے ہیں؟

(۱۴۹) پہلا قول: اِذْ ماضی کے لئے استعمال ہوتا ہے:

"آیت **فلما توفینی** سے پہلے یہ آیت ہے **واذا قال اللّٰہ یعیسیٰ ءَاَنْتَ قلت للناس الخ** اور ظاہر ہے کہ قال کا صیغہ ماضی کا ہے اور اس کے اول اذ موجود ہے جو خاص واسطے ماضی کے آتا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ قصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا نہ زمانہ استقبال کا۔"

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳، ص ۴۲۵)

دوسرا قول: اذ مضارع کے لئے استعمال کیا جاتا ہے:

"جس شخص نے کافیہ یا ہدایت النحو بھی پڑھی ہوگی وہ خوب جانتا ہے کہ ماضی مضارع کے معنوں پر بھی آجاتی ہے بلکہ ایسے مقامات میں جبکہ آنے والا واقعہ متکلم

کی نگاہ میں یقینی الوقوع ہو مضارع کو ماضی کے صیغہ پر لاتے ہیں تا کہ اس امر کا یقینی الوقوع ہونا ظاہر ہو۔ اور قرآن شریف میں اس کی بہت سی نظریں ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **ونفخ فی الصور فاذاھم من الاجداث الی ربھم ینسلون**...... اور جیسا کہ فرماتا ہے...... **واذقال اللّٰہ یاعیسیٰ ابن مریم أانت قلت للناس اتخذونی وامی الھین من دون اللّٰہ. قال اللّٰہ ھذا یوم ینفع الصادقین صدقھم .**'' (براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج۲۱ص ۱۵۹)

(۱۵۰) پہلا قول: آیت میں ضمیر کا مرجع عیسیٰ علیہ السلام ہیں:

''**ان فرقۃ من الیھود اعنی الصدوقیین کانوا کافرین بوجود القیامۃ فاخبرھم اللّٰہ علی لسان بعض انبیائہ ان ابنا من قومھم یولد من غیر اب وھذا یکون ایۃ لھم علی وجود القیامۃ فالی ھذا اشار فی آیۃ وانہ لعلم للساعۃ وکذالک فی ایۃ ولنجعلہ ایۃ للناس .**'' (حمامۃ البشریٰ، روحانی خزائن، ج۷، ص ۳۱۶)

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ آیت قرآنی **وانہ لعلم للساعۃ** میں ۂ ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے اور آیت کا معنی یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے آنے کی ایک نشانی ہیں۔

دوسرا قول: ضمیر کا مرجع عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہیں:

''پھر کہتے ہیں کہ عیسیٰ کی نسبت ہے **وانہ لعلم للساعۃ** جن لوگوں کی یہ قرآن دانی ہے ان سے ڈرنا چاہیے کہ نیم ملا خطرہ ایمان۔ اے بھلے مانسو۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم **علم للساعۃ** نہیں؟ جو فرماتے ہیں کہ **بعثت انا والساعۃ کھاتین** اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے **اقتربت الساعۃ وانشق القمر** یہ کیسی بدبودار نادانی ہے جو اس جگہ لفظ **ساعۃ** سے قیامت سمجھتے ہیں اب مجھ سے سمجھو کہ ساعۃ سے مراد اس جگہ وہ عذاب ہے جو حضرت عیسیٰ کے بعد طیطوس رومی کے ہاتھ سے یہودیوں پر نازل ہوا تھا۔'' (اعجاز احمدی، روحانی خزائن، ج۱۹، ص ۱۲۹)

گیارہواں باب:

دابۃ الارض اور دجال کے متعلق تضاد بیانی

(۱۵۱) پہلا قول: دجال خدائی کا دعویٰ کرے گا:

''پھر دجال ایک اور قوم کی طرف جائے گا اور اپنی الوہیت کی طرف ان کو دعوت کرے گا۔'' (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳ ص ۲۰۸)

دوسرا قول: دجال خدائی کا دعویٰ نہیں کرے گا:

''دجال خدا نہیں کہلائے گا بلکہ خدا کا قائل ہوگا بلکہ بعض انبیاء کا بھی۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳ ص ۴۹۳)

(۱۵۲) پہلا قول: ابن صیاد ہی دجال ہے:

''اب جبکہ خاص صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے بیان سے ثابت ہو گیا کہ ابن صیاد ہی دجال معہود ہے بلکہ صحابہ نے قسمیں کھا کر کہا کہ یہی دجال معہود ہے تو کیا اس کے دجال معہود ہونے میں کچھ شک رہ گیا ہے؟''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳ ص ۲۱۰-۲۱۱)

دوسرے اقوال:

(۱) دجال سے مراد ایک فرقہ مراد ہے:

''دجال سے مراد ایک فرقہ ہے جو کتابوں میں تحریف کرتا ہے۔''

(خلاصہ عبارت تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، ج۱۷ ص ۲۴۰)

(۲) دجال سے جھوٹوں کا گروہ مراد ہے:

''لغت میں دجال جھوٹوں کے گروہ کو کہتے ہیں۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳ ص ۳۶۲)

(۳) دجال شیطان کا دوسرا نام ہے:

''دجال اس گروہ کو کہتے ہیں جو جھوٹ کا حامی ہو......دجال شیطان کا نام ہے۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲، ص ۳۲۶)

(۴) دجال شیطان کا اسم اعظم ہے۔

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، ج ۱۷، ص ۲۶۹ حاشیہ)

(۵) دجال کا معنی محرف یا دہریہ ہے:

''اور یہ لفظ محرف کے لفظ یا دہریہ کے لفظ سے مترادف ہے۔''

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، ج ۱۷، ص ۲۳۳)

(۶) دجال بااقبال قوموں کو کہتے ہیں:

''ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد بااقبال قومیں ہوں اور گدھا ان کا یہی ریل ہو۔'' (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳، ص ۱۷۴)

(۷) دجال پادریوں کو کہتے ہیں:

''دجال پادری لوگ عیسائی ہیں۔''

(خلاصۂ عبارت ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳، ص ۳۶۲)

(۸) دجال کاریگروں کو کہتے ہیں:

''دجال صناع لوگ اور کلوں کا کام کرنے والے لوگ ہیں۔''

(خلاصۂ عبارت، کتاب البریہ، روحانی خزائن، ج ۱۳، ص ۲۴۴ - ۲۴۵ حاشیہ)

(۹) یورپ کے فلاسفر دجال ہیں:

''دجال، یورپ کے فلاسفر ہیں۔''

(خلاصۂ عبارت، کتاب البریہ، روحانی خزائن، ج ۱۳، ص ۲۴۴ - ۲۴۵ حاشیہ)

(۱۵۳) پہلا قول: دابۃ الارض مراد علمائے سو ہیں:

(عربی سے ترجمہ):

''بے شک دابۃ الارض سے مراد علماء سو ہیں جو اپنے قول سے رسول اور قرآن کے حق ہونے کی گواہی دیتے ہیں پھر برے عمل کرتے ہیں اور دجال کی خدمت کرتے ہیں۔'' (حمامۃ البشریٰ، روحانی خزائن، ج ۷، ص ۳۰۸)

دوسرے اقوال:

(۱) طاعون کا کیڑا مراد ہے:

''اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہی دابۃ الارض جو ان آیات میں مذکور ہے جس کا مسیح موعود کے زمانہ میں ظاہر ہونا ابتدا سے مقرر ہے یہی وہ مختلف صورتوں کا جانور ہے جو مجھے عالم کشف میں نظر آیا اور دل میں ڈالا گیا کہ یہ طاعون کا کیڑا ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کا نام دابۃ الارض رکھا۔'' (روحانی خزائن ج ۱۸ ص ۴۱۶)

(۲) دابۃ الارض سے متکلمین مراد ہیں:

''**واذاوقع القول علیهم اخرجنا لهم دابة من الارض تکلمهم ان الناس کانو بایٰتنا لا یوقنون** یعنی جب ایسے دن آئیں گے جو کفار پر عذاب نازل ہو اور ان کا وقت مقدر قریب آ جائے تو ہم ایک گروہ دابۃ الارض کا زمین سے نکالیں گے وہ گروہ متکلمین کا ہوگا جو اسلام کی حمایت میں تمام ادیان باطلہ پر حملہ کرے گا۔'' (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳، ص ۳۷۰)

(۳) دابۃ الارض سے علمائے سو مراد ہیں:

''ایسا ہی دابۃ الارض یعنی وہ علماء وواعظین کو آسمانی قوت اپنے اندر نہیں رکھتے ابتداء سے چلے آتے ہیں لیکن قرآن کا مطلب یہ ہے کہ آخری زمانہ میں ان کی حد

سے زیادہ کثرت ہوگی اور ان کے خروج سے مراد وہی ان کی کثرت ہے۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۳۷۳)

(۴) دابۃ الارض سے واعظ مراد ہیں:

''گیارہویں علامت دابۃ الارض کا ظہور میں آنا یعنی ایسے واعظوں کا بکثرت ہو جانا جن میں آسمانی نور ذرہ بھی نہیں۔'' (شہادۃ القرآن، روحانی خزائن، ج ۶ ص ۳۲۱)

(۵) دابۃ الارض سے طاعون کے جراثیم مراد ہیں:

''قرآن شریف نے اپنے دوسرے مقام میں دابۃ الارض کے معنے کیڑا کیا ہے طاعون کے جراثیم کے علاوہ اور کچھ کرنا الحاد اور دجل ہے۔''

(خلاصہ عبارت، نزول المسیح، روحانی خزائن، ج ۱۸ ص ۴۱۷-۴۱۸)

تجزیہ: مرزا قادیانی نے مذکورہ حوالہ جات میں دابۃ الارض سے (۱) علماء سو (۲) طاعون کا کیڑا (۳) گروہ متکلمین (۴) علماء وواعظین مراد لئے ہیں۔ اور یوں خود ہی دجل والحاد کا ارتکاب کیا ہے۔

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا۔

بارہواں باب:

مرزا قادیانی کے قول وفعل کا تضاد

(۱۵۴) پہلا قول: مرزا قادیانی کا قول:

''میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔'' (اربعین، روحانی خزائن، ج ۱۷ ص ۳۴۴)

دوسرا قول: مرزا قادیانی کا فعل:

''میں نے طاعون پھیلنے کے لئے دعا کی ہے سو وہ دعا قبول ہو کر ملک میں طاعون پھیل گئی۔'' (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲ ص ۲۳۵)

(۱۵۵) مرزا قادیانی کا قول:

''جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔''

(کشتی نوح، روحانی خزائن، ج ۱۹ ص ۱۹)

مرزا قادیانی کا عمل:

''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) کو اوائل سے ہی مرزا فضل احمد کی والدہ سے جن کو لوگ عام طور سے ''پھجے دی ماں'' کہا کرتے تھے بے تعلقی سی تھی جسکی وجہ یہ تھی کہ حضرت صاحب کے رشتہ داروں کو دین سے (مرزا قادیانی کے خودساختہ دین سے۔ ناقل) سخت بے رغبتی تھی اور ان کا ان کی طرف میلان تھا اور وہ اسی رنگ میں رنگین تھیں اس لئے

حضرت مسیح موعود نے ان سے مباشرت ترک کر دی تھی ہاں آپ اخراجات وغیرہ باقاعدہ دیا کرتے تھے۔'' (سیرت المہدی حصہ اول ص۳۳، روایت نمبر ۴۱)

(۱۵۶) مرزا قادیانی کا قول: ادنیٰ چیزوں پر مقدمات کی مذمت:

''حضرت عمرؓ اُن (یعنی اویس قرنیؒ) سے ملنے کو گئے تو اویس نے فرمایا کہ والدہ کی خدمت میں مصروف رہتا ہوں اور میرے اونٹوں کو فرشتے چرایا کرتے ہیں ایک تو یہ لوگ ہیں جنہوں نے والدہ کی خدمت میں اس قدر سعی کی اور پھر یہ قبولیت اور عزت پائی۔ ایک وہ ہیں جو پیسہ پیسہ کے لئے مقدمات کرتے ہیں اور والدہ کا نام ایسی بری طرح لیتے ہیں۔'' (ملفوظات احمدیہ جلد ا، ص ۲۹۶)

مرزا کا فعل:

''ایک مرتبہ مجھے اپنے ایک زمینداری مقدمہ کے متعلق جو تحصیل بٹالہ میں دائر تھا خواب آئی کہ جھنڈا سنگھ نام ایک دخیل کار پر جو دفعہ ۵، ایکٹ مزارعان کا دخیل کار تھا ہماری ڈگری ہوگئی ہے اس دخیل کار پر بوجہ قیمت ایک درخت کیکر (ببول) جس کو اس نے اپنے کھیت سے ہماری اجازت کے بغیر کاٹ لیا تھا للعہ ۱۴؎ روپے کی نالش کی گئی۔ سو خواب میں دکھایا گیا کہ دعویٰ مسموع ہو کر ڈگری کی گئی۔''

(تریاق القلوب، روحانی خزائن، ج ۱۵، ص ۲۰۶)

(۱۵۷) مرزا قادیانی کا قول:

(عربی سے ترجمہ):

''میں نے جوابی طور پر بھی کسی کو گالی نہیں دی۔''

(مواہب الرحمٰن، روحانی خزائن، ج ۱۹، ص ۲۳۶)

مرزا قادیانی کا فعل:

''میرے سخت الفاظ جوابی طور پر ہیں۔''

(کتاب البریہ، روحانی خزائن، ج ۱۳، ص ۱۱)

(۱۵۸) مرزا قادیانی کا قول:

''گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔''

(اربعین، روحانی خزائن، ج ۱۷، ص ۴۷۱)

مرزا قادیانی کا فعل: بطور نمونہ مرزا قادیانی کی چند گالیاں:

(الف) ''**ان العدا صاروا خنازير الفلا، ونسائهم من دونهن الاكلب.**

دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔'' (نجم الہدیٰ، روحانی خزائن، ج ۱۴، ص ۵۳)

(ب) ''**تلک کتب ینظر الیها کل مسلم بعین المحبة والمودة وينتفع من معارفها ويقبلني ويصدق دعوتي الاذرية البغايا الذين ختم الله على قلوبهم فهم لايقبلون.**''

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، ج ۵، ص ۵۴۷-۵۴۸)

(عربی سے ترجمہ):

''یہ میری کتابیں ہیں جن کو ہر مسلمان دوستی اور محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور ان کتابوں میں میں نے جو علوم لکھے ہیں ان سے نفع اٹھاتا ہے مگر کنجریوں کی اولاد نہیں مانتی۔''

(۱۵۹) مرزا قادیانی کا قول:

''ہمارے سید و مولیٰ افضل الانبیا خیر الاصفیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تقویٰ دیکھئے کہ وہ ان عورتوں کے ہاتھ سے بھی ہاتھ نہیں ملاتے تھے جو پاک دامن اور نیک بخت ہوتی تھیں اور بیعت کرلینے کے لئے آتی تھیں بلکہ دور بٹھا کر صرف زبانی تلقین توبہ کرتے تھے۔'' (نور القرآن، روحانی خزائن، ج ۹، ص ۴۴۹)

(سیرت الہدیٰ، حصہ سوم، ص ۱۵، روایت نمبر ۷۴۷ پر بھی یہی مضمون ہے)

مرزا قادیانی کا فعل:

مرزا قادیانی کا اپنا عمل ملاحظہ فرمائیں۔

(الف) ''حضور (مرزا قادیانی) کو مرحومہ (عائشہ) کی خدمت حضور کے پاؤں دبانے کی بہت پسند تھی حضور نے ایک دفعہ مرحومہ کو دعا دے کر فرمایا اللہ تجھے اولاد دے۔ حضور کی دعا سے مرحومہ کے چھ بچے ہوئے ایک لڑکی اور پانچ لڑکے۔''

(عائشہ نامی قادیانی عورت کے خاوند کا مضمون مندرجہ الفضل ۲۰ مارچ ۱۹۲۸ء)

(ب) ''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ام المومنین (مرزا قادیانی کی بیوی) نے ایک دن سنایا کہ حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کے ہاں ایک بوڑھی ملازمہ مساۃ بھانو تھی وہ ایک رات جبکہ خوب سردی پڑ رہی تھی حضورؑ کو دبانے بیٹھی چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دباتی تھی اس لئے اسے یہ پتہ نہ لگا کہ جس چیز کو میں دبا رہی ہوں وہ حضور کی ٹانگیں نہیں ہیں بلکہ پلنگ کی پٹی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا بھانو آج بڑی سردی ہے بھانو کہنے لگی ''ہاں جی تدے تاں تہاڈی لتاں لکڑی وانگر ہویاں ہویاں این''، یعنی جی ہاں جبھی تو آج آپ کی لاتیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں۔''

(سیرت المہدی حصہ سوم ۲۱۰ روایت نمبر ۷۸۰)

(۱۶۰) مرزا قادیانی کا قول:

تمہیں چاہیے کہ آریوں کے رشیوں اور بزرگوں کی نسبت ہرگز سختی کے الفاظ استعمال نہ کرو۔ تاکہ وہ بھی خدائے قدوس اور اس کے رسول پاک کو گالیاں نہ دیں۔'' (نسیم دعوت، روحانی خزائن، ج ۱۹، ص ۳۶۵)

مرزا قادیانی کا فعل:

''آریوں کے پنڈت دیانند نے اس خدا ترس بزرگ (گورو نانک) کی نسبت اس گستاخی کے کلمے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں لکھے ہیں جس سے ہمیں ثابت ہو گیا کہ درحقیقت یہ شخص دل سیاہ اور نیک لوگوں کا دشمن تھا.......... اس ناحق شناس اور ظالم پنڈت نے باوا صاحب کی شان میں ایسے سخت اور نالائق الفاظ استعمال کئے جن کو پڑھ کر بدن کانپتا ہے اور کلیجہ منہ کو آتا ہے.......... چونکہ برہمن لوگ جو چار حروف سنسکرت کے بھی پڑھ جاتے ہیں پرلے درجہ کے متکبر اور ریاکار اور خود بین اور نفسانی اعراض سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں .... اور اپنے خبیث مادہ کی وجہ سے سخت کلامی بدزبانی اور ٹھٹھے اور ہنسی کی طرف مائل تھا...... وہ نہایت موٹی سمجھ کا آدمی اور باایں ہمہ اول درجہ کا متکبر بھی تھا۔''

(ست بچن، روحانی خزائن، ج ۱۰، ص ۱۲۰-۱۲۱)

(۱۶۱) مرزا قادیانی کا قول: مرزا قادیانی کے فتاویٰ:

(۱) ''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں ہے۔''

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، ج ۱۷، ص ۵۶، حاشیہ)

(۲) ''جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔'' (چشمہ معرفت، روحانی خزائن، ج ۲۳، ص ۲۳۱)

(اربعین، روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۴۰۷، حاشیہ پر بھی یہی مضمون ہے)

(۳) ''جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲، ص ۲۱۵)

(انجام آتھم، روحانی خزائن، جلد ۱۱، ص ۳۴۳ پر بھی یہی مضمون ہے)

مرزا قادیانی کا فعل: مرزا قادیانی کے چند جھوٹ:

(۱) ''لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیش گوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا اور وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اُس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے اور اُس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔'' (اربعین، روحانی خزائن، ج ۱۷، ص ۴۰۴)

(۲) ''صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور انجیل اور دانی ایل اور دوسرے نبیوں کی کتابوں میں بھی جہاں میرا ذکر کیا گیا ہے وہاں میری نسبت نبی کا لفظ بولا گیا۔''

(اربعین، روحانی خزائن، ج ۱۷، ص ۴۱۳، حاشیہ)

(۱۶۲) مرزا قادیانی کا قول:

''ایک شخص جو کسی کے باپ کو گندی گالی دیتا ہے پھر چاہتا ہے کہ اُس کا بیٹا اُس سے خوش ہو۔ یہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ جو لوگ محض زبان سے کسی قوم کے ساتھ صلح کرنے کے لئے زور دیتے ہیں۔ اُن کو چاہیئے کہ صلح کاری کے کام بھی دکھلائیں۔ اے ہم وطن پیارو!......ہم ایک ہی ملک میں رہتے ہیں چاہیئے کہ باہم ایسی محبت کریں کہ ایک دوسرے کے اعضاء ہو جائیں۔ مگر یہ بھی یاد رکھو کہ اگر منافقانہ طور پر محبت ہو تو وہ محبت نہیں ہے بلکہ وہ ایک زہریلا تخم ہے جو بعد میں اپنا مہلک پھل دکھلائے گا۔ صلح کاری بہت عمدہ چیز مگر بدزبانی اور صلح کاری دونوں ہرگز جمع نہیں ہوسکتے۔'' (چشمہ معرفت، روحانی خزائن، ج ۲۳، ص ۳۸۴)

مرزا قادیانی کا فعل:

مرزا قادیانی کی بدزبانی کے چند نمونے:

(الف) ''اب جو شخص......ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جاوے گا کہ

اسے ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔''

(انوار اسلام، روحانی خزائن، ج ۹، ص ۳۱)

(ب) ''ان بے وقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سؤروں کی طرح کردیں گے۔'' (انجام آتھم، روحانی خزائن، ج ۱۱، ص ۳۳۷)

(ج) ''اے بدذات فرقہ مولویاں! تم کب تک حق کو چھپاؤ گے کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے اے ظالم مولویو! تم پر افسوس! کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا۔''

(انجام آتھم، روحانی خزائن، ج ۱۱، ص ۲۱)

(۱۶۳) مرزا قادیانی کا قول:

''قرآن شریف کی جگہ صرف حدیث پڑھ کر نماز نہیں ہوسکتی۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳، ص ۳۸۴)

مرزا قادیانی کا فعل:

''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ گرمیوں میں مسجد مبارک میں مغرب کی نماز پیر سراج الحق صاحب نے پڑھائی۔ حضور علیہ السلام (مرزا قادیانی) بھی اس نماز میں شامل تھے تیسری رکعت میں رکوع کے بعد انہوں نے بجائے مشہور دعاؤں کے حضور (مرزا قادیانی) کی ایک فارسی نظم پڑھی۔ جس کا یہ مصرع ہے۔ ''اے خدا اے چارہ آزار ما۔''

(سیرت المہدی حصہ سوم ص ۱۳۸، روایت نمبر ۷۰۷)

تجزیہ: مرزا قادیانی کے مرید نے نماز میں فارسی نظم پڑھی، لیکن مرزا قادیانی سمیت کسی نے بھی نماز نہ دہرائی نماز میں جب قرآن مجید کی جگہ حدیث پڑھنے کی اجازت نہیں تو فارسی نظم پڑھنے کی اجازت کیسے ہوگئی؟

(١٦٤) مرزا قادیانی کا قول:

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ:

''اس درماندہ انسان کی پیشگوئیاں کیا تھیں۔صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے، قحط پڑیں گے،لڑائیاں ہوں گی۔بس ان دلوں پر خدا کی لعنت جنہوں نے ایسی ایسی پیشگوئیاں اس کی خدائی پر دلیل ٹھہرائیں......کیا ہمیشہ زلزلے نہیں آتے،کیا ہمیشہ قحط نہیں پڑتے،کیا کہیں نہ کہیں لڑائی کا سلسلہ شروع نہیں رہتا۔''

(انجام آتھم،روحانی خزائن،ج۱۱،ص۲۸۸،حاشیہ)

مرزا قادیانی کا فعل: زلزلہ کی پیش گوئی:

''آج ۲۹/اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالیٰ نے مجھے دوسری مرتبہ کے زلزلہ شدید کی نسبت اطلاع دی ہے سو میں محض ہمدردی مخلوق کے لئے عام طور پر تمام دنیا کو اطلاع دیتا ہوں کہ یہ بات آسمان پر قرار پاچکی ہے کہ ایک شدید آفت سخت تباہی ڈالنے والی دنیا پر آوے گی جس کا نام خدا تعالیٰ نے بار بار زلزلہ رکھا ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات،ج۳،ص۵۳۵)

(١٦٥) مرزا قادیانی کا قول:

''یہ چاروں انجیلیں جو یونانی سے ترجمہ ہو کر اس ملک میں پھیلائی جاتی ہیں ایک ذرہ قابل اعتبار نہیں۔'' (تریاق القلوب،روحانی خزائن،ج۱۵،ص۱۴۲)

مرزا قادیانی کا فعل:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ:

''متی کی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی عقل بہت موٹی تھی۔آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مرگی کو بیماری نہیں سمجھتے تھے بلکہ جن کا آسیب خیال کرتے تھے۔'' (انجام آتھم،روحانی خزائن،ج۱۱،ص۲۸۹،حاشیہ)

تجزیہ: یہاں مرزا قادیانی نے انجیل متی کو خود معتبر سمجھ کر عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کا ارتکاب کیا ہے۔

تیراھواں باب:

مرزا قادیانی خلیفہ دوم مرزا محمود کے تضادات

(١٦٦) پہلا قول: ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے خون بہانا غلط ہے

''اسی طرح اس قوم کا جس کے جوشیلے آدمی قتل کرتے ہیں خواہ انبیاء کی توہین کی وجہ سے ہی وہ ایسا کریں فرض ہے کہ پورے زور کے ساتھ ایسے لوگوں کو دبائے اور ان سے اظہار برأت کرے۔انبیاء کی عزت کی حفاظت قانون شکنی سے نہیں ہوسکتی۔وہ نبی بھی کیسا نبی ہے جس کی عزت کو بچانے کے لئے خون سے ہاتھ رنگنے پڑیں۔جس کے بچانے کے لئے اپنا دین تباہ کرنا پڑے۔یہ سمجھنا کہ محمد رسول اللہؐ کی عزت کے لئے قتل کرنا جائز ہے سخت نادانی ہے۔کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اتنی ہی ہے کہ ایک شخص کے خون سے اس کی ہتک دھوئی جا سکے؟''

(روزنامہ الفضل قادیان،مورخہ ۱۹/اپریل ۱۹۲۹ء،خطبات محمود،ج۱۲،ص۹۷)

دوسرا قول: ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے خون بہانا درست ہے:

''اپنے دینی اور روحانی پیشوا کی معمولی ہتک بھی کوئی برداشت نہیں کرسکتا...... اس قسم کی شرارتوں کو نتیجہ لڑائی جھگڑا حتیٰ کہ قتل و خونریزی بھی معمولی بات ہے ....اگر (اس سلسلے میں) کسی کو پھانسی بھی دی جائے اور وہ بزدلی دکھائے تو ہم ہرگز اسے منہ نہیں لگائیں گے بلکہ میں تو اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھوں گا۔''

(الفضل،۱۱/اپریل ۱۹۳۰ء)

(١٦٧) پہلا قول: نبی کا لغوی اور اصطلاحی معنی ایک ہے:

''اگر وہ تم کو کہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) تو لکھتے ہیں کہ آپ صرف لغوی نبی ہیں۔تو ان سے کہو کہ ذرا لغت کھول کر دیکھو۔نبی اللہ کی تعریف اس

میں کیا لکھی ہے لغت کی تعریف تو یہی ہے کہ نبی وہ ہے جو کثرت کے ساتھ اور غیب
کے اہم امور کی خبریں دے۔ اور اس کا نام اللہ تعالےٰ نے نبی رکھا ہو اور قرآن کریم
بھی یہی تعریف فرماتا ہے......... پس جبکہ لغت میں نبی کے معنے اور قرآن کی
اصطلاح ایک ہی ہیں تو اب کسی کا کیا حق ہے کہ اپنی طرف سے نئی شرائط تجویز
کرے۔'' (حقیقۃ النبوۃ،ص ۱۱۵-۱۱۶، انوار العلوم، ج ۲، ص ۴۳۸)

دوسرا قول: نبی کا لغوی و اصطلاحی معنی ایک نہیں ہے:

''۱۹۰۱ء سے پہلے آپ کا یہ عقیدہ تھا کہ اسلام کی اصطلاح کی رو سے نبی وہی
ہوسکتا ہے جس میں مذکورہ بالا تین باتوں میں سے کوئی بات پائی جائے یعنی:

(۱) وہ جدید شریعت لائے۔

(۲) بعض احکام شریعت سابقہ منسوخ کرے۔

(۳) یا بلاواسطہ نبوت پائے۔

اور چونکہ یہ باتیں آپ میں نہ پائی جاتی تھیں اس لئے آپ بالکل درست طور پر
اپنے نبی ہونے سے انکار کرتے تھے ہاں چونکہ لغت میں نبی کے لئے ان شرطوں
میں سے کوئی شرط مقرر نہیں اس لئے آپ یہ فرمادیتے تھے کہ میرا نام صرف لغوی طور
پر نبی رکھا گیا ہے۔'' (حقیقۃ النبوۃ،ص ۱۲۵، انوار العلوم، ج ۲، ص ۴۴۶)

(۱۶۸) پہلا قول: مرزا قادیانی عوامی اصطلاح کے مطابق مجازی نبی ہے:

''اگر عوام کے محاورہ کو دیکھیں تو ان کے ہاں نبی بے شک اسی کو کہتے ہیں جو
شریعت جدیدہ لائے یا بلاواسطہ نبوت پائے پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ عوام اپنی نادانی
سے نبی کی جو حقیقت بتاتے ہیں اس کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود پر نبی کا لفظ مجازاً
استعمال ہوتا ہے مگر اس کے معنی صرف یہ ہوں گے کہ آپ عوام کی اصطلاح کی
رو سے نبی نہ تھے یعنی شریعت جدیدہ نہ لائے تھے اور یہ معنی نہ ہوں کہ آپ شریعت

کے معنوں سے بھی مجازی نبی تھے۔''

(حقیقۃ النبوۃ ص، انوار العلوم، ج ۲، ص ۴۸۵-۴۸۶)

دوسرا قول: مرزا قادیانی اپنی خودساختہ اصطلاح کے مطابق مجازی نبی ہے:

''خلاصہ کلام یہ کہ مجازی نبی کے لفظ سے یہ بات ہرگز ثابت نہیں کہ آپ
شریعت اسلام کے مطابق نبی نہ تھے بلکہ اس کے صرف یہ معنی ہیں کہ آپ نے حقیقی
نبی کی جو اصطلاح مقرر فرمائی ہے اور خود ہی اس کے معنی بتادیئے ہیں وہ اصطلاح
آپ پر صادق نہیں آتی۔ اور اس اصطلاح کی رو سے آپ کے مجازی نبی ہونے کے
صرف یہ معنی ہیں کہ آپ کوئی نئی شریعت نہیں لائے اور نہ براہ راست نبی بنے ہیں نہ
یہ کہ آپ نبی ہی نہیں۔'' (حقیقۃ النبوۃ،ص ۱۷۴، انوار العلوم، ج ۲، ص ۴۹۱)

تجزیہ: قول اول کے مطابق مرزا قادیانی نادان عوام کی اصطلاح کے لحاظ سے مجازی نبی ہیں
اور قول ثانی کے مطابق اپنی خودساختہ اصطلاح کے لحاظ سے۔

(۱۶۹) پہلا قول: آنحضرت ﷺ کی اتباع سے نبوت ملتی ہے:

''اور یہی محبت تو ہے جو مجھے اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ باب نبوت کے بکلی
بند ہونے کے عقیدہ کو جہاں تک ہوسکے باطل کروں۔ کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہتک ہے بیشک اگر یہ مانا جائے کہ کوئی شخص ایک ایسی شریعت لایا ہے جو
قرآن کریم کو منسوخ کردے گی تو اس میں آنحضرتؐ کی ہتک ہے اور اگر یہ مانا
جائے کہ آنحضرتؐ کے بعد کوئی ایسا نبی آئے گا جو آپ کی اطاعت کے بغیر انعام
نبوت پائے گا تو اس میں بھی آپؐ کی ہتک ہے کیونکہ اس کا یہ مطلب ہوگا کہ
آنحضرتؐ کا فیضان کمزور ہے کہ آپ کی موجودگی میں براہ راست فیضان کی
حاجت پیش آئی لیکن اسی طرح اس عقیدہ میں بھی آنحضرتؐ کی ہتک ہے کہ یہ مان
لیا جائے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا فیضان

ناقص اور آپ کی تعلیم کمزور ہے کہ اس پر چل کر انسان اعلیٰ سے اعلیٰ انعامات نہیں پاسکتا دنیا میں وہی استاد لائق کہلاتا ہے جس کے شاگرد لائق ہوں اور وہی افسر معزز کہلاتا ہے جس کے ماتحت معزز ہوں یہ بات ہرگز فخر کے قابل نہیں کہ آپ کے شاگردوں میں سے کسی نے اعلیٰ مراتب نہیں پائے۔ بلکہ آپ کی عزت بڑھانے والی یہ بات ہے کہ آپ کے شاگردوں میں سے ایک ایسا لائق ہوگیا جو دوسرے استادوں سے بھی بڑھ گیا۔'' (حقیقۃ النبوۃ،ص۱۸۶،انوارالعلوم، ج۲،ص۵۰۱-۵۰۲)

دوسرا قول: اس کے خلاف:

''اس عبارت سے ظاہر ہے (ابن عربی کی عبارت، ناقل) کہ امت محمدیہ میں ایسے صاحب کمالات لوگ پیدا ہوئے ہیں کہ جو اس مقام تک پہنچے کہ جہاں سے رسالت کا بعث ہوتا ہے لیکن رسول اللہؐ کے علوشان کی وجہ سے انہیں رسول کر کے مبعوث نہیں کیا گیا۔ بلکہ وہ اولیاء میں ہی شامل رہے گو جزوی طور پر آنحضرتؐ کے کمالات کا مظہر ہونے کی وجہ سے وہ رسولوں کے مشابہ ہوگئے۔''

(حقیقۃ النبوۃ،ص۲۴۷-۲۴۸،انوارالعلوم، ج۲،ص۵۵۸)

تجزیہ: قول اول کا حاصل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے فیض سے نبوت جاری ہے اور قول ثانی کا خلاصہ یہ کہ آنحضرت ﷺ کی بلند شان کی وجہ سے کسی بھی ولی کو نبی کا مقام نہیں دیا گیا۔

(۱۷۰) پہلا قول: نبوت جاری ہے:

''آنحضرتؐ کے بعد بعثت انبیاء کو بالکل مسدود قرار دینے کا یہ مطلب ہے کہ آنحضرتؐ نے دنیا کو فیض نبوت سے روک دیا اور آپ کی بعثت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس انعام کو بند کر دیا۔ اب بتاؤ کہ اس عقیدہ سے آنحضرتؐ رحمۃ للعالمین ثابت ہوتے ہیں یا اس کے خلاف (نعوذ باللہ من ذلک) اگر اس عقیدہ کو تسلیم کیا جائے تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ آپ نعوذ باللہ دنیا کے لئے ایک عذاب کے طور پر آئے

تھے اور جو شخص ایسا خیال کرتا ہے وہ لعنتی اور مردود ہے آپؐ سب دنیا کے لئے رحمت ہو کر آئے تھے اور آپ کے آنے سے اللہ تعالیٰ کے فیضان دنیا کے لئے اور بڑھ گئے ....پس جو شخص کہتا ہے کہ آپ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہوگیا اور آپ نے دنیا کو اس فیضان سے محروم کر دیا ایسا شخص رسول اللہ کی ہتک کرتا ہے۔''

(حقیقۃ النبوۃ،ص۱۸۷،انوارالعلوم، ج۲،ص۵۰۲)

دوسرا قول: نبوت بند ہے:

''اور اگر امت محمدیہ میں نبوت ظلی نہ قرار دی جاتی تو ممکن تھا کہ ان میں سے بعض اعلیٰ استعدادوں والے محدث نبی ہو بھی جاتے لیکن چونکہ اس امت میں ختم نبوت کی وجہ سے نبوت کا درجہ بڑھ گیا ہے اور اب نبی وہی ہو سکتا جو آنحضرتؐ کا مظہر اتم ہو اس لئے وہ نبی نہ بن سکے۔''

(حقیقۃ النبوۃ،ص۲۴۶، ۲۴۷،انوارالعلوم، ج۲،ص۵۵۷)

(۱۷۱) پہلا قول: نبوت تدریجاً ملتی ہے:

''اس جگہ اس امر پر بھی کچھ لکھ دینا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوت ایمان کا ہی ایک اعلیٰ مرتبہ ہے اور تقویٰ میں ترقی کرتے کرتے انسان اس رتبہ کو پہنچ جاتا ہے جسے نبی کہتے ہیں۔''

(حقیقۃ النبوۃ،ص۱۵۰،انوارالعلوم، ج۲،ص۴۶۸)

دوسرا قول: مرزا قادیانی تدریجاً نبی نہیں بنا:

''اول تو یہ غلط ہے کہ حضرت مسیح موعود تدریجاً نبی بنے ہیں............آپ کا دعویٰ شروع ابتدا سے ہی نبیوں کا سا تھا۔''

(حقیقۃ النبوۃ،ص۱۵۶-۱۵۷،انوارالعلوم، ج۲،ص۴۷۴)

چودھواں باب:

مولوی محمد علی لاہوری بانی لاہوری قادیانی گروپ کے تضادات

(۱۷۲) پہلا قول: مرزا قادیانی نبی ہیں:

”ہم خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ جلد وہ زمانہ آئے کہ جب ہمارے ہندو بھائیوں کے دلوں پر سے پردے اٹھ جائیں اور ان کو اپنی مذہبی غلطیوں پر بصیرت اور معرفت حاصل ہو جائے اور ان کے سینے اس سچائی کو قبول کرنے کیلئے کھل جائیں جو دین اسلام تعلیم دیتا ہے ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انہیں دیا گیا تھا وہ خدا کی طرف سے تھا اور اس کو ہندوستان کے مقدس نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں خدا تعالیٰ نے پورا کر دکھایا۔“ (ریویو آف ریلیجنز، ج۳، نمبر۱۱، ص۴۱۱)

دوسرا قول: نبوت بند ہے:

”اگر تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند نہیں مانتے تو میرے نزدیک یہ بڑی خطرناک راہ ہے اور تم خطرناک غلطی کے مرتکب ہوئے ہو۔“ (اخبار پیغام صلح، ج۲، نمبر۱۱۹، بحوالہ علمی محاسبہ ص۸۱۹)

”اب آخری نبی کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں آسکتا جو اس قسم کی غلطی کو دور کر دے اس لئے خدا نے فرمایا کہ اس کی حفاظت کا انتظام ہم نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے **انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون** ......سو اس وعدہ خداوندی نے ختم نبوت کی دوسری وجہ کو بتا دیا۔“ (النبوۃ فی الاسلام ص۸۲، از مولوی محمد علی لاہوری)

(۱۷۳) پہلا قول: مرزا قادیانی نبی ہیں:

”پھر جب مسیح سے چھ سو برس بعد عیسائی دین پر اسی قسم کی موت وارد ہوئی جس کو تیرہ سو برس کا عرصہ گزر چکا ہے تو اس وقت خدا تعالیٰ نے حضرت سرور کائنات، خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا پھر اسی قانون اور ان تمام پیش گوئیوں کے مطابق جو قریباً ہر مذہب میں پائی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اپنے موعود مسیح کو قادیان میں نازل فرمایا ہے جن کا نام نامی حضرت مرزا غلام احمد صاحب (مرزا قادیانی) ہے۔“

(ریویو آف ریلیجنز، ج۶، نمبر۵، ص۱۹۱، بابت ماہ مئی ۱۹۰۷)

دوسرا قول: حضور علیہ السلام آخری نبی ہیں:

(۱) ”ساری امت محمدیہ نے لفظ خاتم النبیین سے ایک ایسے اجماعی رنگ میں جس کی نظیر بہت ہی کم نظر آتی ہے یہی مراد لی ہے کہ آپ سلسلہ نبوت کی آخری کڑی ہیں اور عمارت نبوت کی آخری اینٹ۔“ (النبوۃ فی الاسلام ص۸۵)

(۲) ”اس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ تشریعی غیر تشریعی کا کوئی جھگڑا نہیں مطلق نبوت ہی کسی کو نہیں مل سکتی کیونکہ جب اینٹ رکھنے کی جگہ ہی نہیں تو جیسے تشریعی نبوت کی اینٹ کے لئے جگہ نہیں ایسے ہی غیر تشریعی نبوت کی اینٹ کے لئے بھی جگہ نہیں۔“ (النبوۃ فی الاسلام ص۹۰)

(۱۷۴) پہلا قول: نبوت جاری ہے:

”یہ سلسلہ سچے معنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہے اور یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ کوئی نبی خواہ وہ پرانا نبی ہو یا نیا۔ آپ کے بعد ایسا نہیں آسکتا جس کو نبوت بدوں آپ کے واسطہ کے مل سکتی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خدا تعالیٰ نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کے دروازے بند کر دیئے مگر آپ کے متبعین

کامل کے لئے جو آپ کے رنگ میں رنگین ہو کر آپ کے اخلاق کاملہ سے ہی نور حاصل کرتے ہیں ان کے لئے یہ دروازہ بند نہیں ہوا۔''

(ریویو آف ریلیجنز، ج ۵، نمبر ۵، ص ۱۸۶، بابت ماہ مئی ۱۹۰۶)

دوسرا قول: نبوت بند ہے:

''**لاتقوم الساعة حتى تلحق قبائل من امتى بالمشركين وحتى تعبد الاوثان وانه سيكون فى امتى ثلثون كذابا كلهم يزعم انه نبى وانا خاتم النبين لا نبى بعدى.** اس حدیث کی رو سے جو شخص بعد آنحضرت صلعم دعویٰ نبوت کرے وہ کذاب ہے اس حدیث میں یہ نہیں لکھا کہ جو تیس کذاب ہوں گے وہ تشریعی نبوت کے مدعی ہوں گے بلکہ مطلق نبوت کے مدعی لکھا ہے پس اس کی رو سے امت کے اندر رہ کر نبوت کا دعویٰ بھی کذاب کا کام ہے۔''

(النبوۃ فی الاسلام، ص ۸۹)

(۱۷۵) پہلا قول: نبوت جاری اور مرزا قادیانی نبی ہے:

''ہمیں بھی اُسی وسیع دعا کے کرنے کا حکم ہے **اھدنا الصراط المستقيم** اور اس کی قبولیت بھی یقینی ہے کیونکہ اگر خدا وہ مدارج جو منعم علیہ لوگوں کو ملے خدا کسی دوسرے کو دے سکتا ہی نہ تھا تو پھر ہمیں یہ دعا سکھلانے کے کیا معنے؟ مخالف خواہ کوئی ہی معنے کرے۔ مگر ہم تو اسی پر قائم ہیں کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے صدیق بنا سکتا ہے اور شہید اور صالح کا مرتبہ عطا کر سکتا ہے مگر چاہئیے مانگنے والا...... ہم نے جس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا وہ صادق تھا خدا کا برگزیدہ اور مقدس رسول تھا پاکیزگی کی روح اس میں اپنے کمال تک پہنچی ہوئی تھی۔ اس کے اثر نے جوش کیا اور اس کا اثر دنیا میں پھیلا۔ اس میں قوت قدسی اور قوت جذب تھی۔''

(مولوی محمد علی لاہوری کی تقریر بمقام لاہور، مندرجہ الحکم، ج ۱۲، نمبر ۴۲، مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۰۸ء)

دوسرا قول: نبوت بند ہے اور مرزا قادیانی نبی نہیں ہے:

''یہی وجہ ہے کہ ساری امت محمدیہ نے لفظ خاتم النبین سے ایک ایسے اجماعی رنگ میں جس کی نظیر بہت ہی کم نظر آتی ہے یہی مراد لی ہے کہ آپ سلسلہ نبوت کے آخری کڑی ہے اور عمارت نبوت کی آخری اینٹ۔'' (النبوۃ فی الاسلام، ص ۸۵)

''ایسا ہی ایک حدیث میں آیا ہے **عن عقبة بن عامر قال قال النبى صلى الله عليه وسلم لو كان بعدى نبى لكان عمر** ...... یہ حدیث بھی قطعی اور یقینی طور پر ثابت کرتی ہے کہ اس امت میں مطلق کوئی نبی ہو ہی نہیں سکتا اگر اس امت میں کسی کے نبی ہونے کا امکان ہوتا تو حضرت عمر نبی ہوتے مگر چونکہ حضرت عمر تو نبی نہیں اس لئے اور بھی کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔'' (النبوۃ فی الاسلام، ص ۹۱)

(۱۷۶) پہلا قول: مرزا قادیانی نبی ہے:

''جو شخص تاریخ انبیاء پر نظر غائر ڈالے گا وہ دیکھ لے گا کہ ہمیشہ سے یونہی تجدید دین ہوتی چلی آئی ہے اور یہ کام ہمیشہ سے انبیاء کرتے چلے آئے ہیں انسانوں کو حقیقی نیکی اور پاکیزگی کی راہوں پر چلانا یہ فخر اسی قوم کو حاصل رہا ہے۔ اس اخیر زمانہ کے لئے تجدید دین کے واسطے بھی اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ ایک عظیم الشان ضلالت کے وقت میں جو اخیر زمانہ میں ظہور میں آنے والی ہے اپنے ایک نبی کو دنیا کی اصلاح کے لئے مامور کرے گا اور اس کا نام مسیح موعود ہوگا۔ سو ایسا ہی ہوا۔''

(ریویو آف ریلیجنز، ج ۵، نمبر ۶، ص ۲۱۴، بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء)

دوسرا قول: مرزا قادیانی نبی نہیں ہے:

''قرآن کریم نے جس وضاحت سے ختم نبوت کے مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے اور اس کے وجوہات بھی بتا دیے کہ سلسلہ نبوت کو ختم کرنے کی وجوہات کیا ہیں اس کے بعد کوئی شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں آخری نبی ہونے میں شبہ نہیں کر سکتا۔''

(النبوۃ فی الاسلام، ص ۸۸)

"یادرکھیں کہ ختم نبوت کا توڑنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے آنے کو ماننا اور اس نبی کو آخری نبی قرار دینا یہ اسلام کی عمارت کو گرانا ہے"۔

(النبوۃ فی الاسلام، ص ۱۱۰)

(۱۷۷) پہلا قول: مرزا قادیانی نبی ہے:

"ہر ایک نبی نے جو خدا کی طرف سے آیا ہے دو باتوں پر زیادہ زور دیا ہے اول یہ کہ لوگ خدا پر ایمان لائیں اور دوسرا یہ کہ اس کی نبوت کو اور اس کے منجانب اللہ ہونے کو تسلیم کرلیں...... بعینہ اسی قدیم سنت الٰہی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کو بھی مبعوث فرمایا۔"

(ریویو آف ریلیجنز، ج ۴، نمبر ۱۲، ص ۴۶۵-۴۶۶، بابت ماہ دسمبر ۱۹۰۵ء)

دوسرا قول: نبوت بند ہے اور مدعی نبوت کذاب ہے:

"ان دونوں حدیثوں نے یہ فیصلہ کردیا ہے کہ نبوت کا دروازہ ہرگز اس امت میں کھلا نہیں۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ ایک طرف اگر حضرت علیؓ کو حضرت ہارون سے مشابہت دے کر پھر بھی نبوت غیر تشریعی کا بھی اپنی بعد باقی رہنے سے انکار کیا ہے تو دوسری طرف امت میں سے نبوت کا دعویٰ کرنے والے کو کذاب کے نام سے پکارا ہے اور اس طرح امت میں سے نبوت کا دعویٰ کرنے والے کو کذاب کے نام سے پکارا ہے اور اس طرح ان دونوں حدیثوں نے فیصلہ کردیا ہے کہ اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت درجہ کے قرب کی نسبت رکھنے والا نبی نہیں ہوسکتا اور دوئم جو شخص اس امت میں سے دعویٰ نبوت کرے وہ کذاب ہے سوئم نبوت تشریعی اور غیر تشریعی یکساں بند ہے۔"

(النبوۃ فی الاسلام، ص ۸۹)

(۱۷۸) پہلا قول: مرزا قادیانی نبی ہیں:

"الغرض جو شخص ذرا بھی تدبر سے کام لے گا اس کو اس امر کے تسلیم کرنے میں ذرا بھی تامل نہ ہوگا کہ حضرت مرزا غلام احمد اسی پاک گروہ میں سے ایک عظیم الشان

فرد ہے جو انبیاء کے نام سے ممتاز ہے۔ اس امر کے ماننے سے ہرگز چارہ نہ ہوگا کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا قادیانی) درحقیقت ایک سچے نبی ہیں اور امتی زمرہ میں ہیں جن کو انبیاء اور رسل کے نام سے پکارا جاتا ہے۔"

(مولوی محمد علی لاہوری کا مصدقہ مضمون مندرجہ ریویو آف ریلیجنز، ج ۹، نمبر ۷، بابت جولائی ۱۹۱۰ء، ص ۲۵۲)

دوسرا قول: نبوت بند ہے اور اس پر امت کا اجماع ہے:

"اور یہ احادیث متواترہ ہیں جو صحابہ کی ایک بڑی جماعت سے مروی ہیں اور امت کا اس پر اجماع ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد نبی نہیں۔"

(بیان القرآن، ج ۲، ص ۱۱۰۳، طبع سوم، محمد علی لاہوری)

"ان سے (یعنی قادیانی گروپ سے۔ ناقل) میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا وہ قرآن کو خاتم الکتب مانتے ہیں یا نہیں۔ پس اگر قرآن خاتم الکتب ہے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہوئے اور اگر آنحضرت خاتم الانبیاء نہیں ہیں تو پھر قرآن بھی خاتم الکتب نہیں اور اس کے بعد کسی اور کتاب کا آنا ضروری ہوگا اور وہی خاتم الکتب ہوگی۔ اور وہی نبی خاتم الانبیاء ہوگا۔ اس صورت میں قرآن کا دعویٰ تکمیل ہدایت کا بھی نعوذ باللہ من ذلک غلط ماننا پڑے گا۔" (النبوۃ فی الاسلام ص ۱۰۵)

(۱۷۹) پہلا قول: خاتم النبیین کا معنی انبیاء کے لئے مہر:

"اگر آج نبوت کے برکات کسی پاک انسان کو حاصل ہوسکتے ہیں تو وہ قرآن شریف ہی کے ذریعہ سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے ہی ہوسکتے ہیں کیونکہ آپ خاتم النبیین یعنی انبیاء کے لئے مہر ہیں اب کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی مہر اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو غرض نبوت کے برکات بند نہیں ہوئے بلکہ اب بھی ایسے ہی حاصل ہوسکتے ہیں جیسے کہ پہلے حاصل ہوتے تھے۔ (ریویو آف ریلیجنز، ص ۲۲۱، جولائی ۱۹۰۱ء)

دوسرا قول: خاتم النّبیین کے معنی آخری نبی:

''انبیاء علیہم السلام ایک قوم ہیں اور کسی قوم کا خاتم یا خاتم ہونا صرف ایک ہی معنی رکھتا ہے یعنی ان میں سے آخری ہونا پس نبیوں کے خاتم کے معنی مہر نہیں بلکہ آخری نبی ہیں۔'' (بیان القرآن، ج۲،ص۱۱۰۳،طبع سوم، ناشر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور)

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **یا انا اول النبیین خلقا و آخرھم بعثا** یعنی پیدائش میں میں سب نبیوں سے اول ہوں اور مبعوث ہونے میں سب سے آخر ہوں۔ اب اگر آپ کے بعد بھی کسی نبوت کا مبعوث ہونا مانا جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اس قول کے مخالف ہے ان کے علاوہ اور بھی بہت سی احادیث ہیں یا بعض صحابہؓ کے اقوال ہیں جن میں نبوت کے انقطاع کا ذکر ہے۔'' (النبوۃ فی الاسلام،ص۹۲)

(۱۸۰) پہلا قول: مرزا قادیانی نبی ہیں:

''ہم خدا کو شاہد کر کے اعلان کرتے ہیں کہ.......... ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا قادیانی) اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے اور اس زمانہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے۔ اور آج آپ کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے اور ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں اور کسی کی خاطر ان عقائد کو بفضلہٖ نہیں چھوڑ سکتے۔''

(مولوی محمد علی لاہوری اور ان کے رفقاء کا اعلان مندرجہ پیغام صلح، ج۱،نمبر۲۵،ص۳،کالم۲،مؤرخہ ۷ستمبر ۱۹۱۳ء)

دوسرا قول: مرزا قادیانی نبی نہیں ہے:

''میں مرزا صاحب کو نبی قرار دینا نہ صرف اسلام کی ہی بیخ کنی سمجھتا ہوں بلکہ میرے نزدیک خود مرزا صاحب پر بھی اس سے بہت زد پڑتی ہے اگر تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند نہیں مانتے تو میرے نزدیک

یہ بڑی خطرناک راہ ہے اور تم خطرناک غلطی کے مرتکب ہوتے ہو۔''

(پیغام صلح،۶/اپریل ۱۹۱۵ء،بحوالہ علمی محاسبہ،ص۸۲۲)

''اور دس حدیثوں میں ہے **لا نبی بعدی** یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں اور ایسی حدیثیں جن میں آپ کو آخری نبی کہا گیا ہے چھ ہیں۔ اس قدر زبردست شہادت کے ہوتے ہوئے کسی مسلمان کا آنحضرت صلعم کے آخری نبی ہونے سے انکار کرنا بینات اور اصول دینی سے انکار ہے۔''

(بیان القرآن،ج۲،ص۱۱۰۳،طبع سوم، از مولوی محمد علی لاہوری)

(۱۸۱) پہلا قول: دو بعثتیں:

''قرآن شریف اور حدیث نبوی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں یا دو ظہور ہیں اور آپ کے دو ناموں محمد اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ان ہی دو بعثتوں کی طرف اشارہ ہے۔''

(ریویو آف ریلیجنز، ج۸-نمبر۵-ص۱۷۴، بابت ماہ مئی ۱۹۰۹ء)

دوسرا قول: حضور ﷺ آخری نبی ہیں:

''اور جو شخص تکمیل ہدایت کا مدعی ہو اس کے بعد بیشک نبی کی ضرورت باقی نہیں رہتی اور وہی آخری نبی دنیا کا قرار پانا چاہیے کیونکہ اس کے وجود سے اصل غرض پوری ہو جاتی ہے...... اس روح حق نے اپنا پیغام پورے طور پر دنیا کو پہنچا کر آخر یہ اعلان کر دیا جو دنیا کی تاریخ میں ایک ہی اعلان ہے اور ایک ہی رہے گا جس کے مقابل نہ کبھی کسی نے آواز اٹھائی نہ کوئی اٹھا سکے گا **الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی**۔ آج کے دن وہاں دنیا کی تاریخ میں یہ پہلا دن تھا میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کر دیا۔ شریعت بھی کامل ہوگئی اور ہدایت بھی بتمام و کمال آگئی۔'' (النبوۃ فی الاسلام،ص۸۰-۸۱)

پہلا قول: نبوت جاری ہے:

''اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کے حوالہ سے لکھا ہے..........تو پھر ہمیں یہ دُعا سکھلانے کے کیا معنی؟ مخالف خواہ کوئی ہی معنی کرے مگر ہم تو اس بات پر قائم ہیں کہ خدا نبی پیدا کرسکتا ہے۔صدیق بنا سکتا ہے شہید اور صالح کا مرتبہ عطا کرسکتا ہے۔مگر چاہیے مانگنے والا۔'' (الحکم،۱۸ جولائی ۱۹۰۸ء،ج ۱۲ شمارہ ۴۲،ص ۶)

دوسرا قول: نبوت بند ہے:

''اس میں کچھ شک نہیں کہ امت کا اس پر اجماع رہا ہے کہ نبوت ختم ہوچکی ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح ساری قوموں کے لئے ایک ہی نبی ہیں اسی طرح سارے زمانوں کے لئے بھی ایک ہی نبی ہیں۔آپؐ کی نبوت کا دامن ایک طرف کل قوموں کو اپنے نیچے لئے ہوئے ہے دوسری طرف کل زمانوں پر ممتد ہے اور اب قیامت تک کسی دوسرے کو یہاں قدم رکھنے کی گنجائش نہیں۔''

(النبوۃ فی الاسلام،ص ۱۱۰)

پہلا قول:

''ہم حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام کو اس زمانہ کا نبی رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں جو درجہ حضرت مسیح موعود نے اپنا بیان فرمایا ہے اس سے کم وبیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔''

(پیغام صلح،لاہور،مورخہ ۱۶/اکتوبر ۱۹۱۳ء،ج ۱،نمبر ۴۲،ص ۲،کالم ۳)

دوسرا قول:

''ختم نبوت سے کیا مراد ہے؟ سب سے پہلے اس کا جواب میں یوں دوں گا کہ دنیا میں جو غرض انبیاء ورسل کی بعثت کی اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی تھی وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس ذات میں اپنے کمال کو پہنچ کر پوری ہوگئی اور جب غرض

پوری ہوگئی تو اس کے بعد کسی نبی کے آنے کی حاجت باقی نہ رہی۔''

(النبوۃ فی الاسلام،ص ۴۷)

مرزا قادیانی کی تفسیر اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ:

''خدا کی کلام کو غور سے پڑھو کہ وہ تم سے کیا چاہتا ہے وہ وہی امر تم سے چاہتا ہے جس کے بارہ میں سورۃ فاتحہ میں تمہیں دعا سکھلائی گئی ہے یعنی یہ دعا اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ پس جب کہ خدا تمہیں یہ تاکید کرتا ہے کہ پنج وقت یہ دعا کرو کہ وہ نعمتیں جو نبیوں اور رسولوں کے پاس ہیں وہ تمہیں بھی ملیں پس تم بغیر نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ کے وہ نعمتیں کیونکر پاسکتے ہو۔لہٰذا ضرور ہوا کہ تمہیں یقین اور محبت کے مرتبہ پر پہنچانے کے لئے خدا کے انبیاء وقتاً بعد وقتٍ آتے رہیں جن سے تم وہ نعمتیں پاؤ۔''

(لیکچر سیالکوٹ،روحانی خزائن،ج ۲۰ ص ۲۲۷)

مولوی محمد علی لاہوری کی تفسیر:

اگر اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ پر بحث کرتے ہوئے مولوی محمد علی لاہوری لکھتا ہے کہ:

''پس مقام نبوت کے لئے دُعا کرنا ایک بے معنی فقرہ ہے اور اسی شخص کے منہ سے نکل سکتا ہے جو اُصول دین سے ناواقف ہے..........اگر یہ دُعا حصول نبوت ہے تو امت کی محرومی لازم آتی ہے..........حصول نبوت یہ دُعا نہیں اور اگر حصول نبوت کی دُعا مانا جائے تو ماننا پڑے گا کہ تیرہ سو سال میں کسی مسلمان کی دُعا قبول نہ ہوئی۔'' (بیان القرآن،ج ۱،ص ۶،پارہ ۱،سورۃ فاتحہ ۱،آیت نمبر ۶)

پندرہواں باب:

قادیانی خلفاء ومعتقدین کا مرزا قادیانی سے اختلاف

(۱۸۲) مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت:

’’میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرورِ انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔‘‘

(نزول المسیح، روحانی خزائن، ج ۱۸ ص ۴۲۷)

مولوی محمد علی لاہوری کا نظریہ:

’’وہ یاد رکھیں کہ ختم نبوت کا توڑنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے آنے کو ماننا اور اس نبی کو آخری نبی قرار دینا یہ اسلام کی عمارت کو گرانا ہے۔‘‘

(النبوۃ فی الاسلام، ص ۱۱۰)

(۱۸۳) مرزا قادیانی کا قول:

’’اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ زندہ رسول ابد الآباد کے لئے صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے ہیں۔ (ملفوظات، ج ۱، ص ۴۱۴)

مرزا قادیانی کے پوتے کا قول:

’’ہمارا مقصد یہ ہے کہ بہت سے چھوٹے چھوٹے محمد پیدا کریں دنیا کی نجات محمدیت میں ہی ہے۔‘‘

(مرزا رفیع احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا خطاب مندرجہ ماہنامہ خالد ربوہ ۱۳/جولائی ۱۹۶۶ء
بحوالہ مرزائیل، ص ۱۲۵، از آغا شورش کاشمیری)

(۱۸۴) مرزا قادیانی کا قول:

’’اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے وہ کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع اور امتی ہو جانا نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کی رو سے بکلی ممتنع ہے اللہ جل شانہ فرماتا

ہے وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ یعنی ہر ایک رسول مطاع اور امام بنانے کے لئے بھیجا جاتا ہے اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع ہو۔ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۴۰۷)

قادیانی خلیفہ دُوم مرزا محمود کا قول:

’’بعض نادان کہہ دیا کرتے ہیں کہ نبی کسی دوسرے کا متبع نہیں ہو سکتا اور اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ. النساء ۵۶ . اور اس آیت سے حضرت مسیح موعود کی نبوت کے خلاف استدلال کرتے ہیں لیکن یہ سب سبب قلت تدبر ہیں۔

(حقیقۃ النبوۃ، ص ۱۵۵، انوار العلوم، ج ۲ ص ۴۷۲)

(۱۸۵) مرزا قادیانی کا قول:

’’انبیاء اس لئے آتے ہیں تا ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر کرا دیں اور بعض احکام کو منسوخ کریں اور بعض نئے احکام لاویں۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، ج ۵ ص ۳۳۹)

مرزا محمود کا قول:

’’نادان مسلمانوں کا خیال تھا کہ نبی کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ کوئی نئی شریعت لائے یا پہلے احکام میں سے کچھ منسوخ کر دے یا بلا واسطہ نبوت پائے لیکن اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کے ذریعے اس غلطی کو دور کروایا۔ اور بتایا کہ یہ تعریف قرآن کریم میں تو نہیں۔‘‘ (حقیقۃ النبوۃ، ص ۱۳۳، انوار العلوم، ج ۲ ص ۴۵۴)

(۱۸۶) مرزا قادیانی کا قول:

’’قرآن شریف قانون آسمانی اور نجات کا ذریعہ ہے اگر ہم اس میں تبدیلی کریں تو یہ بہت ہی سخت گناہ ہے کہ ہم یہودیوں اور عیسائیوں پر بھی

اعتراض کرتے ہیں اور پھر قرآن شریف کے لئے وہی روا رکھتے ہیں مجھے اور بھی افسوس اور تعجب آتا ہے کہ وہ عیسائی جن کی کتابیں فی الواقعہ محرف ومبدل ہیں وہ تو کوشش کریں کہ تحریف ثابت نہ ہو اور ہم خود تحریف کی فکر میں ہیں۔

(ملفوظات، ج۷، ص ۱۶۸)

مرزا بشیر احمد ایم اے کا قول:

''نبی کریم نے پیش گوئی کی تھی کہ میری امت پر ایک وقت آئے گا کہ ان کے درمیان سے قرآن اٹھ جائے گا اور ایمان ثریا پر چلا جائے گا تب ایک شخص کو خدا کھڑا کرے گا جو گمشدہ قرآن کو دوبارہ دنیا میں لائے گا اور امت محمدیہ کو پھر شریعت اسلام پر قائم کرے گا پس اب معاملہ صاف ہے چونکہ قرآن کو کسی نبی کے ذریعہ بیرونی دلائل کی ضرورت نہیں اس لئے جب تک وہ دنیا میں موجود رہا کوئی نبی مبعوث نہ کیا گیا لیکن جب قرآن حسب پیشگوئی مخبر صادق دنیا سے مفقود ہو گیا تب ضرورت پیش آئی کہ ایک نبی کو بھیج کر اس پر دوبارہ قرآن کریم اتارا جاوے تا کہ قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ پورا ہو اور یہ نبی کوئی اور نہیں ہے بلکہ خود محمد رسول صلعم جو بروزی رنگ میں دنیا میں آیا۔ (کلمۃ الفصل ص ۱۱۵، ۱۱۶، از مرزا بشیر احمد ایم اے)

(۱۸۷) مرزا قادیانی کا قول:

کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج۱، ص ۶۶۲، حاشیہ در حاشیہ)

ترجمہ: تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج۱، ص ۶۶۴، حاشیہ در حاشیہ)

مرزا محمود کا قول:

''نادان ہے وہ شخص جس نے کہا کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ۔ کیونکہ خدا کے فضل

انسان کو گستاخ نہیں بنایا کرتے بلکہ اور زیادہ شکر گزار اور فرمانبردار بناتے ہیں۔''

(قول مرزا محمود، مندرجہ روز نامہ الفضل قادیان، ۲۳ جنوری ۱۹۲۷ء)

(۱۸۸) مرزا قادیانی کا قول:

''ایسا ہی آپ نے لا نبی بعدی کہہ کر کسی نئے نبی یا دوبارہ آنے والے نبی کا قطعاً دروازہ بند کر دیا۔'' (ایام الصلح، روحانی خزائن، ج۱۴، ص ۴۰۰)

مرزا محمود کا قول:

''پس یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرتؐ کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔'' (حقیقۃ النبوۃ ص ۲۲۸، انوار العلوم ج۲ ص ۵۴۰)

(۱۸۹) مرزا قادیانی کا قول:

(عربی سے ترجمہ):

''میں نبی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے محدث ہوں اور اللہ تعالیٰ کا کلیم ہوں تا کہ دین مصطفیٰ کی تجدید کروں اور اس نے مجھے صدی کے سر پر بھیجا۔''

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، ج۵، ص ۳۸۳)

مرزا محمود کا قول:

''اور آنحضرتؐ کے فیض سے نبوت مل سکتی ہے اور جب نبوت مل سکتی ہے تو مسیح موعود نبی ہوئے نہ کہ محدث۔'' (حقیقۃ النبوۃ ۲۳۰، انوار العلوم، ج۲، ص ۵۴۲)

(۱۹۰) مرزا قادیانی کا قول:

''پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا جو فنا فی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا اور امتی ہونے کا مفہوم اور پیروی کے معنے اتم اور اکمل درجہ پر ان میں پائے گئے ایسے طور پر کہ ان کا وجود اپنا

وجود نہ رہا بلکہ ان کی محویت کے آئینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود منعکس ہوگیا اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نبیوں کی طرح ان کو نصیب ہوا۔ پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی کا خطاب پایا۔‘‘

(الوصیت، روحانی خزائن، ج۲۰،ص۳۱۲)

مرزا محمود کا قول:

’’پس ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اس وقت تک اس امت میں کوئی اور شخص نبی نہیں گذرا۔‘‘

(حقیقۃ النبوۃ، ص۱۳۸، انوار العلوم، ج۲،ص۴۵۸)

(۱۹۱) مرزا قادیانی کا قول:

’’کبھی یہ ہم کلامی کا مرتبہ بعض ایسے مکمل لوگوں کو ملتا ہے کہ نبی تو نہیں مگر نبیوں کے متبع ہیں اور جو شخص کثرت سے شرف ہم کلامی کا پاتا ہے اس کو محدث بولتے ہیں۔‘‘

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳،ص۶۰۱)

مرزا محمود کا قول:

’’جو تعریف نبی کی میں اوپر کر چکا ہوں اس سے ثابت ہے کہ امور غیبیہ پر کثرت سے اطلاع پانا غیر نبی میں پایا ہی نہیں جاتا۔‘‘

(حقیقۃ النبوۃ، ص۷۹-۸۰، انوار العلوم، ج۲،ص۴۱۵)

(۱۹۲) مرزا قادیانی کا قول:

’’**وسمیت نبیا من اللہ علی طریق المجاز لاعلی وجہ الحقیقۃ.**‘‘

(عربی سے ترجمہ):

’’اور میرا نام اللہ کی طرف سے مجازی طور پر نبی رکھا گیا ہے نہ کہ حقیقی طور سے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲،ص۶۸۹)

مرزا محمود کا قول:

’’پس شریعت اسلام نبی کے جو معنے کرتی ہے اس کے معنی سے حضرت صاحب

(مرزا قادیانی) ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں۔ بلکہ حقیقی نبی ہیں۔‘‘

(حقیقۃ النبوۃ، ص۱۷۴، انوار العلوم، ج۲،ص۴۹۱)

(۱۹۳) مرزا قادیانی کا قول:

’’قرآن شریف میں ہے **ولا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول** یعنی کامل طور پر غیب کا بیان کرنا صرف رسولوں کا کام ہے دوسروں کو یہ مرتبہ عطا نہیں ہوتا۔ رسولوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے جاتے ہیں خواہ وہ نبی ہوں یا رسول یا محدث یا مجدد ہوں۔‘‘

(ایام الصلح، روحانی خزائن ج۱۴،ص۴۱۹ حاشیہ)

مرزا محمود کا قول:

’’پانچویں دلیل حضرت مسیح موعود کے نبی ہونے کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبیوں کی جو تعریف قرآن کریم میں بیان فرمائی ہے وہ آپ پر صادق آتی ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں **فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول**۔ اللہ تعالیٰ نہیں غالب کرتا اپنے غیب پر مگر اپنے پسندیدہ بندوں یعنی رسولوں کو (یعنی کثرت سے امور غیبیہ کا اظہار رسول پر ہی کرتا ہے)۔‘‘

(حقیقۃ النبوۃ، ص۲۰۲-۲۰۳، انوار العلوم، ج۲،ص۵۱۶)

تجزیہ: مرزا قادیانی نے کہا کہ **فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول** میں رسول کا لفظ عام ہے جس میں نبی، رسول محدث اور مجدد سب داخل ہیں اور اس کا بیٹا مرزا محمود نے کہا ہے کہ اس آیت میں رسول سے رسول ہی مراد ہے نبی مجدد وغیرہ اس میں داخل نہیں ہیں۔

(۱۹۴) نبوت کی پہلی تعریف از مرزا قادیانی:

’’حسب تصریح قرآن کریم رسول اسی کو کہتے ہیں جس نے احکام و عقائد دین

جبرائیل کے ذریعہ سے حاصل کیے ہوں لیکن وحی نبوت پر تو تیرہ سو برس سے مہر لگ گئی ہے۔ کیا یہ مہر اس وقت ٹوٹ جائے گی۔'' (ازالہ اوہام، روحانی خزائن ج ۳ ص ۳۸۷)

مرزا محمود کا قول:

''میں مانتا ہوں کہ پہلی تعریف کو بھی آپ نے اسلامی اصطلاح کہا ہے لیکن اس کے ساتھ قرآن کریم سے کوئی دلیل نہیں دی مگر بعد میں جو تعریف کی اس کے لئے قرآن کریم سے استدلال کیا۔'' (حقیقۃ النبوۃ، انوار العلوم، ج ۲، ص ۴۵۳)

وضاحت: مرزا قادیانی نے نبوت کی جو تعریف بھی کی اس کے لئے قران مجید سے استدلال کیا کلام الٰہی میں تحریف کی جیسا کہ مرزا محمود کہتا ہے کہ مرزا قادیانی نے نبوت کی قدیم تعریف کے لئے قرآن مجید سے استدلال نہیں کیا بلکہ صرف جدید (خود ساختہ) تعریف کے لئے قرآن مجید سے استدلال کیا ہے۔

(۱۹۵) مرزا قادیانی کا قول:

''یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعوے میں نبی کا نام سن کر دھوکہ کھاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اس نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں میرا ایسا دعویٰ نہیں۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲، ص ۱۵۴، حاشیہ)

مرزا محمود کا قول:

''میں حضرت مرزا صاحب (مرزا قادیانی) کی نبوت کی نسبت لکھ آیا ہوں کہ نبوت کے حقوق کے لحاظ سے ویسی ہی نبوت ہے جیسے اور نبیوں کی۔ صرف نبوت کے حاصل کرنے کے طریقوں میں فرق ہے پہلے انبیاء نے بلاواسطہ نبوت پائی اور آپ نے بالواسطہ۔'' (القول الفصل ص ۳۳، انوار العلوم ج ۲ ص ۲۹۱)

(۱۹۶) مرزا قادیانی کا قول:

برتر گمان ووہم سے احمدؐ کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲ ص ۲۸۶ حاشیہ)

مرزا بشیر احمد ایم اے کا قول:

''پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔''

(کلمۃ الفصل ص ۱۱۳، از مرزا بشیر احمد ایم اے)

(۱۹۷) مرزا قادیانی کا قول:

''اور یہ کیفیت صرف دنیا میں ایک ہی انسان کو ملی۔ جو انسان کامل ہے جس پر تمام سلسلۂ انسانیہ کا ختم ہو گیا............جس کا نام دوسرے لفظوں میں محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم ...... یہ وہ مقام عالی ہے کہ میں اور مسیح دونوں اس مقام تک نہیں پہنچ سکتے اس کا نام مقام جمع اور مقام وحدت تامہ ہے۔''

(توضیح مرام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۶۴)

مرزا محمود کا قول:

''میرا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود اس قدر رسول کریم کے نقش قدم پر چلے کہ وہی ہو گئے لیکن کیا استاد اور شاگرد کا ایک مرتبہ ہو سکتا ہے گو شاگرد علم کے لحاظ سے استاد کے برابر بھی ہو جائے تاہم استاد کے سامنے زانوئے ادب خم کر کے ہی بیٹھے گا یہی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود میں ہے۔ ہم اگر آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل ظل اور بروز مانتے ہیں تو ساتھ ہی یہ بھی یقین اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ کا تعلق رسول کریم سے خادم اور غلام کا ہے ہاں یہ بھی کہتے

ہیں کہ جو کچھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ظاہر ہوا تھا وہی مسیح موعود نے ہمیں دکھلا دیا۔ اس لحاظ سے برابر بھی کہا جا سکتا ہے۔''

(متفرق امور، انوار العلوم، ج ۳، ص ۴۱۶-۴۱۷)

(۱۹۸) مرزا قادیانی کا قول:

''اس جگہ جو میری نسبت کلام الٰہی میں رسول اور نبی کا لفظ اختیار کیا گیا ہے کہ یہ رسول اور نبی اللہ ہے یہ اطلاق مجاز اور استعارہ کے طور پر ہے۔''

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، ج ۱۷، ص ۶۱، حاشیہ)

مرزا محمود کا قول:

''اور حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے غیب پر کثرت سے اطلاع دی جاتی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ اسلام کی اصطلاح کی رو سے حضرت مسیح موعود ہرگز مجازی نبی نہیں۔'' (حقیقۃ النبوۃ، ص ۱۷۷، انوار العلوم، ج ۲، ص ۴۹۳)

(۱۹۹) مرزا قادیانی کا قول:

''نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے جو خدا تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ محدثیت بھی ایک شعبہ قویہ نبوت کا اپنے اندر رکھتی ہے۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳، ص ۳۲۰)

مرزا محمود کا قول:

''حضرت مسیح موعود محدثیت کی جزوی نبوت سے اوپر کسی اور نبوت کے مدعی تھے۔'' (حقیقۃ النبوۃ، ص ۲۳۵، انوار العلوم، ج ۲، ص ۵۴۶)

(۲۰۰) مرزا قادیانی کا قول:

''پس جب تک میرے اس دعوے کے مقابل پر انہیں صفات کے ساتھ کوئی دوسرا مدعی پیش نہ کیا جائے تب تک میرا یہ دعویٰ ثابت ہے کہ وہ مسیح موعود جو آخری

زمانہ کا مجدد ہے وہ میں ہی ہوں۔'' (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲، ص ۲۰۱)

مرزا محمود کا قول:

''پس اس انکار سے فائدہ اٹھا کر یہ اعلان کرنا کہ حضرت مسیح موعود مجددوں میں سے ایک مجدد ہیں اور ماموروں میں سے ایک مامور ہیں اور ایسے نبی ہیں جیسے کہ اور بزرگ نبی کہلا سکتے ہیں سخت ظلم اور تعدی ہے۔''

(القول الفصل، ص ۷، انوار العلوم، ج ۲، ص ۲۶۸)

(۲۰۱) مرزا قادیانی کا قول:

''میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی اور ۱۸۵۷ء میں سولہ برس کا یا سترہویں برس میں تھا اور ابھی ریش و بروت کا آغاز نہیں تھا۔'' (کتاب البریہ، روحانی خزائن، ج ۱۳، ص ۱۷۷)

مریدین اور بیٹوں کے اقوال

مرزا بشیر احمد ایم اے کی تحقیق

(پہلی تحقیق):

''۱۸۳۶ء ۱۸۳۷ ولادت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔''

(سیرت المہدی، ج ۲، ص ۱۵۰، روایت نمبر ۴۶۷)

(دوسری تحقیق):

''پس ۱۳ر فروری ۱۸۳۵ عیسوی مطابق ۱۴ شوال ۱۲۵۰ ہجری بروز جمعہ والی تاریخ صحیح قرار پائی ہے۔'' (سیرت المہدی، ج ۳، ص ۶۷ روایت نمبر ۶۱۳)

(تیسری تحقیق):

''بعض اندازوں کے لحاظ سے آپ کی پیدائش کا سال ۱۸۴۰ء بنتا ہے اور بعض

کے لحاظ سے ۱۸۳۱ء تک پہنچتا ہے۔'' (سیرت المہدی، ج ۳ ص ۷۴، روایت نمبر ۶۱۳)

(چوتھی تحقیق):

''میرے نزدیک ان سے بڑھ کر جس مخالف کا علم ہونا چاہیے وہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ہیں جن کو بچپن سے ہی آپ سے ملنے کا موقع ملتا رہا ہے۔ ان کے اشاعۃ السنۃ ۱۸۹۳ء کے حوالہ سے آپ کی پیدائش ۱۸۳۰ء کے قریب بنتی ہے۔''

(سیرت المہدی، ج ۳ ص ۱۹۴، روایت نمبر ۷۶۳)

(۲۰۲) مرزا بشیر احمد ایم۔اے:

''بیشک اس امت میں بہت سارے ایسے لوگ پیدا ہوئے جو علماء امتی کا نبیاء نبی اسرائیل کے حکم کے ماتحت انبیائے نبی اسرائیل کے ہم پلہ تھے لیکن ان میں سوائے مسیح موعود کے کسی نے بھی نبی کریم کی اتباع کا اتنا نمونہ نہیں دکھایا کہ نبی کریم کا کامل ظل کہلا سکے اس لئے نبی کہلانے کے لئے صرف مسیح موعود مخصوص کیا گیا۔'' (کلمۃ الفصل، ص ۱۱۶)

مرزا قادیانی کا فعل:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں مرزا قادیانی کی چند گستاخیاں:

(الف) ''خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔'' (تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، ج ۱۷ ص ۲۰۵، حاشیہ)

(ب) ''مرزا قادیانی نے اپنی پیشگوئیوں اور نشانات کی تعداد ۱۰ لاکھ بتائی ہے۔''

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج ۲۱ ص ۷۲)

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تین ہزار معجزات ظہور میں آئے۔''

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، ج ۱۷ ص ۱۵۳)

کیا حضور ﷺ کی اتباع ایسی ہوا کرتی ہے؟

(۲۰۳) مرزا قادیانی کا قول:

''اور خدا فرماتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہیں اور ان سے پہلے رسول گذر چکے ہیں یہ آیت بتاتی ہے کہ سارے اگلے نبی فوت ہو چکے ہیں اسی آیت کو حضرت ابوبکر صدیق نے تمام صحابہ کو سنایا جب انہوں نے اختلاف کیا یعنی جب بعض لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت میں اختلاف کیا۔ حضرت عمر نے کہا کہ آنحضرت اسی طرح واپس آئیں گے کہ جیسے عیسیٰ واپس آئے گا اور اسی طرح اور بعض خطا کاروں نے بھی کہا۔''

(خطبہ الہامیہ، روحانی خزائن، ج ۱۶ ص ۲۲۸۔۲۲۹)

(تحفہ غزنویہ، روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۵۷۹-۵۸۰، پر بھی یہی مضمون ہے)

مرزا محمود کا قول:

''تیسرا امر اس روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خواہ کسی اور نبی کی وفات کا ان کو یقین تھا یا نہیں مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا انہیں یقیناً کوئی علم نہ تھا کیونکہ جیسا کہ تمام صحیح احادیث اور معتبر روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر سخت جوش کی حالت میں تھے اور باقی صحابہ سے کہہ رہے تھے کہ جو کہے گا رسول کریمؐ فوت ہو گئے ہیں میں اس کا سر اڑا دوں گا اس وقت اپنے خیال کے ثبوت میں حضرت موسیٰ کے چالیس دن پہاڑ پر چلے جانے کا واقعہ تو وہ پیش کرتے تھے مگر حضرت عیسیٰ کے آسمان پر چلے جانے کا واقعہ انہوں نے ایک دفعہ بھی پیش نہ کیا۔ اگر صحابہ کا عقیدہ یہ ہوتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ جا بیٹھے ہیں تو کیا حضرت عمر یا ان کے ہم خیال صحابی اس واقعہ کو اپنے خیال کی تائید میں پیش نہ کرتے ان کا حضرت موسیٰ کے واقعہ سے استدلال کرنا اور اس واقعہ سے استدلال نہ کرنا بتاتا ہے کہ ان کے ذہن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کوئی ایسا واقعہ تھا ہی نہیں۔''

(دعوت الامیر، انوار العلوم، جلد نمبر ۷، ص ۳۴۷-۳۴۸)

(۲۰۴) مرزا قادیانی کا قول:

(عربی سے ترجمہ) :

’’یہ بات ہمارے عقائد میں داخل ہے کہ عیسیٰؑ اور یحییٰؑ دونوں خرق عادت کے طور پر پیدا ہوئے ہیں اور اس ولادت میں کوئی استبعاد عقلی نہیں ہے۔‘‘

(مواہب الرحمٰن، روحانی خزائن، ج۱۹ ص۲۸۹)

مولوی محمد علی لاہوری کا قول:

’’اگر معجزانہ پیدائش سے یہ مراد ہے کہ حضرت مسیح بن باپ پیدا ہوئے تو قرآن کریم میں یہ کہیں نہیں لکھا اور اگر کہا جائے کہ اہل اسلام کا عقیدہ یہ ہے تو دعوے قرآن سے دلیل دینے کا تھا مگر نہ صرف قرآن کریم میں ہی یہ ذکر نہیں کہ حضرت مسیح بن باپ پیدا ہوئے بلکہ کوئی حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی ایسی نہیں ملتی۔‘‘

(حقیقت المسیح ص ۱۰)

ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری قادیانی کا قول:

’’بغیر مرد کے عورت حاملہ نہیں ہوسکتی اگر ہمیں یہ بتا بھی دیا جائے کہ وہ بڑی نیک ہے مگر شوہر نہیں رکھتی اور حاملہ ہے تو بھی باوجود اُس کی نیکی کے ادعا کے ہم کبھی نہیں مان سکتے کہ وہ بغیر کسی مرد کے حاملہ ہوگئی ہے خواہ وہ عورت کتنی ہی پارسا اور صاحب عفت وعصمت ہو اور خواہ وہ بیت المقدس اور کعبہ کے اندر ہی رہتی ہو۔ وہ لاکھ دفعہ کہے کہ میں بغیر مرد کے حاملہ ہوئی ہوں مگر ہم اسے جھوٹا ہی سمجھیں گے۔‘‘

(ولادت مسیح ص ۴)

(۲۰۵): مرزا قادیانی کا قول (آیت آخرین منھم کی تفسیر)

’’رجل فارسی اور مسیح موعود ایک ہی شخص کے نام ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں اُسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور وہ یہ ہے و آخرین منھم لما یلحقوا بھم

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک اور فرقہ ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہوا............بہر حال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیش گوئی ہے۔‘‘ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲ ص۵۰۱-۵۰۲)

مولوی محمد علی لاہوری کا قول: (اس کے خلاف)

’’حدیث کا منشا یہ نہیں کہ آخرین منھم صرف فارسیوں میں سے ایک یا چند آدمی ہیں بلکہ یہ آخرین کی مدح کے طور پر فرمایا ہے کہ وہ دوسرے لوگ جنہوں نے براہ راست مجھ سے تعلیم نہیں پائی۔‘‘

’’بلکہ وہ بعد میں آئیں گے اور میری تعلیم سے فائدہ اٹھائیں گے تو اُن میں سے ایسے کامل الایمان لوگ بھی ہوں گے اور یوں آخرین منھم میں کل امت صحابہ کے بعد اول سے لے کر آخر تک شامل ہیں گویا ایک تو نبی کریم صلعم کے صحابہ ہیں جن کی تعریف قرآن شریف میں بار بار آچکی اور ایک آخرین ہیں اُن کی تعریف میں آنحضرت صلعم نے یہ لفظ فرمائے کہ ان میں بھی بڑے بڑے کامل الایمان لوگ ہوں گے اور یہ آیت نص صریح اس بات پر ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد دوسرا نبی نہیں آ سکتا۔ نہ حضرت عیسیٰ آ سکتے ہیں۔‘‘

(بیان القرآن، ج دوم ص۱۴۰۱ طبع چہارم، دسمبر ۱۹۸۰ء)

(۲۰۶) مرزا قادیانی کا قول

’’پس اصل بات یہ ہے کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً خدا تعالیٰ دنیا میں عذاب نازل نہیں کرتا جب تک کہ پہلے اُس سے کوئی رسول نہیں بھیجتا یہی سنت اللہ ہے اور ظاہر ہے کہ یورپ اور امریکہ میں کوئی رسول پیدا نہیں ہوا۔ پس ان پر جو عذاب نازل ہوا صرف میرے دعوے کے بعد ہوا۔‘‘ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲ ص۴۸۷)

مولوی محمد علی لاہوری کا قول:

’’جو لوگ ان الفاظ سے یہ مراد لیتے ہیں کہ دنیا میں کبھی کوئی عذاب نہیں آتا جب تک کہ پہلے ایک رسول اُس وقت مبعوث نہ کیا جائے وہ غلطی کرتے ہیں رسول اللہ صلعم کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے قوانین کل دنیا کو بتا دیئے ہیں جو عذاب آئے گا وہ ان قوانین کو توڑنے کی وجہ سے آئے گا پس نئے رسول کی ضرورت نہیں اور جو مجدد اس رسول اور اس کی کتاب کی طرف بلاتا ہے وہ محض ظل ہے نہ اصل پھر اگر رسول کی ضرورت ہے تو عین اس مقام پر جہاں عذاب آئے۔ مثلاً جنگ کا عذاب یورپ میں آئے یا کوئی بھاری زلزلہ اٹلی میں آئے اور اس سے یہ دلیل لی جائے کہ ضرور ہے کہ اس وقت کوئی رسول مبعوث ہوگیا ہو تو پھر ایسے رسول کا ہندوستان میں مبعوث ہونا خدائے حکیم کا فعل نہیں ہوسکتا جس میں حکمت کچھ بھی نہیں۔ وہ رسول یورپ یا اٹلی میں آنا چاہیے تھا............ایسی باتیں کرنا گویا لوگوں کو یہ بتانا ہے کہ مذہب علم نہیں بلکہ کھیل ہے۔‘‘ (بیان القرآن، ج دوم، تشریح ص ۷۸۵)

(۲۰۷) مرزا قادیانی کا قول:

’’جو شخص مجھے سچے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے اور ہر حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے اور ہر یک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا تو اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے۔ پس جانو کے وہ مجھ سے نہیں ہے کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا اس لئے آسمان پر اس کی عزت نہیں۔‘‘

(اربعین، روحانی خزائن، ج ۱۷، ص ۴۱۷ حاشیہ)

لاہوری گروپ کا قول:

’’اگر امام (یعنی مسیح موعود۔ ناقل) بھی ہم سے وہ بات منوانی چاہیے جس کی

قرآن و حدیث میں سند نہیں تو ہم اسے نہیں مانیں گے۔‘‘

(پیغام صلح، ج نمبر ۳، شمارہ نمبر ۵)

(۲۰۸) خاتم النبیین کا معنی از مرزا قادیانی:

’’اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲ ص ۱۰۰ حاشیہ)

آیت خاتم النبیین کی تفسیر از ممتاز احمد فاروقی لاہوری قادیانی:

’’خاتم النبیین لفظ کے دو ہی مفہوم ہیں اول یہ کہ آپ آخری نبی ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ آپ کی اتباع سے وہ کمالات اب آئندہ بلا انقطاع ملا کریں گے۔ جو پہلے متفرق نبیوں کی وساطت سے ملتے تھے۔‘‘ (فتح حق، ص ۱۰)

(۲۰۹) مرزا قادیانی کا قول:

’’میں تو خدا کی پیروی کرنے والا ہوں جب تک کہ مجھے اس سے علم نہ ہوا میں وہی کہتا رہا جو اوائل میں میں نے کہا اور جب مجھ کو اس کی طرف سے علم ہوا تو میں نے اس کے مخالف کہا میں انسان ہوں مجھے عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں۔ بات یہی ہے جو شخص چاہئے قبول کرے یا نہ کرے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲ ص ۱۵۴)

ممتاز احمد فاروقی لاہوری قادیانی کا قول:

’’مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان وحال ربوہ (اب چناب نگر) نے اپنے غالیانہ خیالات اور عقائد کو تقویت دینے کے لئے ایک بیہودہ دلیل پیش کی تھی کہ حضرت

مرزا غلام احمد صاحب ۱۹۰۱ء تک اپنے اصلی دعوے یا مقام کو پورے طور پر نہیں سمجھے تھے۔مگر ۱۹۰۱ء کے بعد جب سمجھ آئی تو کتاب ''ایک غلطی کا ازالہ'' کے ذریعہ اپنے اصلی مقام یا دعوے نبوت کو واضح کیا، یہ بات حضرت مرزا صاحب کی سخت تحقیر کرتی ہے۔اور ان کو نعوذ باللہ کم عقل اور دھوکے باز ظاہر کرتی ہے۔''

(فتح حق،ص ۱۷)

(۲۱۰) مرزا قادیانی کا قول:

(۱) ''خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔''

(حقیقۃ الوحی،روحانی خزائن،ج ۲۲ص ۱۵۴،حاشیہ)

(۲) ''میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا۔''

(حقیقۃ الوحی،روحانی خزائن،ج ۲۲ص ۵۰۳)

لاہوری گروپ کا قول:

''(۷) نبی کی وحی سابقہ شریعت یا کتاب میں ترمیم و تنسیخ کر سکتی ہے امتی کی وحی نہیں کر سکتی (۸) وحی نبوت تکمیل ہدایت کرتی ہے مگر ہدایت چونکہ قرآن کریم میں کامل ہو چکی اس لئے مسیح موعود کی وحی، وحی نبوت نہیں۔'' (فتح حق ص ۲۱-۲۲)

سولھواں باب:

متفرق تضادات

(۲۱۱) پہلا قول: ۱۸۹۵ء میں چالیس کروڑ:

''اس زمانے میں چالیس کروڑ لا الہ الا اللہ کہنے والے موجود ہیں۔''

(نورالقرآن،روحانی خزائن،ج ۹ص ۳۳۹،حاشیہ)

دیگر اقوال:

۱۸۹۵ء میں چورانوے کروڑ:

''سو وہ جناب سید الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی امت کی تعداد انگریزوں نے سرسری مردم شماری میں بیس کروڑ لکھی تھی مگر جدید تحقیقات کی رو سے معلوم ہوا کہ دراصل مسلمان روئے زمین پر چورانوے کروڑ ہیں۔''

(ست بچن،روحانی خزائن،ج ۱۰ص ۱۹۱)

۱۹۰۲ء میں نوے کروڑ:

''تحقیقات کی رو سے یہی صحیح تعداد مسلمانوں کی ہے یعنی نوے کروڑ مسلمانوں کی مردم شماری صحت کو پہنچی ہے۔'' (تحفہ گولڑویہ،روحانی خزائن،ج ۱۷ص ۲۰۰،حاشیہ)

۱۹۰۸ء میں بیس کروڑ:

''کیا یہ خدا کے ہاتھ کا کام نہیں جس میں بیس کروڑ انسانوں کا محمدی درگاہ پر سر جھکا رکھا ہے۔'' (پیغام صلح،روحانی خزائن،ج ۲۳ص ۴۶۱)

(۲۱۲) پہلا قول: مرزا قادیانی کی عمر:

پہلا قول: ۱۸۹۸ء میں ۶۰ برس:

''میں ابتدائے عمر سے اس وقت تک جو قریبا ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا

ہوں۔اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں کہ تا مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات، ج دوم،ص۱۹۰ جدید)

دوسرا قول: ۱۹۰۰ء میں ساٹھ برس:

’’اگر وہ ساٹھ برس الگ کئے جائیں جو اس عاجز کی عمر کے ہیں تو ۱۲۵۷ ہجری تک بھی اشاعت کے وسائل کاملہ گویا کالعدم تھے۔‘‘

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، ج۱۷،ص۲۶۰)

تیسرا قول: ۱۹۰۵ء میں ستر برس:

اب میری عمر ستر برس کے قریب ہے۔‘‘

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج۲۱ص۲۵۸)

چوتھا قول: ۱۹۰۷ء میں ۶۸ برس:

’’میری عمر اس وقت قریباً ۶۸ برس کی ہے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲ص۲۰۹، حاشیہ)

قادیانی اسے اندازہ کی غلطی نہیں کہہ سکتے اس لئے کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ:

’’اللہ تعالیٰ اسے ایک لمحہ کے لئے بھی غلطی پر قائم نہیں رہنے دیتے۔‘‘

(نور الحق، روحانی خزائن، ج۸،ص۲۷۲)

(۲۱۳) پہلا قول: مرزا قادیانی کی آمد چھٹے ہزار برس میں ہوئی:

’’خدا تعالے نے اس عاجز کو مثیل مسیح اور نیز آدم الف ششم کر کے بھیجا۔‘‘

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳،ص۳۴۳)

دوسرا قول: مرزا قادیانی کی آمد ساتویں ہزار سال میں ہوئی:

’’طاعون جو ملک میں پھیل رہی ہے کسی اور سبب سے نہیں بلکہ ایک ہی سبب

ہے اور وہ یہ کہ لوگوں نے خدا کے اس موعود کے ماننے سے انکار کیا ہے جو تمام نبیوں کی پیش گوئی کے موافق دنیا کے ساتویں ہزار میں ظاہر ہوا ہے۔‘‘

(دافع البلاء، روحانی خزائن، ج۱۸،ص۲۳۲)

(۲۱۴) پہلا قول: حضرت مریم کی قبر معلوم ہے:

’’اور اسی گرجا (واقع بیت المقدس) میں حضرت مریم صدیقہ کی قبر ہے۔‘‘

(اتمام الحجہ، روحانی خزائن، ج۸،ص۲۹۹ حاشیہ)

دوسرا قول: حضرت مریم کی قبر نا معلوم ہے:

’’حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲ص۱۰۴، حاشیہ)

(۲۱۵) پہلا قول: طاعون سے فرار منع ہے:

’’چونکہ شرعاً یہ امر ممنوع ہے کہ طاعون زدہ علاقے کے لوگ اپنے دیہات کو چھوڑ کر دوسری جگہ جائیں اس لئے میں اپنی جماعت کے ان تمام لوگوں کو جو طاعون زدہ علاقوں میں ہیں منع کرتا ہوں کہ وہ اپنے علاقوں سے نکل کر قادیان یا کسی دوسری جگہ جانے کا ہرگز قصد نہ کریں اور جہاں تک ممکن ہو دوسروں کو بھی روکیں اپنے مقامات سے نہ ہلیں۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج۳،ص۴۶۷، حاشیہ)

دوسرا قول: وباؤں سے فرار کا حکم ہے:

’’مجھے معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چاہیے کہ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دیں ورنہ وہ خدا تعالیٰ سے لڑائی لڑنے والے ٹھہریں گے۔‘‘

(مجموعۂ اشتہارات، ج دوم،ص۷۱۳)

خاتمہ

نتائج بحث ودعوت فکر

ہماری اس طویل بحث کا خلاصہ اورنتیجہ مندرجہ ذیل امور ہیں۔

(۱) آغا شورش کشمیری مرحوم کا قول ہے کہ آزادنظم اور مرزا قادیانی کی نبوت دونوں میری سمجھ سے بالاتر ہیں۔

قارئین اکرام!

آپ اس کتاب کا مطالعہ کریں یا قادیانیت پر لکھی گئی دیگر کتابوں کا یا براہ راست مرزائی لٹریچر ملاحظہ فرمائیں آپ کو ہزارکوشش کے باوجود کچھ پلے نہ پڑے گا کہ مرزائیت کیا ہے؟

آگہی دام شنیدن جس قدر چاہے بچھائے
مدعا عنقا ہے اپنے عالم تقریر کا

(۲) مرزا قادیانی کی نفسیات کا مطالعہ کرنے کے لئے اس کی شخصیت اس کے افکار واعمال کا تجزیہ کرنے کے لئے مرزا قادیانی کے تضادات کا مطالعہ انتہائی ضروری ہے یہ رسالہ اس سلسلہ میں اہل نظر کی خدمت میں بہترین مواد پیش کرتا ہے۔

(۳) تضادات کی ایک افادیت یہ بھی ہے کہ قادیانی آپ سے جس موضوع پر بھی بحث کریں وہ جو مؤقف بھی اختیار کریں آپ اس کے برعکس حوالہ قادیانی لٹریچر سے پیش کرکے اسے چندمنٹوں میں ہی لاجواب کرسکتے ہیں۔ قادیانوں کو اپنے شکنجہ میں کسنے کے لئے اس سے بہتر کوئی حربہ نہیں ہے۔

(۴) مرزا قادیانی اوراس کے بیٹوں اور مریدوں کے تضادات پر غور وفکر کے ذریعہ قادیانی اسلام تک پہنچ سکتے ہیں۔ اس راستہ سے زیادہ واضح آسان اور عام فہم راستہ شاید کوئی اور نہ ہوگا

’’کیا قادیانی حضرات دنیا کی ہوس‘ مرزا سے اندھی عقیدت، معاشی ومعاشرتی کشش کے خول سے باہر آسکیں گے؟‘‘

وماارید الاالاصلاح مااستطعت وماتوفیقی الاباللّٰہ علیه توکلت والیه انیب وماعلینا الاالبلاغ المبین.

۞۞۞